ایرانی کوک شاستر

با تصویر

حیات شباب آور

از مولانا حسرت لکھنوی

جملہ حقوق محفوظ ہیں　　　　　　　　　　　　از مولانا حسرت لکھنوی

ایک مسلمان شیخ کی آپ بیتی

یا قصہ

پبلشر

عبدالعزیز لکھنوی مالک عزیز بک ایجنسی

محلہ مچھلی والان دہلی

بار اول ایکہزار　　　　　　　　　　　　قیمت ۱۲ روپے

مطبوعہ تجلی پریس دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

آج کل ہندوستان میں پبلک کے مذاق کا اندازہ کر کے اسقدر کثرت سے کوک شاستریں لکھی گئیں کہ اگر سب جمع کی جائیں تو بلا مبالغہ ایک سو سے نمبر بڑھ جائے اور ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ ہماری کوک شاستر اصلی ہے لوگ دھوکہ کھاتے ہیں یا شوق میں اصل و نقل کا لحاظ کئے بغیر منگاتے رہتے ہیں اور ممکن ہے کہ بعض کو اس سے فائدہ بھی پہنچا ہو کیونکہ نسخے وغیرہ جو تحریر ہوتے ہیں اُن میں اسی قسم کی دوائیں ہوتی ہیں جن سے تحریک، تقویت اور ہیجان پیدا ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں کہ ملک کا مذاق بگڑا ہوا اور اخلاقی حالت نہایت پست ہو رہی ہے۔ اس قسم کا لٹریچر بہم پہونچانے کی جرأت کرنا اپنی شہرت و نیک نامی کو گنوانا ہے۔ کیونکہ عام طبقہ میں اس لٹریچر کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے طبقہ خاص اسے گندہ لٹریچر سے تعبیر کرتا ہے مگر جو شخص ملک کو فائدہ پہونچانا چاہتا ہے وہ معترضین کے حملوں سے خائف نہیں ہوتا اور اسی مذاق پست کو حسن تدبیر سے بلند کرنے کی سعی کرتا ہے۔ ناظرین کتاب میری صاف گوئی کو معاف کریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں دو تین قسم کی کمزوریوں اور بعض خلاف فطرت کارروائیوں کے سبب سے عام طور پر دو باتوں کی طرف زیادہ رجحان ہے ایک تو ملّا سیانے گنڈے تعویذ والوں کی جو بڑے دعووں کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسا حب اور تسخیر کا عمل ہے جو کسی طرح پٹ نہیں پڑ سکتا۔ محبوب بال کا باندھا چلا آئیگا۔

دوسری ایک جماعت جو اشتہارات کے ذریعہ سے طلوں۔ ممسک و مبہی دواؤں کی خوفناک تجارت کرتی ہے اور آنکھوں کے اندھے گانٹھ کے پورے اپنی غلط کاریوں یا کمزوریوں کی چند پیسوں سے تلافی کرنی چاہتے ہیں۔ دواؤں کی تاثیر کے ہم قائل ہیں وہ ضرور اثر کرتی ہیں لیکن اگر مزاج کے موافق پڑ جائیں اور اس کا اندازہ بغیر طبیب کے محال ہے۔ اناڑی پن سے سوائے نقصان کے کبھی فائدہ نہیں پہونچتا ہم نے جا بجا اس کتاب میں ہدایتیں لکھی ہیں اگر اُن پر عمل درآمد کیا گیا تو خدا کے فضل سے کسی قسم کا ضرر نہ پہونچیگا ہم نے ان فرخرفات

اور رحمانی تہذیب وانسانیت لوازم کو قلم زد کردیا جن سے سوائے نقصان کے کسی قسم کا فائدہ نہیں فطرت کے مقرر کردہ اصول ہی ایک ایسا کلیہ ہے جس پر کاربند ہونا چاہیئے اور ان تمام کاوشوں میں اگر کوئی ضروری بات ہے تو بقائے نسل انسانی اور وہ تدبیریں جن سے اولاد پیدا ہونے اوسکی حفاظت وصحت کے اہتمام۔

جو لوگ بودی دلیلوں سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کوک شاستر کی کوئی اصلیت نہیں وہ غلطی پر ہیں اپنی ذہنیت کے سبب سے تاثیر اشیاء اور مسامحت ومسافقت کو دور از کار سمجھنا قطعی غلط فہمی ہے۔ تاثیر اشیاء کے بطلان کی اون کے پاس کونسی دلیل ہے۔ اس کی سحر کاریوں کو وہ کس طریقہ سے غلط ثابت کرسکتے ہیں اگر کوئی بات اسکی رد میں وہ کرسکتے ہیں تو صرف یہ ہے کہ جس شخص میں فطری، وپیدائشی نقص ہے وہ دور نہیں ہوسکتا ہم ایک حد تک اسے ماننے کے لئے تیار ہیں حالانکہ بعض کو باوجود ایسی مایوسی کے بھی فائدہ ہوچکا ہے مگر الشاذ کالمعدوم۔ فحش تصویریں۔ جیسا سو نا آسن صنف نازک کو زیر کرنیکی تدبیریں بھی اگرچہ ترغیب وتحریص کا باعث ہوتی ہیں۔ مگر اخلاق وعادات وصحت عامہ پر اس کا بہت برا اثر ہوتا ہے ہمارے نزدیک وہ صورت قابل تعریف ہے کہ فائدہ ہو نقصان نہ ہو سکے یا نقصان نہ ہوجائے فائدہ بھی ہو اس میں ہر طرح اپنی جیت ہے صرف چند پیسوں پر قیمتی جانیں مہلک امراض سے محفوظ رہتی ہیں یہ کتاب ایک تجربہ کار مشیر کا کام دے۔ بد اخلاق اور بیمیا دوست بن کے صحت وسلامتی میں رخنہ نہ ڈالے۔

جہاں ایران کے تمدن کی فراوانی نے دولت وحشمت کی زیادتیوں کا تاج اوسکے سر پر رکھا جہاں وہاں ایرانی تکلفات۔ آداب معاشرت۔ سامان عیش وعشرت بھی کثرت سے اوسکے گرد جمع کردیے۔ اولوالعزم فرماں رواؤں۔ راحت طلب وعیش دوست تاجداروں کے محلات حسین ومہ جبین خوش جمالوں سے جگمگاتے تھے امرا اپنی اپنی جگہ پر بادشاہت کا لطف اوٹھاتے تھے۔ عیش دوستیوں اور عشرت پسندیوں کے باوجود اون کا علمی مذاق بھی اعلیٰ پیمانہ پر تھا ہر قسم کے کاملین فن درباروں کی زینت رہتے تھے۔ بڑے حاذق طبیب مسیحائی کا دم بھرتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنی تحقیقات اور تجربات سے ایسے عجیب و غریب نسخے ترتیب دیے کہ تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔

ہم ناظرین کو دہوکا دینا نہیں چاہتے لیکن اپنی محنت کی بھی داد مانگتے ہیں کہ فارسی

عربی کے بڑے بڑے ذخیروں سے یہ جواہر پارے اخذ کرکے آپ کے سامنے پیش کردیے۔
السعی منی والاتمام من اللہ ۔

دواؤں کے عربی - فارسی اور یونانی نام ہندی میں منتقل کرنا یہ کام بجائے خود بڑی اہمیت رکھتا ہے الحمدللہ کہ ہم نے اس میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ ہندوستانی طرز معاشرت اسباب وعلل کے مطابق ہو۔ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرکے مخرب اخلاق و خلاف تہذیب باتوں سے اعراض کرکے اگر کسی ضروری بات کا ذکر کیا ہے تو ایسے مناسب الفاظ اور کنایوں کے ساتھ کہ مفہوم سمجھ میں آجائے اور کتاب کی ادبیت پر حرف نہ آئے۔

بعض مجبوریاں انسان سے بسا اوقات ایسے کام کرا دیتی ہیں کہ وہ باوجود کوشش کے اُن سے بچ نہیں سکتا - ناچیز مولف بھی اسی عذاب میں مبتلا ہے - لیکن عذر یہ ہے کہ اس موضوع پر کتاب لکھنے کی جرأت وآمادگی پر جیب بحث کرلی گئی تو وہ لکھنے کے قابل تھی یا نہ تھی لیکن لکھی گئی۔ لہذا جس کام کو شروع کیا جائے اُسے تکمیل کو پہنچانا چاہیئے اور اب بڑی حق تلفی اور بیجا بات ہوگی اگر کسی ضروری مسئلے سے دانستہ اعراض کیا جائے - دیانتداری کے خلاف عذر گناہ بدتر از گناہ کے مرادف ہوگا - البتہ اسلوب بیان میں جدت کے ساتھ مفہوم ادا کرنے کی جدوجہد ہوگی اور تا امکان عریانی سے بچانا اولین فرض ملحوظ رہیگا - پھر بھی ناظرین سے التماس ہے کہ اگر نادانستگی میں کوئی فروگذاشت ہو جائے تو معاف کریں -

مولف غفراللہ لہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت مرد کی قسمیں

شاستر کی رو سے مرد کی چار قسمیں ہیں۔ ہندوستان کے مایۂ ناز و ماہر فن کوکا پنڈت نے صنف نازک اور مرد کی اقسام و علامات بتائے ہیں جو بجنسہ درج کئے جاتے ہیں ان علامتوں میں یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے جس قسم کے واسطے لکھی گئی ہیں سب کی سب پائی جائیں قلت اور کثرت کے اعتبار سے فیصلہ کیا جا سکیگا۔ اس میں یہ بات بھی مضمر ہے کہ انقضائے مدت کی وجہ سے طبائع اور امزجہ میں تغیر لازمی ہے قدیم زمانہ کی معاشرت اور تھی آج اور ہے۔ معاشرت و اخلاق کے قوانین جداگانہ بن گئے ہیں۔ علامات کی شناخت میں طبیب کے واسطے اہم ضروری ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھے۔

(۱) **ششک**:۔ ایماندار۔ صاحب خلق و مروت۔ خوبصورت۔ نرم مزاج۔ شیریں کلام۔ خندہ پیشانی اور ذہین ہوتا ہے۔

(۲) **مرگ**:۔ چالاک۔ تیز طبیعت۔ قوی و توانا۔ غزال چشم۔ بزدل۔ طویل القامت۔ رقص و سماع کا شائق ہوتا ہے۔

(۳) **برشب**:۔ قد متوسط۔ جسم بھدّا۔ محنتی۔ جفاکش۔ راستباز۔ شائق مواصلت۔ اور مغلوب الشہوت ہوتا ہے۔

(۴) **اشو**:۔ سیاہ فام۔ فاسق و فاجر۔ خودسر۔ ضدی۔ تند مزاج۔ خواہان وصال۔ سخت جسم والا ہوتا ہے۔

بعض ماہرین فن نے متذکرہ بالا اقسام کی حسب ذیل صفتیں بھی لکھی ہیں۔

ششک۔ نہایت خوبصورت۔ نیک سیرت مرد ہوتا ہے۔ تمام صفات حمیدہ سے متصف ہوتا ہے۔ چہرہ گول۔ کشادہ پیشانی۔ بڑی بڑی حسین آنکھیں۔ پتلے ہونٹ۔ چھریرا جسم اور بنیہ: نیز گفتگو میں متانت و سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ رفتار میں نہ زیادہ تیزی کہ بری معلوم ہو نہ سستی کہ کاہل کہلائے۔ وفادار۔ مستقل مزاج اور خندہ رو ہوتا ہے۔ تقریر نہایت

فصاحت اور روانی سے کرتا ہے۔ دلیر و جری ہوتا ہے۔ مباشرت کا حریص نہیں ہوتا۔ طبیعت میں اعتدال ہوتا ہے۔

راجس۔ گندم رنگ۔ متوسط درجہ کا خوبصورت مرد۔ آنکھیں سیاہ سرخی مائل۔ پیشانی بلند۔ چہرہ لانبا۔ نتھنے موٹے۔ جسم فربہ۔ بازو گول لیکن لنبائی میں کم۔ ہر دلعزیز بننے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ وفاداری میں اکثر خامی کرتا ہے۔ اپنے آپ کو سب سے زیادہ حسین اور عقلمند سمجھتا ہے۔ ہر کام میں نہایت تیزی اور انہماک سے حصہ لیتا ہے۔ اوس کی ہمت بتدریج پست ہو جاتی ہے۔ مباشرت میں قوی تر ہوتا ہے۔ امیرانہ شان و شوکت سے زندگی بسر کرنے اور عیش و عشرت میں مشغول رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے اعزاز کا خواہاں۔ امیر و صاحب ثروت شخصوں فراخی کے درپے رہتا ہے۔

بھرو۔ نحیف الجثہ۔ دبلا پتلا۔ پیشانی پست۔ کان چھوٹے۔ بال بکثرت۔ قیل چشم اندر کی طرف گڑھے میں دھنسی ہوئی۔ داہنے رخسارہ پر دو تین سیاہ تل ضرور ہوتے ہیں۔ ہر وقت آراستہ و پیراستہ رہتا ہے۔ مغلوب الشہوت بہت ہوتا ہے اگرچہ اپنے شریک حیات یا محبوب کو مطمئن کرنے اور خوش رکھنے میں کامیاب نہ ہو لیکن اوسے دلپذیر تصلح کرتا ہے اور اپنی کمزوریوں کی طرف سے غفلت کرتا ہے۔ اعزہ اقربا اور احباب سے ہمیشہ بدگمان و بدظن رہتا ہے۔ زمانہ بھر سے شاکی رہتا ہے۔ صادق القول نہیں ہوتا۔ سوچ سوچ کے باتیں کرتا ہے۔ عورتوں کی طرف سے بھی بدظن رہتا ہے۔ اوس کی عقل قوت فیصلہ سے عاری ہوتی ہے۔ کہنے سننے اور سمجھانے میں آجاتا ہے۔ شکل و صورت دلکش و نظر فریب نہیں ہوتی۔ بناؤ سنگار سے خوبصورت بننا چاہتا ہے۔ ہر وقت مستعد ہوتا ہے۔ ڈاڑھی منڈا کے جوان اور خوبصورت بننا چاہتا ہے۔

تامس۔ سر چھوٹا۔ پیشانی تنگ۔ موٹی اور بھدی ناک۔ باریک لب۔ بھوری آنکھیں۔ صلب الاعضا ہوتا ہے حسن و جمال میں متوسط درجہ کا ہوتا ہے۔ لیکن کاہل اور سست بہت ہوتا ہے آواز بھاری بھدی اور بھراتی ہوئی۔ نمائش اور مصنوعی گفتگو بہت کرتا ہے۔ ہر ایک سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ مکر و ریا میں مشاق ہوتا ہے۔ نیک لوگوں سے بے وجہ بدی کرنا پسند کرتا ہے چوری کو برا نہیں سمجھتا۔ مسکرات و منشیات سے کوئی پرہیز نہیں کرتا۔ دل ایمان سے خالی۔ قسی القلب ہوتا ہے۔ زبانی جمع خرچ سے شریک حیات اور اولاد کو خورسند رکھنے کی سعی میں مصروف رہتا ہے۔ مباشرت کا ہر وقت شائق رہتا ہے۔ افعال قبیحہ میں اسقدر دلیر ہوتا ہے

کر اعزہ اقربا، رشتہ ناتہ تک سے نفس پروری کرنے میں تامل نہیں ہوتا۔ اس قسم کا آدمی نہایت خطرناک اور دشمن انسانیت ہوتا ہے اُس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ بادی امراض اوسکے پاس نہیں پھٹکتے۔ مگر صفراوی امراض سے اوسکی جان خطرہ میں رہتی ہے۔

بعض اطبار اور علمار فن نے اس طرح تقسیم کی ہے اور ذیل کے اوصاف بیان کئے ہیں۔

شَقَّار - ظریف الطبع۔ خوش اخلاق۔ غصہ جلد آتا ہے مگر جلد ہی دور ہو جاتا ہے۔ نازک مزاج نازک طبع۔ خندہ پیشانی۔ ذہن رسا اور عقل سلیم کا مالک ہوتا ہے قوائے شہوانیہ کثرت سے ہوتے ہیں مگر طبیعت پر وقار رکھتا ہے۔ امور بیجا سے بچتا رہتا ہے۔ ہونٹ پتلے جلد باریک۔ بال طولانی اور مہین۔ آنکھیں میگوں متوسط درجہ کی خوبصورت۔ انگلیاں طویل۔ رنگت صندلی۔ اعضار میں تناسب اور مزاج میں اعتدال ہوتا ہے۔

صَقَّار - متلون المزاج۔ غیر مستقل۔ عاشق مزاج۔ طَبّاع۔ حُسن پرست۔ مغلوب الشہوت گندمی رنگ۔ آنکھیں سرخ۔ طویل القامت۔ لیکن دُبلا پتلا اور نازک دماغ ہوتا ہے۔ مزاج دموی اور صفراوی ہوتا ہے۔ حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ کسی بات پر قائم نہیں رہتا صادق القول نہیں ہوتا لیکن ہر دلعزیز ہوتا ہے۔

لَفّاق - غبی۔ کند ذہن۔ لیکن مستقل مزاج۔ دماغ مضبوط اور قوی ہوتا ہے۔ لیکن نزاکت سے قطعاً معرا۔ عاشق مزاج اور حسن پرست نہیں ہوتا۔ قوی المباشرت ہوتا ہے۔ رنگت سرخ سفیدی مائل۔ آنکھیں بڑی بڑی اور ان میں سرخ ڈورے۔ قد لانبا۔ موٹا تازہ۔ محنت پسند۔ فراخ سینہ۔ کلائی موٹی۔ اس کا مزاج دموی اور بلغمی ہوتا ہے۔ پیچیدہ بات مشکل سے سمجھ میں آتی ہے حافظہ نہایت زبردست ہوتا ہے کسی بات کو یاد کرکے مشکل سے بھولتا ہے۔ سونے میں نفیر خواب بلند ہوتی ہے۔

خرود - اس قسم کے مرد کو کسی قسم کی محبت نہیں ہوتی۔ طبیعت میں درشتی۔ مزاج میں جہالت کاہلی۔ اور سستی بہت ہوتی ہے۔ چالاکی اور چستی نام کو نہیں ہوتی۔ ابنار جنس کی ہمدردی اور امور رفاہ عام سے کوسوں بھاگتا ہے۔ رنگت سیاہ یا سانولی۔ قد چھوٹا۔ کوتاہ گردن آنکھیں دھندلی جسم پر کثرت سے بال ہوتے ہیں۔ پیشانی بدنما۔ اور منہ کا دہانہ اور بڑا ہوتا ہے۔ ہونٹ حبشیوں کے مانند موٹے۔ پشت چوڑی۔ پیٹ بڑا۔ اس کا مزاج سوداوی اور بلغمی ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا اقسام و علامات کی ہمنے مختلف گروہ اطبار سے نقل کردی۔ اور یہ چیز
باقی رہی کہ اصول طب سے ان اقسام کے مذکورہ اوصاف کیونکر ہوسکتے ہیں۔ ان کا تعلق
کس ملک کی طب بموجب ہے۔ حکماء کے قائم کئے ہوئے اصول و قواعد کے تحت میں اگر انکی
جانچ کی جائے تو سراسر اختلاف نظر آتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کا مزاج دموی اور بلغمی ہے لیکن
اوس کا قد لانبا نہیں بلکہ قصیر القامت ہے۔ یا کسی کا مزاج صفراوی اور دموی ہے۔ مگر بالکل
برعکس خوش مزاج و خوش طبع نہیں۔ ایسے مزاج والے کی آنکھیں گلابی ہونی چاہئیں برعکس سیاہ ہیں۔
یہ اختلاف صریح جیسا ہم ابتداء میں لکھ آئے ہیں مختلف نسلوں کی آمیزش۔ آب وہوا کے تغیر۔ ترقی
علم و فقدان جہالت۔ معاشری اصلاحات کے سبب سے ہوئے ہیں کیونکہ ان امور کا اثر انسان
کے عادات و اطوار۔ اخلاق و حرکات و سکنات پر تدریجاً پڑتا ہے۔ اور ان میں تغیر عظیم کا رونما
ہونا بدیہیات سے ہے جسے عقل سلیم فوراً قبول کرتی ہے۔ دور قدیم کے کسی خاص طبقہ والے
حکماء نے ان علامات کو باعتبار تقسیم اخذ کیا اور مقررہ اصولوں پر جانچ پرتال کی۔ جہاں تغیر
کا زیادہ احتمال نہیں ہے وہاں تو یہ علامتیں حقیقتاً موافق پڑینگی اور جہاں حالات بدل گئے ہیں
وہاں فرق ہونا ضروری ہے۔ یہ کتاب اون لوگوں کے واسطے لکھی گئی ہے جنکے لئے فن کی حیثیت
سے علامات کو اخذ کرنا اور زیادہ علامات دیکھ کے کسی اصول کے موافق بنالینا
زیادہ جگرکاوی کا کام نہیں ہے۔

ہم اپنے ناظرین کو صدق دل سے ایک مشورہ دیتے ہیں کہ جس مقام پر اون کا ذہن
رسائی سے عاجز ہو۔ طبیعت الجھ جائے اوس پر کد و کاوش بیکار ہے۔ کسی طبیب سے تبادلہ
خیالات کرنے کے بعد وہ اپنی تسکین کرسکتے ہیں اور جب تک تسکین نہ ہو کوئی عمل بجائے
فائدہ کے نقصان کا باعث ہوگا۔ ہمارا اس کتاب کی تحریر سے صرف یہ مقصد ہے کہ قوم کو آسانی
کے ساتھ جائز فائدہ پہونچے۔ ہر کام میں نیت کا خالص ہونا اوس کی درستی کا سبب ہوتا ہے۔
علی الخصوص جو نسخے اس مختصر میں درج کئے گئے ہیں اگرچہ بڑی تحقیق و تدقیق سے فراہم
ہوئے ہیں اور یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ عام طور پر مفید ثابت ہوں تاہم اختلاف مزاج بعض وقت
مضرت رساں ہوجاتا ہے اپنے یا مریض کے مزاج کو سمجھ لینے کے بعد اون کے استعمال کی جرات
کرنی چاہیئے۔ گو وہ نسخے ایسے ہیں کہ خطرہ جان نہیں ہے تاہم تندرستی پر اثر ڈالنے والے ضرور
ہیں اسلئے احتیاط بہرحال شرط ہے۔

عورت کے اقسام

عورتوں کی قسموں کے بارہ میں شاستر کی رو سے چار قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ ور ان کے اوصاف مندرجہ ذیل ہیں۔ جہاں تک تجربہ کا تعلق ہے یا دیگر ممالک کے اطبا اور ماہرین فن نے لکھا ہے مثل مردوں کے اقسام کے بین اختلاف پایا جاتا ہے اور اس میں بھی وہی وجوہ جو مردوں کے متعلق ہیں تغیرات کا باعث ہیں۔

پدمنی

(۱) شیریں بیان۔ خوش وضع۔ جامہ زیب۔ متدین۔ اطاعت گذار۔ خوش جمال نازک اندام۔ متناسب الاعضا۔ بال لانبے۔ انار شباب بند رنگ۔ نتھنے باریک۔ سوتواں ناک عقلمند۔ سلیم الطبع۔ وفادار۔ اور نہایت نیک مزاج ہوتی ہے۔ مواصلت کی کم شائق ہوتی ہے اپنے شوہر کے سوا دوسرے غیر شخص کی خواہش ذہن میں بھی نہیں لاتی۔ ہر ایک کے ساتھ لطف و محبت کے ساتھ پیش آتی ہے۔ چھوٹوں بڑوں کو بھائی اور باپ کے برابر سمجھتی ہے قرابتداروں کا واجبی احترام کرتی ہے۔ صادق القول ہوتی ہے۔ دانائی کی باتیں خود بھی کرتی ہے اور سننا بھی پسند کرتی ہے۔ رفتار میں رعنائی ہوتی ہے۔ گفتگو میں شیرینی ہوتی ہے۔ جھگڑے فساد سے احتراز کرتی ہے۔ مکر وحیلہ سے نافر رہتی ہے۔ خاوند کی بیحد فرماں بردار ہوتی ہے۔

چترنی

(۲) میانہ قد۔ انار شباب سخت تر اور متوسط۔ جسم پر بال بہت زیادہ۔ گرانڈیل۔ بھاری بھرکم دلیر۔ راست گفتار۔ رحمدل۔ امن و محبت والی۔ راحت دینے والی۔ سلیقہ شعار۔ زیوروں اور اعلیٰ پوشاکوں کی دلدادہ۔ عالی حوصلہ۔ منتظم۔ ضرورت زمانہ اور دنیادی حکمت عملیوں سے واقف ہوتی ہے۔ غیر مردوں سے طبعاً نفرت کرتی ہے۔ اپنی عصمت اور پاکبازی کی دنیا میں شہرت چاہتی ہے۔ اولاد سے عموماً محبت رکھتی ہے۔ اکثر گلگوں سر بھی میں مبتلا رہتی ہے۔ مشہور بات ہے کہ پدمنی عورت شاذ ونادر ہوتی ہے لیکن چترنی جو دوسری قسم ہے اور تمام صفات عالیہ سے متصف ہوتی ہے نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ جس خوش نصیب کی زندگی کا شانہ وزینت خانہ



MAST-I-SHABAR

نے وہ اپنی خوش بختی پر ناز کرنے کا مستحق ہے۔

ہستنی

(۳) کوتاہ قامت۔ باب تریم حسن تنگ لیکن اندرونی حصہ کشادہ ہوتا ہے۔ مباشرت کی زیادہ خواہشمند ہوتی ہے۔ مشکل سے اس کی تسکین ہو سکتی ہے۔ ہستنی اشارات و سکرات کی شائق ہوتی ہے۔ سونے میں خراٹے لیتی ہے۔ بات کرنے میں زیادہ ترجھنے دیتی ہے۔ خوش خوراک ہوتی ہے آنکھیں بھوری۔ کان باریک ہوتے ہیں سینہ فراخ لیکن ابھار جوانی چھوٹے۔ کولے کرکو جنبش دیتی ہوتی چلتی ہے۔ بات کرنے میں منہ سے تھوک اڑتا ہے۔ مکار و ریاکار ہوتی ہے۔ رفیق حیات سے اظہار الفت کرتی ہے اور اپنے افعال و اعمال سے یقین دلاتی ہے لیکن کسی دوسرے خوبصورت مرد سے معاشقہ کرنے میں اسے باک نہیں ہوتا۔ بلکہ شائق رہتی ہے۔ عیاشانہ زندگی کو پسندیدگی سے دیکھتی ہے۔ اولاد کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ بلکہ عشرت کے واسطے اولاد کا نہ ہونا پسند کرتی ہے۔

سنکھنی

(۴) سیاہ فام۔ موٹے بال۔ لانبے کان۔ بڑے بڑے دانت۔ ناک بہت بلند۔ پسینہ میں گندگی اور بدبو۔ جسم بھر پر بالوں کی کثرت قہقہہ لگانے والی۔ رک رک کے گفتگو کرتی ہے۔ اولاد کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ جاہل مطلق۔ غبی۔ کند ذہن۔ بے حیا۔ شراب کباب کی شائق۔ ہر وقت غلیظ و نجس رہتی ہے۔ نجاست اور کاہلی شعار ہوتا ہے۔ ہر وقت ابروؤں پر بل ماتھے پر شکنیں معلوم ہوتا ہے کہ نہایت بدمزاج بے آمادہ بجنگ رہتی ہے۔

ان چار قسموں کے علاوہ ماہرین فن نے پانچویں قسم اور رکھی ہے جسے ڈنکنی کہتے ہیں۔ اس قسم کی عورت ادنیٰ ترین طبقہ کی ہوتی ہے اور جس قدر عیوب چاہئیں سب اس میں موجود ہوتے ہیں۔ اس قسم کی عورت ایک شوہر پر کبھی اکتفا نہیں کرتی بلکہ کئی کئی آدمی بھی اس کی نفسانی خواہش کو پورا کرنے سے عاجز ہوتے ہیں بےحیائی بے مروتی۔ بدذاتی سخت دلی وغیرہ کا مرکز ہوتی ہے ایسی عورت جس گھر میں بیاہ کے جاتی ہے یا جس مرد سے اس کا واسطہ پڑتا ہے چند ہی روز میں زندگی وبال کر دیتی ہے اپنی بدبختی کی وجہ سے اسے خود بھی زندگی بھر آرام

نہیں ملتا۔

از روئے حکمت و تجربات بعض نکتے درج کئے جاتے ہیں۔ جو عورت جسقدر لانبی ہوگی حریم حسن کا طول اوسی قدر کم ہوگا اور رحم اوسی قدر قریب ہوگا (فائدہ حریم حسن کی ضیق کافی زیادہ حظ و لطف کا سبب ہوتی ہے) جسقدر پستہ قد ہوگی اوسی قدر باب حریم نازیں عمق زیادہ ہوگا۔ جس عورت کے منہ کا دہانہ کشادہ ہوتا ہے اوسکے حریم حسن کی وسعت و فراخی اوسی نسبت سے ہوگی۔ جسقدر آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوتے ہیں عورت اوسیقدر مغلوب الشہوت ہوتی ہے اور غلبۂ شہوت کی زیادتی کے ساتھ عشق صادق و حقیقی محبت میں کمی پائی جاتی ہے طویل القامت گندم گوں عورت عاشق مزاج ہوتی ہے لیکن بادۂ وصال کی جرعہ چشی سے زیادہ رغبت نہیں رکھتی۔ بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو خوبصورت پستہ قد۔ فربہ اندام جسم پر بڑے بڑے بال۔ نازک مزاج اور صحیح الدماغ ہوتی ہیں۔ ہر ایک سے اُنس رکھتی ہیں لیکن زیادہ الفت نہیں رکھتیں۔ حریص مواصلت نہیں ہوتیں۔ عورتوں کی ایک قسم ایسی بھی ہے جن میں رشک کا مادہ قطعاً نہیں ہوتا ایسی عورتوں سے وفاداری کی امید نہ رکھنی چاہیئے نہ وہ حقیقت میں کسی سے محبت رکھتی ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عورت میں جسقدر رشک و حسد کا مادہ زیادہ ہوگا اوسی قدر زیادہ الفت کریگی۔ جس عورت کی گردن کوتاہ ہو۔ ہتھیلیوں میں لکیریں زیادہ ہوں۔ گردن چپٹی اور پتلی ہو۔ اثمار شباب کا درمیانی فاصلہ بہ نسبت تعمیم کے زیادہ ہو۔ درمیانی انگلی بڑی ہو۔ بات کرنے میں رخسار پر گڑھا پڑتا ہو وہ عورت عام طور پر نہایت منحوس ہوتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس قسم کی عورتوں سے حتی الامکان پرہیز کرے۔ کسی قسم کے تعلق کو روا نہ رکھے۔

صنف نازک کی اقسام اور علامات۔ ہندوستان کی جو عورت چرب زبان و عقلمند ہوتی ہے وہ مرد پاکیزہ لباس خندہ رو اور ناز بردار و طرحدار۔ محبت انگیز گفتگو کرنیوالا حکایات دلچسپ سنانے والے سے بہت مانوس ہوتی ہے۔ ہر کار خدمت میں عذر کرتی ہے گلے لگانے اور گلچینی گلشن جمال کو عزیز جانتی ہے۔ دکن اور گجرات کی عورتیں بھی تقریباً اسی مزاج کی ہوتی ہیں لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ تلوّن مزاج بہت ہوتی ہے طبیعت ایک انداز نہیں رہتی۔ کبھی خوش کبھی افسردہ سلیقہ اور تمیز بھی کم ہوتی ہے نشست و برخواست کا وقت

کم ہوتا ہے ۔ بوس و کنار سے شاد و خرم رہتی ہے ۔ قد و قامت میں قوی ہوتی ہے زور آوری اور فساد انگیزی اکثر ہوتی ہے ۔ بے مہر دبیوفا ہوتی ہے ۔ مگر مباشرت کے وقت محبت اور دلیری کی ادائیں کرتی ہے ۔

چین کی عورت نہایت مغلوب الشہوت ہوتی ہے یورپ کی عورت حیادار ہوتی ہے لیکن جذبات شباب میں اوسکی بھی زیادتی ہوتی ہے ۔ ناپاک و غلیظ اکثر رہتی ہے ۔ ملتان کی عورت بھی بے حیا ہوتی ہے ۔ کشمیر کی عورت بے مروت ہونے کے ساتھ خوبصورت نازک اندام بغلگیر اور گلے لگنے کو پسند کرتی ہے ۔ صحبت میں رغبت زیادہ کرتی ہے ۔ دہلی کی عورت خندہ و شیریں زبان لیکن مرد کو الزام لگاتی ہے اپنی بات بالا رکھنے کی درپے رہتی ہے ۔ توران کی عورت خوبصورت شرم و حیا رکھنے والی اور شوہر کو بہت چاہتی ہے ۔ بدخشاں کی عورت شہوت دار بے شرم ہوتی ہے اور اس کا چہرہ زیادہ تر رنگین رہتا ہے ۔ بنگال کی عورت بعض کا جسم نرم بعض کا سخت ہوتا ہے رنگ صاف بہت کم ہوتا ہے لیکن سلیقہ مند اور ہوشیار ہوتی ہے ۔

جرعہ حسّی میں بہترین تدبیریں ہیں ۔ ان تدبیروں سے حظ عظیم حاصل ہوتا ہے ۔ بوسہ لینے کے سات مقام ہیں ۔ اول لب دوسرے پیشانی تیسرے رخسار چوتھے آنکھیں پانچویں گلا چھٹے ثمر جوانی ساتویں زنخداں ۔ ناخن مارنے کے چھ مقامات ہیں اول ٹھڈی دوسرے ثمر جوانی تیسرے کمر چوتھے پسلی پانچویں پیٹ چھٹے گردن ۔

اس قسم کی تمام تدبیریں معالجے وغیرہ سرخیوں کے ساتھ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں امید کہ ناظرین اس کتاب سے بہت فائدہ اٹھائیں گے اور مولف کو دعائے خیر سے یاد کریں گے جو صاحب **خلاف** شریعت امور میں ان تدبیروں کا استعمال کرینگے وہ مولف کی نیت کے خلاف ہوگا ۔

ازدواجی ضرورت

تقاضائے فطرت، تخلیق انسان میں جن حکمتوں اور رموز سے خالق کائنات نے کام لیا ہے اُن سب سے واقف ہونا بغیر اوسکی توفیق کے محال کیا ناممکن ہے لیکن مواصلت و مباشرت کی ضرورت کا احساس فطرت کے پیہم تقاضوں سے معلوم ہوا کہ اس حکمت بالغہ پر مبنی ہے کہ بقائے نسل انسانی کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے ۔ بنی آدم کی تخلیق کا قدرت نے

یہی عنوان قائم کیا ہے اور بیشمار فائدوں سے مالامال ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ سن رشد پر پہونچ کر مناکحت کی ضرورت محسوس کرے۔ اس حکم خداوندی اور قانون فطرت کی پابندی کا ترک داخل جرم ہے۔ حکماء نے جو فوائد شادی کے بیان کئے ہیں وہ ہر طرح گوشوارہ عقل بنانے کے قابل ہیں۔ اللہ بزرگ و برتر میں سب کچھ قدرت ہے وہ تخلیق بنی آدم کے اور طریقے بھی پیدا کر سکتا تھا لیکن اس طرح پیدا کرنے میں یہ فوائد مضمر ہیں۔ کہ محبت و مودت ہمدردی۔ میل ملاپ نہ قائم ہوتا۔ اگر کسی کو کوئی احتیاج ہوتی تو دوسرا اوسکی مدد نہ کرتا۔ منشاء فطرت مفقود ہو جاتا اور حکمت خداوندی کے فوائد سے انسان محروم رہتا۔ جس طرح انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اوسپر عطایا و اکرام کی بارش بھی فرمائی۔ انسان کی آفرینش کا مقصد خدا کی پرستش و عبادت سب پر مقدم ہے۔ اوسی کے پہلو بہ پہلو ایکدوسرے کی ہمدردی رکھدی ہے

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

ہر شخص ایک دن یا ایک مدت میں اپنی ضروریات زندگی مہیا کرنے سے قاصر ہے اوسی واسطے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ایک کے بطن سے ایک کو پیدا کیا تاکہ باہم ایکدوسرے کو آمیز خون کی وجہ سے دوسری کی محبت اور انس ہو اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور رفاقت کرے۔ تمدن و معاشرت کی تدریجی ترقی اس مقصد اعلیٰ کی دلیل واضح ہے۔ اور خالق حقیقی کی اطاعت و عبادت میں آسانیاں پیدا ہوئیں۔

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے درگاہ جناب باری میں ایک مرتبہ عرض کیا کہ الٰہا وضع حمل کی تکلیفیں اور پرورش اطفال کی زحمتیں انسان ضعیف البنیان کے لئے مناسب نہ تھیں اگر تو اپنی قدرت کاملہ سے انسان کی تخلیق بھی مثل نباتات کے فرماتا تو ان تکلیفوں سے نجات ہو جاتی۔ آسانی سے خلقت پیدا ہوتی۔ ارشاد ہوا کہ اچھا اے موسیٰ آیندہ ہم انسان کو تمہاری خواہش کے مطابق پیدا کرینگے۔ دنیا عالم مثال ہے ہمارے رموز و حکمت کا علم اپنے مشاہدہ سے تمکو خود ہو جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ تھوڑی دیر میں ایک درخت میں چند پھول نظر آئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک انسان کا سر نمودار ہوا یہانتک کہ وہ بڑھا اور زمین پر مجسم ہو کے گر پڑا۔ اوسی کے پہلو میں ایک رحل اور کلام الٰہی تھا زمین پر اوترتے ہی وہ شخص تلاوت کلام مجید میں مصروف ہو گیا۔ اس انتظار میں اور انسان بھی اوسی درخت

پیدا ہونے شروع ہوئے اور شغل انسان اول کلام پاک کی تلاوت میں مصروف ہوتے گئے تھوڑی دیر میں ایک شخص کے پیٹ میں درد ہونے لگا اور اوسکی تکلیف سے اوسنے جزع فزع شروع کی۔ لیکن کوئی شخص اسکی طرف متوجہ نہ ہوا اور تلاوت میں مشغول رہا۔ وہ بیچارہ تڑپ تڑپ کے جان بحق تسلیم ہوا۔ اسکے بعد دوسرے شخص کا بھی یہی حال ہوا چنانچہ اسی طرح پیدا ہوتے رہے اور مرتے گئے۔ حضرت کلیم اللہ نے درگاہ صمدیت میں عرض کیا کہ خداوندا میں اس راز کو بخوبی سمجھ گیا۔ فی الحقیقت تیرے تمام افعال نکتہ چینی سے مبرا ہیں "فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ" تیرے کسی کام میں چون وچرا کی گنجایش نہیں اگر تخلیق بنی آدم کا یہ اسلوب ہوتا تو ایک دوسرے کی ہمدردی نہ کرتا۔ تعلقات کی وابستگی باہمی موانست کا سبب ہے۔

ثابت ہوگیا کہ مواصلت ومباشرت منشاء فطرت کے موافق اور تخلیق کی توجیہ کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس فرض اولین کے لیے معاشری قیود۔ یعنی عقد وغیرہ محض اسی مصلحت سے ہیں کہ انسان عقل وحکمت۔ قوائے نفسانی وحیوانی سے مرکب ہے جس وقت نفس امارہ کا غلبہ ہوتا ہے اوس وقت قوائے عقلیہ دخان عظیم سے مملو ہو جاتے ہیں اور انسان کے اقوال افعال حیوانوں سے بدتر ہو جاتے ہیں۔ اس جذبہ کی روک تھام کے واسطے خالق حقیقی ہر زمانہ میں ہادی اور رہبر کو بھیجتا رہتا ہے جو ضرورت زمانہ کے لحاظ سے مذہبی وشرعی احکام پہنچاتا ہے اور اُن کی پابندیاں حیوانیت کے غلبہ میں اعتدال قائم کرتی ہیں۔

حیوانات جن کو معقولیت کا ادراک نہیں ہوتا جو قوائے نفسانی وشہوانی کے بندے ہوتے ہیں اون میں بھی نسبتاً نفسانی غلبہ اسقدر نہیں ہوتا جسقدر کہ انسان میں ہوتا ہے تاہم غلبہ کے وقت وہ اُس جذبہ سے متاثر ہو کے اُس کا صحیح معنوں میں ازالہ کرتے ہیں اور وہ بالکل فطرت کے موافق ہے اسی لئے عام طور پر اُنکو کوئی نقصان نہیں اوٹھانا پڑتا برخلاف حیوانات کے انسان جس میں جوہر عقل وحکمت موجود ہے از خود رفتہ ہو کے جوہر حیات کا بیجا صرف کرکے اپنے آپکو صدہا آلام کا مورد اور امراض کا مرکز بنا لیتے ہیں۔ حیوانات اپنی عمر طبعی کو پہونچتے ہیں اور انسان اپنی زندگی میں گھن لگا لیتا ہے اگر وہ زندہ بھی رہتا ہے تو زندہ درگور۔ اعضائے رئیسہ معطل ہو جاتے ہیں۔

اوّل تو زیادتی کا خمیازہ خود ہی شدید مضرت کا سبب ہوتا ہے۔ دوسرے سخت تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ حریص اور مغلوب الشہوت انسان خلاف وضع فطری

افعال کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ دنیا میں فطرت کے انتقام گیر ہاتھوں سے مختلف صورتوں میں پورا ہوتا ہے اور عاقبت اون کی ایسی خراب ہوتی ہے جس کا حال وہ علام الغیوب ہی خوب جانتا ہے۔ انسان کا شرف اوسی وقت تک قائم ہے جب تک وہ افعال شنیع سے مجتنب رہے۔ قومی قیود کی پابندیوں کو گوشوارہ ہوش بنائے رکھے۔ اور اگر وہ حیوانی افعال وعادات کو اختیار کرے تو اُسپر انصاف سے بہ نسبت حیوانات کے زیادہ جرم ہے کہ عقل کی موجودگی اور ادراک صحیح کے باوجود اس نے ذمائم سے پرہیز نہ کرکے شرافت کو کھودیا۔ وہ صرف دائرۂ انسانیت ہی سے خارج نہیں ہوا بلکہ حیوانوں سے بدتر ہوگیا اوسکی سزا ہے کہ اپنے نامعقول ومذموم افعال کا نتیجہ مدت العمر بھگتے۔

مقدمہ

میں جس موضوع پر یہ کتاب لکھ رہا ہوں اس قدر پامال وعام ہے کہ ابتدا کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا لیکن جب میں نئے زمانے کی ضرورتوں کو منطبق کیا اور اُسکے مفید پہلو ذہن نشین ہوئے تو مسرت کے ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ اگر غض کی کج فہمی پر اعتنا کرکے اس موضوع کو بے حقیقت سمجھ لیتا تو ایک بہترین خدمت انجام دینے سے محروم رہتا۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ مہذب حلقۂ ارباب علم وادب کے جلسہ میں اگر سہواً بھی لفظ "مباشرت" زبان سے نکل جائے تو حاضرین کی چشم وابروہی کے تغیر سے گھڑوں پانی پڑ جائے۔ البتہ یہ فلسفہ سمجھ میں نہیں آتا کہ محض جس لفظ کا زبان سے ادا ہونا اخلاقی اور معاشرتی جرم ہے اُس کا ارتکاب ہر ایک سے کیوں ظہور میں آتا ہے۔ مجھے اس وقت اپنے محترم دوست مولٰنا عارف صاحب ہنسوی کا ایک موقعہ پر وہ فقرہ یاد آگیا کہ اُنہوں نے مختصر الفاظ میں علما و صلحا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ مباشرت کے وقت غالباً یہ کہتے ہونگے "نیت کرتا ہوں میں ایک عبداللہ پیدا کرنے کی" خیر یہ تو مذاق تھا لیکن انسان کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئیے کہ وہ فعل جو ضروریات ہر شخص سے (بشرطیکہ ناکارہ نہ ہو) سرزد ہوتا ہے کیونکر مذموم قرار دیدیا گیا البتہ قرینہ اس بات کو ضرور چاہتا ہے کہ "ہر سخن موقعہ وہر نقطہ مکانے دارد" اور صاحبان ادب کو بھی خیال اس پر اصرار نہ ہوگا کہ خلوت یا بے تکلف صحبت میں بھی ان باتوں کا ذکر نہ آئے۔ میرے خیال میں جب بہانتک احتیاط مدنظر ہے تو اس کے نکات ورموز کیونکر بیان کئے جا سکتے ہیں اخلاقی کمزوری سے ساتھ کہ علم شئے بہتر از جہل شئے ہوتا ہے۔ اکثر معاشری ضروریات ومعمولات کا ترک بھی ہوجاتا ہے۔ شاید اہل یورپ

میں اب بیداری ہوئی کہ صنفی تعلقات کے ہر جزو پر مبسوط اور بکثرت کتابیں تصنیف ہونے لگیں ہم جس لٹریچر کو گندہ اور رکیک کہتے ہیں وہاں بڑے ذوق وشوق سے ہاتھوں ہاتھ مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ فحش الفاظ سے ہم بھی اجتناب رکھیں گے مگر بعض مجبوریاں ایسی بھی ہونگی جن کی وجہ سے سمجھانے کے لئے ہمیں ایسی مصطلحات کا استعمال کرنا پڑیگا کہ یقیناً آپ کے کان اُن سے مانوس نہوں گے رفتہ رفتہ عام بات ہو جائیگی۔

اردو زبان میں بھی صنفی تعلقات پر روز بروز معقول لٹریچر ہوتا جاتا ہے اور ایسے لوگ زیادہ ہیں جو اس قسم کی کتابوں کو شوق سے دیکھنا پسند کرتے ہیں ہمنے اپنے خیال میں جو راستہ اختیار کیا ہے وہ اگر بالکل نیا نہیں تو ایک طرح کی اس میں جدت ضرور ہے اور کوشش یہ کریں گے کہ جس موضوع پر کتاب لکھی جارہے ٹھوس ہو۔ معلومات کا بحر بیکراں اور مشیر صادق ثابت ہو۔

اس قسم کے موضوع سے عام دلچسپی کے معنی بھی یہی ہیں کہ ہندوستان ایسے لٹریچر کا تشنہ ہے ملکی وقومی مفاد کے ساتھ ہمیں مالی فائدہ کی بھی بہت کچھ توقع ہے۔ معلومات کے لئے جس طرح ہم موجودہ انگریزی لٹریچر سے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں عربی وفارسی سے بھی اُٹھائینگے۔ ہمارے نزدیک لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کہ السنۂ مشرقیہ میں اس قسم کا مواد موجود نہیں۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اب بھی اسقدر مواد اس میں موجود ہے کہ ترقی پذیر زبانیں منہ دیکھتی رہ جائیں۔ کاوش اور تحقیقات کی البتہ بڑی ضرورت ہے۔ اس ذہنیت کو نکالنا چاہیئے کہ ارباب علم وادب دعویداران زہد وتقوئی اسے بُری طرح دیکھیں گے۔ ان کے کارنامے جو بصیغۂ راز ظہور پذیر ہوتے ہیں وہ انگشت نمائی کے قابل ہو سکتے ہیں نہ کہ یہ جو مبنی بمقتضائے فطرت انسانی ہیں۔

واعظاں کیں جلوہ در محراب و ممبر کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

یہ کتاب اہل ریا کے فریبوں سے بچانے میں مشیر کا کام دیگی۔ ہر شخص اپنے راز کو بغیر کسی سے بیان کئے ہوئے اسکے مطالعہ سے پختہ کار ہو سکتا ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی بات ایسی نہیں ہے جو اس کتاب میں نہ ملے۔ یہ کتاب عیاشی کی طرف توجہ نہ دلائیگی بلکہ ایسے معمولات وعادات کا پابند کردیگی جس سے صحت جسمانی۔ قوائے حیوانی قائم رکھی

جا سکیں۔ اپنے رفیق حیات کو خورسند و مطمئن کر سکے اور وہ اپنے شریک زندگی سے تمام توقعات کو پورا کرا سکے۔ اس میں اگر صنفی تعلق کا فلسفہ مبسوط ہے تو ہر پہلو تقاضائے فطرت سے ہی مربوط ہے۔

باب (۱)

جذبات

جبتک انسان معصومیت کے حلقہ میں رہتا ہے۔ جب تک خیالات میں کوئی ایسا نمایاں تغیر نہیں ہوتا جسے تعبیر کر سکیں جب تک اُسے دنیا کے نشیب و فراز کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ جبتک وہ انسان نما فرشتہ کی حیثیت رکھتا ہے اُسکے لئے کوئی قید نہیں وہ بالکل آزاد ہے اُسکے ملکوتی عادات اُسے دنیا کے تمام منصوبوں سے بے نیاز رکھتے ہیں لیکن ادہر اوس سے ایک قدم بڑھانے کا ارادہ کیا۔ یا کوئی باطنی جذبہ اوس میں ایسا پیدا ہو گیا کہ اوسکی آنکھیں محاسن و قبائح کا امتیاز حاصل کرنے کے قابل ہوئیں تو سب سے پہلے جس کی طرف اوسکی توجہ ہوتی ہے وہ۔

قانون قدرت ہے۔ قانون قدرت وہ اٹل اور حاکم حکم ہے جس سے کوئی بشر بچ نہیں سکتا۔ ذرہ سے آفتاب تک۔ خدا کی تمام مخلوقات اس قانون کا یکساں عمل ہوتا ہے۔ اُسکی تمام شقیں اسقدر جلد ازبر ہو جاتی ہیں کہ کسی معلم کے بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس قانون سے واقف ہونے کے لئے ہر انسان و حیوان خود ہی اُستاد ہوتا ہے خود ہی شاگرد فطرت اسکے رموز و نکات اس طرح آویزہ گوش بنا دیتی ہے کہ گنجائش چون و چرا نہیں رہتی۔ دوسرے لفظوں میں قانون قدرت اُس جذبہ کا نام ہے جو انسان و حیوان میں سن رشد سے خود بخود پیدا ہوتا ہے اور اُسکی کیفیات محیر العقول کارفرمائیوں کا سبب بن جاتی ہیں ؎

احساس بڑھا دیتے ہیں فطرت کے تقاضے
ہر چیز جوانی کی نگاہوں میں حسیں ہے

جہاں اس جذبۂ بے اختیار کی نمود ہوئی خاک کا پتلا انسان ہوا پر اڑنے لگتا ہے۔ اُسے اپنے سامنے سب ہیچ نظر آتا ہے دنیائے رنگ و بو جہاں کیف و کم کی دلادینیاں اوس کا مشغلہ ہوتی ہیں پہاڑوں کو اُلٹ دینا متموج و پرشور سمندروں کے رخ پھیر دینا اُسکے نزدیک

کوئی بات نہیں ہوتی ۔ حد ہے کہ عناصر کی چار دیواری جس میں وہ بظاہر مقید ہوتا ہے اپنے زعم میں
اس تعمیر کی شکست و ریخت بھی اسکے اختیار میں ہوتی ہے۔ یہ سب کیا ہے محض فریب قوت شباب
آخر میں اس طلسم خیال کی شکست کا وقت آتا ہے اور انسان اپنی ماہیت پر غور کرتا ہے تو احوال
موجودہ کا تقاضا اُسے نادم و شرمسار کر دیتا ہے ۔ بڑے ظرف والوں کا کام ہے کہ اس خسر انگیز وقت
میں اپنا دامن ایسی آلودگیوں سے صاف بچالیں ۔ قانون بیشک عام ہے اور بالعموم ودیعت
ہوتا ہے فقط اُسکے مصرف و عمل میں نوعیت بدل کے کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے فقط مراتب ۔ انسانیت
جبر نفس ۔ ایسے عطایا اگر بد راہیوں کے مقابلہ میں مدافعت کے طور پر مستعمل ہوں تو انسان صفات
ظاہری میں کروبیوں سے بڑھ جائے ۔ ورنہ :-

شورش نفس ۔ کی تلبیس اوج فلک عزت سے قعر ذلت میں دھکیل دیتی ہے ۔ زبان سے
کہدینا اور بات ہے عمل کرنا بڑی ہمت کا کام ہے ۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند
جوانانِ سعادت مند پند پیر دانا را

درحقیقت وہ شخص بڑا سعادتمند ہے جو شورش نفس کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہنے میں
کد و کاوش سے کام لیتا ہے نفس پر جبر طبیعت پر قابو ۔ جذبہ بے اختیار پر قبضہ کر لینا کیا ہر کس
و ناکس سے ممکن ہے بلکہ دراصل سہ

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہنگامۂ کیف و کم :- معلوم ہونا چاہیئے کہ مباشرت کئی وجوہ سے ضروری ہے اور اگر قطعاً اعراض کیا
جائے تو علاوہ جسمانی نقائص کے افزائش نسل انسانی کے اہم فرض سے چشم پوشی کا ارتکاب ہوتا
ہے ۔ کیونکہ تخلیق انسانی سے اگر منشائے فطرت ہے تو تمدن و معاشرت میں اسکی بڑی ضرورت
ہے ۔ لہذا پہلے ہم آلہ تناسل کی کیفیات کا مختصر ذکر کرینگے پھر عورت کے مقام مخصوص کی تشریح
لکھیں گے ۔ اسکے بعد مباشرت کے مختلف پہلوؤں پر دلفریب اور ذہن نشین عنوانوں سے
بحث کرینگے ۔

عضو تناسل :- کھوکھلی ہڈیوں اور رگوں سے مرکب کو کہتے ہیں ان عروق کا پیڑو کی
ہڈی سے تعلق ہوتا ہے جن میں حسب ضرورت ریاح اور بخارات داخل ہوتے رہتے ہیں ۔

ذکر کی جڑ میں ایک غدہ سا ہوتا ہے جو خصیتین میں مادہ تولید پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اسی کے توسط سے عقد اور خفی سوراخ ذکر میں مادہ تولید آتا رہتا ہے۔ پیشاب کی حدت اور شوریت کو بھی مادہ دفع کرتا رہتا ہے۔ یہ روغن قدرت نے اسلئے تخزانہ کیا ہے کہ عضو مخصوص مضبوط و تروتازہ رہے۔ اس دُہنیت کے سبب سے ذکر کو سوزش اور تیز حرارت سے اذیت نہ پہونچے۔

جو لوگ جماع بکثرت کرتے ہیں مادہ تولید و مادہ منویہ دونوں میں کمی ہوجاتی ہے کیونکہ تولید سے زیادہ صرف ہوجاتے ہیں ایسے لوگوں کے پیشاب میں حدت و سوزش پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ اعتدال سے کام لے اسراف بیجا خسارہ کے علاوہ مصائب میں بھی مبتلا کردیتا ہے مباشرت کے فطری قواعد پر جہاں ہم بحث کرینگے وہاں بتادینگے کہ اسکے لئے کیا اصول مدنظر رکھے جائیں ورنہ نقصان پہونچے گا۔ ساتھ ہی اسکے یہ بھی بتائیں گے کہ اگر ناعاقبت اندیشی سے بعض خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں تو اُن کا ازالہ کیا ہونا چاہیئے پھر آئندہ سے احتیاط کی جائے صحت جسمانی اور بقائے قوت و اصلاح کے لحاظ سے احلیل کے دو فوائد ہیں۔

(۱) جگر۔ گردوں اور رگوں سے اُن فضول اور زہریلے مادوں کو خارج کرتا رہتا ہے جو غذا اور عناصر سے خود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ پیشاب کی شوریت اور حدت اسکی شاہد ہے کہ پانی اپنی اصلی صورت ہی نہیں تمام باتوں میں بدل کے محض دوسرے مادوں کو اشتراک سے کچھ کا کچھ ہوتا ہے۔

(۲) بقاء نسل انسانی کے لئے رحم میں مادہ تولید کو مناسب طور پر پہونچا دیتا ہے جو کسی دوسرے ذریعہ سے محال ہے خصیتین کا تعلق قلب وجگر و دماغ سے ہے خون پکنے اور صاف ہونے کے بعد دل سے جگر و دماغ کی طرف جاتا ہے تاکہ یہاں سے عروق و شرائین کے ذریعہ جسم میں تقسیم ہوکے نشوونما کا باعث بنے۔

قوت حیوانیہ:۔ وہ قوت ہے جس سے حس و حرکت حاصل ہوتی ہے اور باعث حیات ہے اس کا مقام قدرت نے قلب رکھا ہے۔

قوت حسیہ:۔ یعنی حواس خمسہ کا مخزن جس سے احساس و ادراک ہوتا ہے اسکی جگہ دماغ ہے۔

تولید مادہ منویہ۔ خون حسب حصہ خصیتین کی طرف آتا ہے تو یہاں وہ دوبارہ پکتا ہے۔ جتنا خون خصیتین کی غذا ہے بنتا ہے وہ تو اُن میں جذب ہو جاتا ہے۔ باقی دو آتشہ خون رگوں کے ذریعہ سے منی کی تھیلیوں میں منتقل ہو جاتا ہے اور یہ انتقال مکانی اُس خون کی رنگت کو سفیدی سے بدل دیتا ہے۔

اقسام منی۔ اگر گاڑھی۔ لیسدار ہو تو رحم اُسے چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے۔ حمل کے کامل ہونے تک رحم نطفہ سے لپٹا رہتا ہے اس قسم میں بچہ پیدا کرنے کی کافی صلاحیت ہوتی ہے اور یہی اصلی قسم ہے۔ برخلاف اسکے رقیق غیر لذیج اور رکمزور منی میں نطفہ بننے کی قابلیت نہیں ہوتی بلکہ وہ تحلیل ہو کے گھل جاتی ہے۔ مرد سے عورت کی منی نسبتاً نرم اور رقیق اور تر ہوتی ہے لیکن دونوں مل کے معتدل قوام بن جاتی ہے۔

جذبات کی بیداری:۔ مادۂ منویہ جس وقت تھیلی میں زیادہ ہو جاتا ہے اپنی طبعی حرارت کے سبب سے سوزش پیدا کرتا ہے جس سے شہوت والتذاذ میں تحریک و ترغیب رونما ہوتی ہے۔

اس ترغیب و تحریص سے بذریعۂ عروق دل و جگر کی طرف سے بکثرت خون کھینچتی ہے اور رادار تناسل میں جمع ہوتا ہے۔ آلہ تناسل کی رگیں پُر ہو کے سقوط و انتشار ذکر و ایستادگی و سختی کا باعث بن جاتی ہیں۔ اور طبیعت خود بخود جماع کی طرف مائل ہوتی ہے۔

تفرق و اتصال۔۔ زائد منی طبیعت کے واسطے ایک بار ثابت ہوتی ہے اس لئے طبیعت کا فطری تقاضا ہوتا ہے کہ اُس بوجھ کو دور کرے۔ ایسی حالت میں انسان جماع کا فطری طور پر خواہشمند ہوتا ہے۔ جماع کی حرکات سے حرارت عزیزی میں اشتعال ہوتا ہے اور جسم کی حرارت کا سبب بن جاتی ہے۔ حرارت بدنی سے رطوبت جسمانی میں اشتعال انگیز ہیجانی کیفیت رونما ہوتی ہے اور وہ بدن کے ہر حصہ سے وہ رطوبت جوہریہ جذب کرتی ہے جس میں اس حصۂ جسم کے قوام بننے کی صلاحیت و قابلیت ہوتی ہے۔ پھر یہ رطوبت جوہریہ دماغ میں جمع ہو کے کانوں کے پیچھے کی رگوں کے ذریعہ سے ریڑھ کی ہڈی میں داخل ہوتی ہے اور وہاں سے ہوتی ہوئی گردوں میں پھر خصیتین میں پہونچ جاتی ہے۔ خصیتین سے قضیب میں آکے اپنے مخصوص

راستہ سے جماع کے وقت خارج ہوجاتی ہے۔ انزال کے ساتھ بخارات بھی تحلیل ہوتے ہیں جو حصول لذت وسرور کا باعث ہوتے ہیں۔

مرد کے آلۂ مباشرت کا ذکر کرنے کے بعد ہم نسوانی اعضاء مخصوص کی مختصر حسب ضرورت تشریح لکھتے ہیں۔ جس کا جاننا ہر عورت اور مرد دونوں کے واسطے بیحد مفید ہے۔

جوف عانہ:۔ پیڑو کا غار۔ اسکی اصلی شکل و وسعت یا اشکال غیر طبعیہ کا جاننا اس واسطے ضروری ہے کہ اسی میں رحم اور اُسکے ملحقات ہوتے ہیں۔ یہ ایک بیڈول جوف ہے جو شکم کے نیچے اور دونوں کولوں کے مابین واقع ہے۔ مردوں اور عورتوں کے جوف عانہ میں فرق کے کئی اسباب ہیں جن کا یہاں ذکر سوائے طوالت کے کوئی فائدہ نہیں دیتی ہمنے اس کا ذکر محض اس لئے کردیا کہ یہ بیرونی اور اندرونی اعضاء تناسل کا مسکن ہوتا ہے۔

حریم حسن کے وہ تمام حصے جو پیڑو سے باہر نظر آتے ہیں اُن سب کو بیرونی اعضاء تناسل کہتے ہیں اور جسکے مجموعہ کو قبل یا فرج ظاہر کہتے ہیں۔

فرج:۔ اصلی معنی لغوی کشادگی۔ اصطلاحی وہ حصہ جو پیڑو سے نیچے اور دونوں رانوں کے درمیان ہے۔ اسکی ساخت میں نو چیزیں شامل ہیں۔

(۱) رکب۔ موئے زہار کی جگہ۔ سب سے اوپر والی جلد جس میں تین قسم کے چھوٹے چھوٹے غدود بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جن میں ایک خاص قسم کی چکنی رطوبت پائی جاتی ہے اور اس مقام کی جلد کو نرم اور چکنی رکھتی ہے۔ دوسرے پسینہ پیدا کرنے والے غدود۔ تیسرے وہ غدود جن میں بالوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ وہ مادہ ان میں موجود رہتا ہے جلد کے نیچے خانہ دار جھلی میں بہت سی چربی بھری رہتی ہے جسکے سبب سے ایک چربی کی گدی بن جاتی ہے۔ یہ جلد اپنے قریب والے بیرونی اعضاء کو صدمات سے محفوظ رکھتی ہے اور چربی کے سبب سے اندرونی اعضاء کو سردی کی مضرت سے بچاتی ہے۔

(۲) شفران کبیر۔ فرج کے بڑے کنارے۔ یہ جلد کی دو چنٹیں اوپر سامنے موٹی اور نیچے پیچھے پتلی ہوتی ہیں ان بڑے لبوں کا بیرونی سطح معمولی جلد سے پوشیدہ ہے۔ دونوں سطحوں پر بہت سے غدود دھنیہ موجود ہوتے ہیں ان کی دبازت میں

چربی۔ جالہ دار جھلی۔ شریانوں۔ وریدوں۔ اور اعصاب کے علاوہ کیسقدر عضلاتی ریشے بھی ہوتے ہیں۔ یعنی فرج کے چھوٹے لب۔ غنی کے سطحوں پر لعابدار جھلی کا استر ہوتا ہے اور دونوں استروں کے درمیان میں ایک خاص قسم کی چکنی رطوبت پیدا کرنیوالا غدود ہوتے ہیں۔ ان میں سے خاص قسم کی بودار چکنی رطوبت نکلتی رہتی ہے جو سطح کو نرم اور دونوں کو چپکنے سے مانع رہتی ہے۔

(۴) **بظر**:۔ اس کی ساخت میں قضیب کی طرح ایک پھولنے والا جسم جسکو جسم اجوف کہتے ہیں اور اسکی چوٹی یعنی حشفہ اور حشفہ کا غلاف قلفہ موجود ہوتا ہے یہ کیسقدر ابھار کے ساتھ فرج کے چھوٹے لبوں کی بالائی دونوں شاخوں کے درمیان میں اُن سے چھپا رہتا ہے اور بڑے لبوں کے ملاپ سے تقریباً نصف انچ پیچھے واقع ہوتا ہے۔ یہ عضو بڑا حساس اور عورتوں کی لذت شہوانی کا مرکز ہوتا ہے۔ مردوں کے قضیب کا قائم مقام۔ جماع کے وقت اس میں بھی مثل قضیب کے خیزش ہوتی ہے لیکن اس میں پیشاب کا سوراخ نہیں ہوتا عورتوں کا ختنہ بظر ہی میں ہوتا ہے۔

(۵) **دہلیز الفرج**:۔ یہ ایک سہ گوشہ چکنی سطح قریب ایک انچہ کے وسیع ہوتی ہے بالائی نوک پر بظر اور دونوں جانب بصلتی الدہلیز اور فرج کے چھوٹے لبوں کا بالائی حصہ ہوتا ہے اسکے پیچھے اندام نہانی کا سوراخ ہوتا ہے۔ بجائے جلد کے لعابدار جھلی کا استر ہوتا ہے نیز لعابی رطوبت پیدا کرنے والے متعدد غدود ہوتے ہیں۔

(۶) **بصلتی الدہلیز**:۔ جونک کی شکل کے دو غدودی جسم ہوتے ہیں۔ بظر کی جڑ کے دونوں طرف سے شروع ہو کے اندام نہانی کے سوراخ تک جاتے ہیں یہ ایک انچہ لانبے ہوتے ہیں اور خواہش نفسانی کے وقت پھول جاتے ہیں۔ وریدی جال۔ شریانیں اور اعصاب بھی شامل ہیں۔

(۷) **نقبۃ البول**:۔ دہانہ مجرائے بول جو ہر وقت بند رہتا ہے اور صرف پیشاب کے وقت کھلتا ہے

(۸) **فتحۃ المہبل** سوراخ اندام نہانی۔ یہ سوراخ پیشاب کے سوراخ سے تہائی انچہ پیچھے اور چھوٹے لبوں کے درمیان میں ہوتا ہے باکرہ عورتوں میں گول۔ تنگ اور پردۂ بکارت سے بالکل یا کیسقدر۔ بند رہتا ہے۔

(۹) **غشاء البکارت** - یہ پردہ لعابدار جھلی کی پتلی چنت اکثر ہلالی شکل کی ہوتی ہے۔ چونکہ اس جھلی کی ساخت میں خونی رگیں اور پٹھوں کی باریک شاخیں بکثرت ہوتی ہیں اسلئے ازالہ بکارت کے وقت خون جاری ہوتا ہے۔

مواصلت کے فطری اصول

تاجدار حسن کا میلان جس وقت تک پیکر حسن وجمال میں خود بخود اُمنگ اور لہر نہ پیدا ہو جرعہ جوشی وصل سے احتراز کرے ورنہ کوئی حظ نہ حاصل ہوگا۔ محبوب مطلوب کی ترغیب وتحریص کے لئے ذیل کی تدبیریں اکثر اوقات کارآمد ثابت ہوئی ہیں حقیقی مسرت اور کامل لذت اوسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے جبکہ صنف نازک میں اُس جذبہ کی تحریک پیدا کر دی جائے۔ سانس و مزاج وغیرہ سے پیکر رعنائی کے ولولے برانگیختہ ہوتے ہیں اگر اس کوشش میں کامیاب نہ ہو تو پرستاری حسن کو ملتوی رکھیے ورنہ بجائے مسرت وحظ معشوق خوشحال نفرت کرنے لگیگا۔ ولولوں کو اُبھارنے کے لئے مخصوص اوقات ہوتے ہیں کیونکہ اون وقتوں میں برانگیختگی قبول کرنیکی کافی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

جذبہ فطری کی ترغیب حسین وخوبرو مردوں کے تذکرے۔ عاشقانہ واقعات۔ عطر لگاتے وقت۔ لباس تبدیل کرتے ہوئے۔ برسات کے موسم میں کوئل اور پپیے کی صدائے مستانہ سن کے۔ برہنہ تصاویر دیکھ کے۔ خود بخود تحریک جذبہ شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کی علامتیں ماہرین فن سے یہ بتائی ہیں کہ پیکر رعنائی بار بار جمائیاں لیگی۔ دونوں ہاتھ سر پر پھیرنگی۔ انگلیاں چٹخائے گی۔ اگر کوئی ہجولی عورت دوسری موجود ہوگی تو جوش میں آکے اُسے بار بار آغوش میں لے لیگی۔ چشم وابرو سے سرمستی کا اظہار ہوگا بعض ماہرین نے ایسے مقامات بھی دریافت کئے ہیں جن کے چھوتے مساحت ومساحقت سے جذبۂ نسوانی بیدار ہو جاتا ہے اور رغبۂ شورش کے سبب سے مرد پر تقدیم کرتی ہے۔ ہندی مہینوں کے حساب سے دو حصوں میں انحصار مقررہ کی تقسیم کی گئی ہے۔ اندھیرا پاکھ اور اوجالا پاکھ

بائیں طرف کے اعضاء میں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع ہو کے باقی اعضاء میں اُس کا میلان ہوتا ہے۔ شروع چاند سے بالترتیب اوپر کی طرف بڑھنا چاہیئے۔ تلوا۔ پنڈلی۔ گھٹنا۔ جانگھ۔ کمر۔ حریم حسن۔ ناف۔ ابھار چھاتی۔ گردن۔ لب۔ رخسار۔ کان کی لو اور پیشانی تک۔ اسی طرح اوجالے پاکھ میں داہنے جانب کے اعضاء میں ترتیب مذکورہ بالا کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

فطرت کا زریں اصول

فراخ و کشادہ پلنگ یا زمین پر نرم بستر آرام دہ مقام اسکے واسطے موزوں ہے۔ بے ضرر عام قاعدہ یہ ہے کہ پیکر حسن کے دونوں پائے نگارین اپنے پہلوؤں پر رکھے اور اپنے دست شوق کمر کے پیچھے سے محبوب کی بغل تک پہونچا کے ملاطفت کے ساتھ اسکے شانوں کے سہارے اپنی طرف کھینچے۔ پیکر جمال کا زیریں حصہ حسب مرضی بلند کرے اور سرا دبیز تکیہ پر رکھے تاکہ جوہر حیات اپنے اصلی مقام تک پہونچ سکے۔ اس طرح لذت بھی حاصل ہوگی اور کسی قسم کی مضرت بھی نہیں ہے۔

بعض لوگ بوجہ عدم قدرت یا لذت سے متاثر ہو کے پیکر حسن کو اپنے اوپر لیتے ہیں اس طرح پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں تکلیف پہونچ جاتی ہے۔ بیٹھ کے ریاض وصل کی سیر میں یہ نقص ہے کہ بار پڑنے کی وجہ سے دونوں کی ناف ٹل جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے اور آلہ مخصوص میں بھی آ جاتی ہے۔ کسی پہلو پر مواصلت کے انجام میں جوہر حیات کا خروج جس پہلو پر ہوتا ہو اولاد کو قوت پہونچتی ہے باقی اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اکثر اسقاط حمل بھی واقع ہو جاتا ہے۔ غرضکہ بہترین صورت وہی ہے جو ابتداء میں بیان کی گئی۔

کن اوقات میں مواصلت ممنوع ہے

شکم سیری۔ خلو معدہ۔ رنج و غصہ۔ اختلاج قلب۔ بد ہضمی۔ تپ شدید محنت شاقہ۔ بد خوابی۔ اضمحلال سفر میں۔ ترشی اور مچھلی کھانے کے بعد۔ نشہ و سر درد دیوانگی میں۔ فوراً بیدار ہونے کے بعد۔ بغیر رضامندی طرفین۔ روشنی۔ آندھی اور میدان

ہیں۔ گلگوں پیرہنی کے وقت۔ ایک مرتبہ ریاض حسن کی گلچینی کے بعد جب تک قوت اصلی عود نہ کر آئے۔ آفتاب کے سامنے۔ شجر ثمر دار کے نیچے۔ طلوع و غروب کے وقت۔ اس شب میں جس کی صبح کو سفر درپیش ہو۔ تحت الشعاع کے اوقات میں۔ چاند گہن اور سورج گہن روز و شب میں۔ خرابی موسم کے زمانہ میں اکثر مواصلت سے عوارض کا اندیشہ رہتا ہے حریم حسن کی گلگوں پیرہنی کے زمانہ میں پیکر رعنائی کو شقاق الرحم کا اندیشہ رہتا ہے اور خون بکثرت خارج ہونے کا احتمال کلی ہوتا ہے۔ حریم حسن کی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد سفید رنگ کی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ مرد کو یا تو سوزاک کی شکایت ہو جاتی ہے بسا اوقات خون طمث کی شوریت لعابچے سرایت کرنے پر عمر بھر کے لئے سستی اور نامردی کے مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ ایام حمل میں مواصلت سے بعض اوقات جنین مردہ یا زندہ بصورت اسقاط خارج ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ اگر اولاد نرینہ ہوتی ہے تو بعد ولادت سن رشد کو پہونچتے پر ناکارہ محض ہو جاتی ہے یا لواطت سے شغف ہو جاتا ہے اگر لڑکی ہوگی تو بیحیا۔ بے شرم اور فاحشہ ہو جاتی ہے

حمل کی وجہ سے چونکہ مرد عورت پر زیادہ بوجھ ڈالنے سے احتراز کرتا ہے۔ اسلئے فالج اور لقوہ میں گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ شکم سیری کی حالت میں مواصلت کے سبب سے قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے۔ دن میں بعض اوقات حریم حسن کو دیکھ کے نفرت ہو جاتی ہے اور بیحیائی بڑھ جاتی ہے۔ سخت سردی میں مواصلت کرنے سے سردی کی برداشت نہ ہونے پر اکثر سرسام اور ذات الجنب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گرمی میں نکسیر پھوٹتی ہے۔ نزلہ رجوع ہوتا ہے اور کھانسی کی شدت ہو جاتی ہے۔

مواصلت کے متعلق مخصوص ہدایتیں

حریم حسن کی گلگوں پیرہنی کے ایام میں مواصلت سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ انواع مصائب میں پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ غسل سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔ رنج وغم اور تفکرات سے بچنے کی سعی کرنی چاہیئے تاکہ صحت پر کوئی مضر اثر نہ پڑے۔ مشقت دہی زیادہ ایسے وقت نہ کرنا چاہیئے۔ بعض ناعاقبت اندیش۔ ایام حمل۔ ایام رضاعت

اور گلگوں قبائی کے وقت اس کا خیال نہیں کرتے وہ خود بھی مختلف آفات میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کی اولاد کمزور و مریض پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر بچے ام الصبیان وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں اور یہ مہلک مرض معصوموں کی جان لے لیتا ہے۔ بعض مصلح قوم ہوشیار اطبا کا قول ہے کہ لڑکی کی شادی بیس سال کی عمر میں اور لڑکے کی شادی پچیس برس کے سن میں ہونی چاہیئے ورنہ نسلیں کمزور ہوتی چلی جائینگی۔ زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے اور مطالعۂ فطرت کے بعد یہ رائے قائم کرنی پڑتی ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی بلوغ کے بعد ہی انکی شادی کر دینی چاہیئے۔ قوموں کی اخلاقی حالت بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ زنان بازاری۔ خانگی اور فاحشہ عورات شرعی حدود جاری نہ ہونے کے سبب سے روز افزوں ہو رہی ہیں۔ جذبات کی برانگیختگی اور ولولہ خیزی کے اسباب بھی ملک میں بہت پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ تھیٹر۔ بائسکوپ۔ رقص و سماع کی صحبتیں اس کثرت سے اپنی طرف مخلوق کو متوجہ کر رہی ہیں کہ شباب کی ارتقائی منزل میں آتے ہی مرد کے لیے ہر طرف دام فریب بچھا ہوتا ہے۔ ہر قدم پر اون کی لغزش کا امکان ہے۔ شباب کی شورش میں انجام پر نظر نہیں کرتے اور اپنے ہاتھوں اپنی زندگی تباہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح طبقہ نسوان میں بالغ ہونے کے بعد اگر کچھ زمانہ انتظار کا گذرنے لگا اور شادی نہ ہوئی تو پوشیدہ کارروائیاں شروع ہو جاتی ہیں اور بزرگوں کی آبرو خاک میں ملا دیتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ زنان بازاری سے تعلقات قائم ہونے میں جسقدر رسوداوی امراض کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر بالغ ہونے پر شریک زندگی کا انتظام ہو جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ جو لوگ معاشرت کے اس فلسفہ کو سمجھتے ہیں وہ اپنی اولاد کی عمر ضائع نہیں کرتے اور طرح طرح کی مضرتوں سے بچ کے اپنی عزت کے لئے حفظ ماتقدم کر لیتے ہیں۔

بفرض محال کمسنی کی شادیوں میں بعض صنفی کمزوریوں یا اسباب و علل کے سبب سے اگر کسی قسم کے نقصان کا احتمال بھی ہوتا ہے تو وہ زیادہ عمر تک شادی نہ کرنے کے نقصان سے نسبتاً بہت کم ہوتا ہے۔ فطرت کا سلجھا ہوا اصول ہمارے سامنے شواہد اور نظیریں پیش کرتا ہے کہ اگر جانور بلوغ کو پہونچتا ہے تو اوسے اپنی مادہ کی جستجو ہوتی ہے اور مادہ کا رجحان بھی نر کی طرف قدرتاً ہو جاتا ہے۔ اسی طرح

انسان بھی اپنی شریک حیات کی تلاش میں مصروف ہوتا ہے اور صنف نازک اپنے رفیق حیات کی متمنی ہو جاتی ہے۔

اس مسئلہ میں اطبا، کی مجموعی طور پر رائے ہے کہ رہبانیت میں حرارت عزیزی کے بڑھنے پر جوہر حیات کا اتلاف شروع ہو جاتا ہے۔ انسان ہو یا حیوان مثلاً اگر شیر کی زیادتی ہوتی ہے تو اسکو کسی نہ کسی طرح خارج کرنا ضروری ہے دودھ نہ دوہا جائے اور غفلت برتی جائے تو یہی ظرف لبریز ہوکے چھلک جاتا ہے جب وہ خارج ہو جاتا ہے تو پھر دودھ کی تولید شروع ہوتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ جوہر حیات کو اخراج سے بچانے میں حد سے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ وہ قانون فطرت کی خلاف ورزی کا خمیازہ بھگتنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مثانہ اور آلہ جوہر زندگی اوسے خارج کرنے کی سعی میں مصروف ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ طریقہ چونکہ نہایت سست ہوتا ہے اور جوش شباب میں ہیجانی کیفیت لہذا جوہر حیات بنانے والی گلٹیاں اپنا فعل کم کر دیتی ہیں یا حرارت عزیزی کی زیادتی سے مثانہ میں التہاب اور حرارت بڑھ جاتی ہو انجام کار سیلان کا ابتلاء ریگ آنے یا ذیابیطس کی صورت میں منتقل ہو جاتا ہے اسی طرح زندگی میں مہلک گھن لگ جاتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ مادہ جوہر حیات ایک قیمتی اور قابل قدر شے ہے جس سے انسانی جسم کی نشوونما ہوتی ہے۔ اگر اس کی تولید بند ہو جائے تو جسمانی قوت میں کمزوری کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ سستی وکاہلی ترقی پذیر ہوتی ہے۔ جس طرح اعضاء یا قویٰ کا اگر مصرف جاری رہے تو بتدریج اوس قوت میں زیادتی یا عضو میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اوسی طرح جو شے جس کام کے لئے مخصوص کی گئی ہے اگر استعمال میں نہ لائی جائے تو وہ بیکار ہو جاتی ہے۔ آلہ جوہر زندگی کی ساخت میں تغیر ہو جاتا ہے عام طور پر دیکھا گیا ہے جو مجرد لوگ جریان وریگ میں مبتلا ہو جاتے ہیں انکا ہر چند علاج کیا جاتا ہے لیکن اس سے نجات ملنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ جو ظرف لبریز ہو جاتا ہے وہ ضرور چھلکنے پر مائل ہوتا ہے۔ اور یہ چھلکنا مختلف صورتوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ وہ اطبا بڑی غلطی کرتے ہیں جو جوہر حیات کو روکنے کی جد وجہد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یہ مان لیا کہ انہوں نے

سیال، مادہ کو یا بسات یعنی خشک دواؤں سے مخلوط کر لیا لیکن اوسکی مقدار یا جسامت میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ اس قسم کی ادویہ سے مادہ کی تولید زیادہ ہو جاتی ہے۔ یا زیادہ سرد دواؤں کا استعمال کیا گیا تو اعصاب میں برودت کا اثر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ بجائے مردمی قائم رہنے کے ناکارہ محض کر دیتی ہے۔

ہماری اس تمام تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ سن رشد پر پہونچنے کے بعد شادی کرنی عین حکمت ہے۔ یہ قوی الاثر مادہ جسم میں رہ جاتا ہے تو جس عنصر کی زیادتی ہوتی ہے اوسی قسم کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں سوداوی مادہ زیادہ ہو تو برص و جذام پیدا ہو جاتا ہے اور اگر سیلان کی شکایت ہوگئی تو اور قسم کی کمزوریاں لاحق ہونگی ہم ذیل کی بحث اسلئے نہیں کرتے کہ رہبانیت۔ ہرنچاریہ۔ یا تجرد کی زندگی پر کسی مذہبی نقطہ نظر سے اعتراض کرنا چاہتے ہیں بلکہ طبی اصول سے جو ہر حیات کا جس مختلف شکایات و عوارض کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اکثریت اسی میں دیکھی گئی ہے کہ تجرد کی زندگی گذارنے والے ضرور کسی عارضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر بادی النظر میں اون کا تجرد قائم ہے تو باطن میں وہ اس جذبہ بے اختیار سے ناجائز طریقوں کے عامل ہو جاتے ہیں اوس طرح بھی نقصان کی متعدد صورتیں ظہور میں آتی ہیں۔

قانون قدرت یہ ہے کہ کوئی شخص دنیادار ہو کے بغیر مواصلت و مباشرت پوری زندگی نہیں گذار سکتا۔ تقاضائے فطرت کی خلاف ورزی صرف انتقام ہی نہیں بن جاتی ہے وہ قدرت کے نظام میں اختلال کا سبب بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ توسیع و تولید نسل انسانی کا اہم فرض اون سے ترک ہوتا ہے۔ تمدن و معاشرت کے اصولوں کی صریحی تذلیل و توہین اون سے واقع ہوتی ہے۔ یہ حیات انسانی کا جزو لاینفک ہے اکثر بقول شاعر ؎

واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند ایں کار دیگر می کنند

وہ لوگ جو مذہب کی آڑ میں ناجائز جرائم کے ارتکاب کرتے ہیں اور کھلم کھلا قانون قدرت کی مخالفت اون سے اون کی ہستیاں اپنا رجنس کے لئے نہایت خطرناک میں بجائے کسی ہمدردی اور قومی ایثار کے ہمیشہ اون سے نقصانات پہونچتے رہتے

ہیں معاشرت و تمدن کے اصولوں سے بیگانگی کی حالت میں اتحاد والفت کی تو قع رکھنا فعل عبث ہے ۔ اُن سے افعال شنیعہ و جرائم قبیحہ کا سرزد ہونا بعید از قیاس نہیں ۔ مفسد مادہ جسقدر روکا جائیگا اسی قدر اوس سے مضرت مترشح ہوگی ۔ زمین کے بخارات کثرت سے پیدا ہوکے اگر زیادہ مدت تک خارج نہیں ہوتے تو اون سے زلزلے اور کوہ آتش فشانوں کی صورت میں ہیبتناک نقصانات دنیا کو اوٹھانے پڑتے ہیں ۔ رہبانیت کی حالت میں انسان کو اپنی خورونوش کی بھی فکر نہیں ہوتی وہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کیا کرسکتے ہیں اور چونکہ شب و روز میں زیادہ وقت بیکاری کا ملتا ہے اسلئے تخیل کی توسیع کرنے اور شیطانی ذرائع بہم پہونچانے کے بہت مواقع ملتے ہیں ۔ تحقیقات قدیم و جدید کے اعتبار سے اسلام میں رہبانیت کا امتناع مفید مان لیا گیا ہے ۔

احتراق خون کی تدبیر

بلوغ کے بعد تجرد کا زیادہ زمانہ گذر جاتا ہے تو بعض اوقات انسان احتراق الدم میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں مصفیات کا استعمال مفید پڑتا ہے ۔ عرق مصفی خون یہ عرق ہر قسم کے دموی امراض کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے ۔ مثلاً آتشک ۔ سوزاک سرخ بادہ ۔ نار فارسی ۔ خارش خشک ۔ پرجیب ۔ جھائیں ۔ برص ۔ بھق وغیرہ ۔ عشبہ مغربی ۔ چوب چینی ۔ برادہ آبنوس ۔ برادہ شیشم ۔ برادہ صندل ہر ایک بیس تولہ گل اسطوخودوس ۔ گل منڈی ۔ ہلیلہ سیاہ ۔ برگ حنا ۔ برگ شاہترہ بیخ مکوہ کوڑی ۔ ہر ایک پانچ تولہ ۔ چرائتہ ۔ تخم ناگیسر ۔ ریش درخت پیپل ۔ بیخ تلسی ۔ ہر ایک دس تولہ ۔ گندھک آملہ پانچ تولہ ۔ شہد تین پاؤ ۔

ترکیب :۔ اول گندھک آملہ سار کو شہد میں تین چار گھنٹے تک حل کریں پھر اُس میں عرق نیلوفر چار سیر ڈال کے گھولیں تمام دواؤں کو جوکوب کرکے ایک بڑے برتن میں رکھیں اور وہ شہد و عرق بھی اوس میں ڈالدیں اوپر سے کل دواؤں کی نسبت تین گنا پانی ڈالدیں رات بھر رکھے دوسرے دن بانس کی نے لگاکے نرم آگ پر عرق کشید کرلیں ۔ جب عرق ادویہ کے ہمونزن نکل آئے تو اوسے دو آتشہ کریں

تین چار روز تک شیشے کے ظرف میں محفوظ رکھیں تاکہ اوسکی عارضی حرارت دفع ہو جائے
ترکیب استعمال:۔ علی الصباح تین تولہ عرق پی لیں اگر جسمانی طاقت میں کمی ہو تو
ایک تولہ سے شروع کر کے دو ماشہ روزانہ اضافہ کرتے ہیں اور تین تولہ پر پہونچ کے وہی مقدار
خوراک معین کر لیں۔
پرھیز:۔ منشی اشیاء سخت ممنوع ہیں۔ مباشرت۔ احتراق خون۔ زیادتی میں وحرارت
نیز دیگر وجوہ سے چہرہ پر جو بدنما داغ۔ جھائیاں۔ مہاسوں کے نشان چیچک کے نشانات
ہو جاتے ہیں اون کا نہایت عمدہ طلاء رہے۔ حسب تدبیر ذیل اگر استعمال کیا جائے تو چند ہی
روز میں تمام عیوب و نقائص دور ہو جاتے ہیں:۔

جھریاں اور نشانات رخ دور کرنیکا طلا

تخم ترب۔ تخم خربزہ۔ زراوند طویل۔ جو۔ باقلا۔ مٹر۔ نشاستہ گندم سب چیزیں
ہموزن لیکے علیحدہ علیحدہ باریک پیس لیں اور سب کو ملالیں شہد موافق ضرورت میں مخلوط
کر کے رکھ چھوڑیں۔ چہرہ پر ملیں اور دو گھنٹے کے بعد نیم گرم پانی میں لیمو نچوڑ کے چہرہ دھولیں
ایک ہفتے کے عمل میں جھریاں بالکل دفع ہو جائیں گی۔

چہرہ کی بدنمائیاں دور کر کے رعنائی پیدا کرنیوالا نسخہ

رنگت گوری ہو جاتی ہے۔ سرخ و سفید چہرہ نکل آتا ہے۔ چیچک اور دانوں کے نشان مٹ
جاتے ہیں۔ کیل۔ مہاسہ۔ جھائیں۔ چھیپ وغیرہ کا ازالہ ہو جاتا ہے صرف ایک ہفتہ کے استعمال
سے نمایاں رعنائی پیدا ہو جاتی ہے:۔
نسخہ:۔ کیلہ۔ نخود۔ تخم باقلا سرخ نے ایک ایک تولہ۔ جنگلی پیاز خشک سائیدہ۔ مغز پستہ
مغز بیدانہ۔ بھنی ہوئی پیاز ہر ایک دو تولہ۔ سفیدہ قلعی۔ بیخ انار دشتی۔ گل سرخ ہر ایک ایکتولہ
آٹھ ماشہ۔ بیخ انجیر جنگلی۔ ریشات سفید ہر ایک دو تولہ دس ماشہ۔ زعفران مومیائی دس
دس ماشہ۔ رائی۔ مو منرج۔ مصطگی۔ سورنجان۔ شیر درخت انجیر ہر ایک دو تولہ پانچ ماشہ

آب سوسن۔ کنورم آٹھ تولہ۔ شیرۂ انار چار تولہ سفیدی بیضہ مرغ سیاہ چھ تولہ پانچ ماشہ۔
روغن بادام تلخ چار تولہ سب دواؤں کو جو کوٹنے کے قابل ہیں کوٹ چھان کے
روغن و سفیدی مرغ میں ملائیں اور رکھ چھوڑیں رات کو سوتے وقت چہرہ پر ضماد کرکے
صبح کو آب نیم گرم میں سجی حل کر کے دھوئیں اور پانی کو جوش دیکے اوسکی بھاپ منہ پر لیں بعد
چہرہ تولیہ یا رومال سے خشک کرلیں اور آخر میں قدرے روغن بادام تلخ مل لیں۔

ضماد رنگینی رخ

ریوند چینی۔ بورہ ارمنی۔ چھوٹی چڑیوں کی بیٹ۔ آردعل۔ حسن یوسف۔ بیزال
سرخ۔ مغز پنبہ دانہ۔ پرانی ہڈی سوختہ۔ ہموزن سب کو باریک پیس کے کپڑ سے چھان
لیں اور سفوف کو پانی میں حل کر کے چہرہ پر لگائیں صبح کو منہ معمولاً دھو ڈالیں۔

سرخ و سفید رنگت پیدا کرنیوالا ضماد

زعفران۔ مجیٹھ۔ کندر۔ مصطگی۔ اشنان۔ چنبیہ۔ رائی سفید ہر ایک دو تولہ۔ تخم خرپزہ
سمندر جھاگ۔ تخم خیار۔ آردباقلا۔ بہدانہ۔ مغز بادام۔ سب کو باریک پیس کے بھینس کے
تازہ دودھ میں ملائیں اور چہرہ پر ضماد کریں۔ پانچ چھ گھنٹہ کے بعد دھو ڈالیں۔ سرخی اور
خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ تمام نقص کا فور ہو جاتا ہے۔

جلد میں ملائمت اور چمک پیدا کرنیوالا ضماد

تخم ترب۔ تخم کدوے شیریں۔ تخم شلغم۔ نرکچور۔ چاکسو۔ قسط شیریں۔ حب
البان۔ حسن یوسف ہر ایک چار ماشہ۔ مرواریدنا سفتہ دو ماشہ۔ سفیدۂ کاشغری۔ زراوند
مدحرج۔ بیخ سوسن۔ چنبیہ۔ مجیٹھ۔ مصطگی رومی۔ زعفران کشمیری۔ آردباقلا۔ آرد جو۔ آرد
نخود بریاں۔ آرد برنج۔ نمک چکنی۔ تخم خرچیر۔ کف دریا۔ مغز تخم خرپزہ۔ مغز تخم کنول گٹہ۔

مغز بادام شیریں ہر ایک پانچ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کے پانی یا دودھ میں مخلوط کر کے منہ پر لیپ کریں علی الصباح گیہوں کے جوشاندہ سے منہ دھو ڈالیں۔

عسر بول کے دفعیہ کی تدبیریں

عسر بول کی شکایتیں بھی بعض سوداوی امراض یا ریگ وغیرہ آنے کے سبب سے لاحق ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ عسر بول کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم بسبب سنگ و ریگ مثانہ یا گردہ کے پیشاب رک جاتا ہے۔ پہلے قارورہ کا رنگ سرخ یا زرد ہوگا۔ اور ریگ کا رنگ سرخی مائل ہوگا۔ گردہ کی ریگ میں ثقل ہوتا ہے غدود اور قطن میں درد محسوس ہوتا ہے۔ اگر مثانہ میں ہو تو پیشاب کا رنگ سفید اور رقیق ہوگا بیخ عضو میں خارش ہوتی ہے۔ تسکین درد و تلئین مجاری کے لئے ذیل کی تدبیر مفید ہے۔ خارخسک کلاں۔ گل بابونہ۔ تخم خطمی بیخ کرفس۔ تخم شبت۔ تخم کرنب۔ پرسیاوشان۔ تخم قرطم۔ مساوی الوزن لیکے نیم کوب کریں تخم حلبہ۔ برگ اسبغول۔ تخم خرفہ۔ گل بنفشہ کشمیری۔ برگ کنجد۔ بیخ جبازی۔ برگ جبازی بیخ خطمی۔ برگ خطمی بیخ و شاخ خارخسک۔ جو دوائیں مل سکیں اور مناسب معلوم ہوں پانی میں جوش دیکے آبزن کریں اور روغن مفتت حصاۃ کی مالش کریں۔ مثل روغن عقرب۔ روغن حس۔ روغن بابونہ کے اور ادویہ مدرات کا استعمال کرائیں۔ جوشاندہ ابابیل برائے دفع حصاۃ گردہ و مثانہ و عسر بول نہایت مفید ہے۔

جوشاندہ ابابیل :- ابابیل کے پر وغیرہ نوچ کر دار چینی۔ خولنجان۔ کشنیز خشک۔ روغن بادام ملاکے جوش دیں پھر آبزن کریں۔

امراض سوداوی

مردوں کے سوداوی امراض زندگی میں بدمزگی اور بے حظی ہی نہیں پیدا کرتے بلکہ روز بروز طاقت کا انحطاط شروع ہوتا ہے چند ہی روز میں صاحب فراش کر کے منزل اول تک پہونچا دیتے ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں ہوتی نسل میں نقصانات آجاتے ہیں اسلئے اسکے

دفعیہ کی ہر ممکن تدبیر ضروری ہے۔

آتشک:۔ یہ ایک تاریخی بیماری ہے۔ مغرب کے بعض جزائر سے اس کی ابتدا ہوئی اور پھر تمام ملکوں میں پھیل گئی۔ بدکاری اور عیاشی کا تحفہ ہے۔ یہ مرض متعدی بھی ہے۔ اور ساریہ بھی۔ کھانے پینے اوٹھنے بیٹھنے سے بھی کم درجہ کے سوداوی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کا مادہ جسم کے اندرونی اجزاء میں ہوتا ہے اسلئے اس کا علاج بھی تیز اور سریع الاثر ادویہ سے کرنا چاہیئے۔

پرھیز۔ ترشی۔ تیل اور گڑ کی پکی ہوئی چیزوں سے۔ بینگن۔ مسور کی دال اور آلو سے پرہیز چاہیئے۔ سرد ترکاریاں۔ کدو۔ پالک کا ساگ۔ خرفہ کا ساگ۔ ٹینڈے۔ ترئی۔ بھنڈی مونگ اور ارہر کی دال کھانا چاہیئے۔ سبب اس کا مادہ سوداوی ہے۔ محرق کھانا چاہیئے کر بعد نفع کے جسم کی اخلاط سوختہ سے کئی مرتبہ پاک کریں۔ اس بیماری کا علاج اکثر سمیات سے بھی کیا جاتا ہے۔ تبرید نقصان کرتی ہے۔ وجع مفاصل کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور سوء ترکیب علاج سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہے پہلے مسہل دیں بعد اسکے دوا استعمال کریں۔

مسہل دافع مواد و نافع آتشک

پارہ۔ گندھک آملہ سار۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ گیرو چھ رتی۔ مغز جمالگوٹہ سبزی نکال کے تین ماشہ۔ پہلے گندھک اور پارہ کو ملا کے کھرل کریں۔ پھر دوسرے اجزا ڈال کے پانی میں چار گھڑی تک کھرل کرکے گولیاں بنائیں۔ مٹی کے کورے برتن میں رکھ کے اس میں پانی بھر دیں اور اوپر سے ڈھانک کے آگ پر رکھدیں۔ پانی جذب ہو جائے تو نکال لیں تین رتی دوا آدھ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

دیگر:۔ مادہ بلغم اور صفرا کو خوب نکالتا ہے:۔ پارہ۔ گندھک آملہ سار ایک ماشہ سہاگہ۔ شیطرج۔ سیاہ مرچ۔ سونٹھ۔ ہر واحد تین درم۔ مغز جمال گوٹہ سبزی دور کرکے گیارہ درم باسی پانی میں ایک پہر تک کھرل کریں۔ **خوراک**۔ ایک رتی سے دو رتی تک مصری کے شربت کے ساتھ۔

حب مسہل آتشک:۔ جمال گوٹہ مدبر ایک درم آملہ چار درم کوٹ چھان کے آب لیمو

میں سات پہر کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں خوراک ایک گولی سے تین گولی تک موافق مزاج مریض کے۔ اور بعض نسخوں میں لکھا ہے کہ جمال گوٹہ مدبر اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک ایک حصہ آملہ دو حصہ عرق لیموں میں کھرل کر کے ریٹھ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک:۔ ایک گولی دہی کی بالائی یا تیل کے اچار انبہ کے ہمراہ

دیگر:۔ گندھک دھوئی ہوئی۔ پارہ دھویا ہوا۔ سہاگہ۔ زنجبیل۔ سیاہ مرچ۔ جمالگوٹہ مدبر۔ برابر کوٹ چھان کے گائے کے دودھ میں پیس کے ڈیڑھ ڈیڑھ رتی کی گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی گرم پانی کے ساتھ کھا کے جسقدر گرم پانی پئیں اسی قدر اجابت ہو غذا شیر برنج۔ یا دہی خشکہ۔

شربت حنظل:۔ سوداوی مواد کے اسہال کے واسطے اندرائن کا شربت نافع اور آتشک کے واسطے دافع ہے۔ پوست تخم حنظل نیم کوفتہ دو حصہ پانی میں جوش دیں جب تیسرا حصہ رہے چھان کے شکر سفید برابر ملا کے قوام کریں۔ خوراک ۱۲ درم سے بیس درم تک حسب استعداد مریض۔

منضج برائے آتشک:۔ شیرہ برگ شاہترہ دو درم بادیان ڈیڑھ درم گلقند آفتابی دو تولہ کے ساتھ پئیں چوتھے دن حب النیل بریاں ایکتولہ کوٹ چھان کے شکر برابر ملا کے تین روز پھانکیں اسی طرح تین مسہل دیں۔ مسہل کے درمیان میں لعاب ریشہ خطمی پلائیں پھر حقہ میں ذیل کی دوائیں پلائیں۔ شنگرف درم باریک پیس کے ایک دام افیون پلائیں اور لو گولیاں بنالیں تین روز تک ایک گولی صبح ایک گولی دوپہر اور ایک شام کے وقت بطور تنباکو بیری کے کوئلوں سے مٹی کے حقہ میں نرکل کے نیچے سے پئیں جب خوب جل جائے اسکو معہ راکھ وغیرہ اسی حقہ کے اندر ڈالدیں اور تین روز حقہ سے نہ نکالیں اور اسی حقہ میں پیا کریں غذا بھنے چنے یا چنے کی روٹی بغیر نمک کے تین روز تک پھر چوتھے روز ملائم کھچڑی دو ایک دن تک کھائیں بعد اسکے اختیار ہے۔ اگر منہ آجائے تو کچنال کی چھال جوش دیکے کلی کریں۔

روغن برائے آتشک اندراین کی جڑ آدھ پاؤ جو کوب دو سیر پانی میں جوش دیں جب آدھ سیر رہ جائے مل اور چھان کے نصف سیر روغن بید انجیر میں ملا کے نرم آگ پر جوش دیں۔ جب پانی جل کے روغن رہے

شیشہ میں رکھیں اور صبح کو ایکدام گائے کے دودھ میں ملا کے پئیں غذا مونگ کی کھچڑی دو تین روز میں یہ مرض دفع ہوگا۔

سفوف آتشک: رکتیلا کوٹ چھان کے پہلے روز ایک ماشہ دوسرے روز دو ماشہ اسی طرح ہر روز ایک ماشہ زیادہ کرکے سات روز تک پھانکیں بعد اوسکے ترک کریں اس عرصہ میں ایکبار قے اور اسہال ہوگا اور سوائے ترشی کے اور کچھ اس میں پرہیز نہیں ہے

دیگر: تلسی کی پتیاں سبز چار دام توتیائے سبز ایکدام پیس کے بیر کے برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک گولی صبح کو گرم پانی کے ساتھ غذا میں کھچڑی بے گھی کے کھانا چاہیئے۔

بواسیر

بواسیر انسان کے لئے نہایت مہلک آزار ہے اور بادی بواسیر میں کم از کم نوے فیصدی لوگ مبتلا ہیں اسکی مضرتیں اور تکلیفیں زندگی کے لئے گھن ہیں جو بتدریج صحت کو خراب کرتی رہتی ہیں۔ اور جس کسی کو خونی بواسیر کی شکایت ہے اوس کی حالت کا اندازہ خود مریض ہی خوب کر سکتا ہے فائدہ عامہ کے لحاظ سے دونوں قسم کی بواسیروں کے نسخے مجرب درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دینے والا ہے۔

بواسیر خونی کا علاج پوست بیضۂ مرغ۔ چرم فیل۔ شاخ گوزن تینوں کو آگ پر جلائیں اور ہر ایک کی راکھ ایک تولہ تخم بکائن۔ تخم نیب۔ ناگیسر۔ طباشیر کبود۔ کہربا شمعی ہر ایک دو تولہ سب کو باریک پیس کے چار چار ماشہ کی پڑیاں بنائیں اور شب کے وقت رسوت زرد چھ ماشہ پاؤ سیر پانی میں بھگو دیں صبح کو پانی نتھار کے سفوف پھانکیں اور پی لیں۔

بواسیر بادی: پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ سونٹھ ہر ایک دو تولہ فلفل گرد و فلفل دراز فلفل سیاہ و پیپل۔ جواکھار۔ نرکچور۔ ہر ایک ڈیڑھ تولہ مغز تخم نیب۔ ایک تولہ آم کی کوپلیں سبز پانچ تولہ... گوگل چھ تولہ۔ تمام چیزوں کو سفوف کرکے تین سیر پانی میں جوش دیں جب آدھ سیر پانی رہ جائے تو اوتار کے چھان لیں۔ فضلہ

پھینکدیں اور پانی کو ہلکی آگ پر چڑھا دیں جب غلیظ ہو کے لعاب سا بن جائے تو دو
تین روز میں دھوپ میں رکھ کے اسے خشک کرلیں اور دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں
ایک گولی صبح کو اور ایک گولی شام کے وقت عرق پودینہ کے ہمراہ یا عرق بادیان کے
ساتھ کھائیں نہایت مفید اور مجرب ہے۔

سوزاک

سوزاک ہو جانے کے مختلف اسباب ہوتے ہیں اگر اسپر زیادہ بحث کی جائے تو اسی طرح
امراض سوداوی کی تفصیل میں کتاب طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے چونکہ اس مرض کا مزاج
سمجھا ہوا ہے اسلئے رفاہِ خلق کے واسطے تجربات تحریر کئے جاتے ہیں کہ جو جسکے امکان
میں ہو استعمال کر سکے۔ نسخہ:۔ گل ارمنی ۴ تولہ بیخ کاسنی ۲ تولہ باریک پیس کے رات کو
آدھ سیر پانی میں بھگو دیں صبح کو نتھار لیں اور اس میں مصری ایک تولہ سنگ جراحت
سوختہ ۳ ماشہ پھانک کے پی لیں۔ چند روز میں آرام ہوگا۔

دیگر:۔ جفت بلوط۔ تخم تالمکھانہ خارخسک خرد تخم سرد ہلی ہر یک دو تولہ۔
کوکنار دشتی چھ ماشہ کوٹ چھان کے سات سات ماشہ کی پڑیا کی بنالیں اور دو دو گھنٹے
کے بعد ایک پڑیہ شیر گاؤ کی لسی میں پھانک لیا کریں نہایت مجرب ہے۔

دیگر:۔ کشتہ قلعی ۴ ماشہ ایک دن میں تین دفعہ مندرجہ ذیل پانی سے پھانک
لیں۔ کیکر کی سبزی ڈیڑھ تولہ پھٹکری سرخ دو ماشہ پیس کے ایک پاؤ پانی میں ڈالکر سوا ماشہ
سفوف کھا کے پی لیں۔ نمک۔ ترشی۔ تیل ممنوع ہے۔ کیلہ۔ مولی۔ پرول پالک کا
ساگ مفید ہے۔

دیگر۔ گندھک آملہ سار ۴ ماشہ ست سلاجیت ۳ ماشہ مغز خیارین ۴ ماشہ تخم کاسنی
۴ ماشہ ان سب کو تین پاؤ پانی میں خوب پکائیں جب پاؤ بھر سے کچھ کم باقی رہے تو اتار کر
چھان لیں اور نیم گرم پئیں ایک ہی خوراک میں فائدہ ہوگا۔ لیکن یہ دوا پرانے مرض
کے واسطے بیحد مفید ہے۔

دیگر:۔ برادہ صندل سفید ۲ ماشہ برادہ صندل سرخ ۲ ماشہ سرمہ سیاہ ۲ رتی کافور

۲ رتی چاروں کا سفوف بنائیں شربت بزوری بارد کے ساتھ یا ہمراہ شربت بنات سفید پھانک لیں۔

دیگر:۔ برگ بنگ پانی سے دہو کے بھون لیں۔ نیل گری پانچ تولہ گلنار خشک ۲ ماشہ تینوں چیزوں کا سفوف بنا کے سات ماشہ شیر گاؤ کے دہی میں کھائیں۔

دیگر:۔ پھٹکری سفید بریاں۔ اوسی کے ہموزن رال اور گل ارمنی ملائیں تینوں چیزوں کا سفوف بنائیں اور سات ماشہ بیس تولہ شیر گاؤ کی لسی میں پھانکیں۔

دیگر:۔ بیخ انجبار۔ ست گلو۔ گل خطمی۔ پرسیاوشان۔ برگ ببول کونپل درخت بڑ کا سفوف ہر ایک دو تولہ طباشیر۔ زعفران۔ مصطگی۔ کافور۔ افیون ہر ایک تین ماشہ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کے سفوف بنائیں اور رات کو حسب ذیل دوائیں بھگو کے صبح کو اس کا پانی نتھار کر مصری حل کر کے ۳ ماشہ سفوف کھائیں۔ ہلدی خام۔ آملہ مقشر۔ ہیجبند۔ برگ مہندی۔ گل ارمنی۔ کتہ سپستان ہر ایک ڈیڑھ ماشہ جو کوب کر کے ظرف گلی میں بھگوئیں اس دوا کے متواتر استعمال سے پرانے سے پرانا مریض بھی شفا پاتا ہے پیپ یا خون آتا ہو۔ پیشاب قطرہ قطرہ اور سخت درد کے ساتھ آتا ہو تو چند روز میں آرام ہو جاتا ہے۔ صرف نمک کم مقدار میں کھائیں اسکے سوا کوئی پرہیز نہیں ہے۔

جریان کیلئے بہترین تدابیر

یہ مرض بھی جس جوہر حیات کے سبب سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے اور صرف ضعف کمزوری کا باعث نہیں ہوتا بلکہ مختلف امراض اسکے مریض کو گھیر لیتے ہیں اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اسباب بھی ہوتے ہیں۔ مجرد آدمی جس وقت محرک۔ گرم اور مشتہی چیزوں کا استعمال کرتا ہے کاہل پڑا رہتا ہے۔ کسی قسم کی محنت نہیں کرتا کہ بخارات بسینہ کی صورت میں ہی خارج ہوں تو ذخیرہ منویہ لبریز ہو کے چھلکنے لگتا ہے۔ خواہ پیشاب کے بعد۔ خواہ بد خوابی کی صورت میں۔ بعض اوقات مثانہ کی حدت ریگ یا پتھری کی سوزش کے سبب سے کیسہ جوہر حیات متاثر ہوتا ہے اور اوس کا اخراج کسی ممکن صورت سے ہونے لگتا ہے یا قبض تو اسکے

سبب سے بھی دباؤ پڑتا ہے۔ اُنثیین کی خارش اور بواسیر کی شدت سے بھی اس مرض کا ظہور ہوتا ہے۔ گرم ممالک میں تمباکو اور قہوہ کا استعمال اور کثرت مطالعہ سے بھی نمودار ہوتا ہے۔ پہلے اصل وجہ کو دور کرنا چاہیئے پھر مرض کا علاج کیا جائے مقوی اور مغلظ جوہر حیات ادویہ استعمال کی جائیں۔ ورزش بھی ساتھ ہی ساتھ جاری رہے۔ معدہ کی حالت درست کی جائے۔

نسخہ:۔ ایک چھوٹے بتاشہ میں پانچ قطرہ شیر برگد (بڑ) ٹپکالیں بھینس کے دودھ میں شہد ملائیں بتاشہ کھا کے دودھ پی لیں۔

دیگر:۔ تخم کاہو سات ماشہ روزانہ پاؤ بھر گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکا کریں۔

دیگر:۔ موصلی سفید ۹ ماشہ پاؤ بھر دودھ میں پکائیں سرد ہونے کے بعد نوش کر لیں

دیگر:۔ گل منڈی۔ نیل کنٹھی۔ برہمی۔ تینوں مساوی الوزن سفوف بنا کے آٹھ ماشہ روزانہ شیر گاؤ تازہ کے ہمراہ استعمال کریں یہ نسخہ قبض کے لئے بھی مفید ہے۔

دیگر:۔ سلاجیت دو تولہ۔ مغز چلغوزہ چار تولہ دونوں کو شہد میں کھرل کر کے تین تین ماشہ کی گولیاں بنائیں خوراک ایک گولی صبح اور ایک گولی شام ہمراہ شیر تازہ گاؤ استعمال کریں۔

دیگر:۔ آرد سنگھاڑہ ایک تولہ بازوئے سبز چار تولہ تخم تالمکھانہ آٹھ ماشہ ثعلب مصری ایک تولہ۔ صمغ عربی چھ ماشہ مصطگی رومی ایک تولہ سب کو سفوف کر کے ہموزن ادویہ مصری ملائیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک۔

دیگر:۔ صمغ ڈھاک۔ کتیرا۔ صمغ سینبھل۔ صمغ عربی ہر ایک دو تولہ تیزپات الائچی خورد عاقرقرحا ہر ایک ڈیڑھ تولہ تخم ریحاں سکرکس۔ تخم اونٹنگن ہر ایک ایک تولہ ثمر برگد خام سب کا سفوف بنائیں خوراک ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ ایکپاؤ۔ یہ دوا کم سے کم اکیس روز تک استعمال کرنی چاہیئے مرض کا بالکلیہ استیصال ہو جائیگا۔

دیگر:۔ تخم دھتورہ۔ مرچ سیاہ۔ کف دریا۔ موصلی سفید۔ پوست درخت سینبھل سیون پھلی۔ میدہ لکڑی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ برہم ڈنڈی۔ جہازی ڈٹی۔ کلیجن۔ ریگ ماہی ہر ایک دو تولہ۔ تخم بنگ۔ مصطگی رومی ہر ایک تین تولہ سب کو پیس کر شہد میں گولیاں

بنائیں خوراک تین ماشہ ہمراہ شیر میش تازہ۔

دیگر:۔ مغز تخم کوبخ۔ مغز تخم خیار۔ بیجبند۔ زعفران۔ درنا سفتہ۔ ہرایک ایکتولہ بیخ اونٹ کٹارہ بیج آک جند بیدستر ہرایک چھ ماشہ۔ پان کا عرق نکال کے اوس میں گولیاں بنائیں خوراک ۴ ماشہ ہمراہ شیر میش۔

حبوب مقوی باہ دافع جریان واحتلام وضعف باہ

تخم بالنگا ایک تولہ۔ زعفران چھ ماشہ۔ قرنفل تین ماشہ۔ تخم اوٹنگن ایک تولہ۔ مالکنگنی ایک تولہ کلونجی آٹھ ماشہ بیخ اونٹ کٹارہ۔ آٹھ ماشہ۔ قندسیاہ میں گولیاں بنائیں خوراک ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ یا شیر گاؤ۔

دیگر:۔ گندیک ایک تولہ۔ دانہ الائچی سفید دو تولہ اسگند ناگوری تین تولہ پوست بیخ چیتا تین تولہ مغز بنولہ پانچ تولہ۔ جمیر ۲ تولہ۔ سب دواؤں کو شہد میں کھرل کریں تین ماشہ شب کے وقت کھائیں۔

دیگر:۔ ریگ ماہی ۴ تولہ ہینگ بریاں۔ ایکتولہ فرفیون ۴ تولہ مغز چلغوزہ چھ تولہ زیرہ ناگیسر ۴ تولہ تخم گندنا ۴ تولہ گل گڑھل ۴ تولہ مغز بنولہ دس تولہ مغز بلیلہ زرد پانچ تولہ مغز کنار دشتی دس تولہ۔ کستوری دمشک ۲ تولہ لونگ ایکتولہ پوست بیخ دھتورہ چار تولہ آب برگ تلسی میں کھرل کریں ایک ایک ماشہ کی گولیاں بنائیں اور مناسب طبیعت و موسم بدرقہ تجویز کریں کم از کم اکیس روز تک استعمال کریں۔ نہایت مجرب ہے۔

حب امساک ومقوی باہ

شنگرف رومی۔ لونگ۔ زعفران۔ افیون۔ بھنگ۔ جاوتری۔ جدوار۔ مصطگی ہرایک ایکتولہ لیکر کھرل کریں اور پیاز کے عرق میں تین یوم کھرل کریں اسکے بعد جنگلی بیر کی گٹھلی کے برابر گولیاں بنائیں پہلے روز نصف گولی ہمراہ شیر گاؤ تازہ کھائیں اور دو گھنٹے کے بعد محبوب سے لطف ہم آغوشی حاصل کریں فائدہ ظاہر ہوگا اگر امساک قوی ہو جائے اور طبیعت گستند ہو تو ترشی کے استعمال سے جوہر حیات کا اخراج ہو جائیگا۔

دیگر:۔ زیرہ گل آک۔ پوست وبیخ کنیر سفید۔ پٹھانی لودھ۔ ہرایک دو تولہ۔ ست سلاجیت۔ پکھان بید۔ مصطگی رومی۔ ہرایک ایک تولہ۔ کف دریا۔ جاوتری۔ لونگ

زعفران خالص ہر ایک چھ ماشہ شیر برگد میں کھرل کریں۔ اور دو دو ماشہ کی گولیاں بنا کے سایہ میں خشک کریں۔

حب بہار عیش:۔ باغی تلسی کی پتیوں کا عرق نکال کے پاس رکھیں اور ہر روز صبح کو بھینس کا تازہ دودھ آدھ سیر جس میں شہد ۲ تولہ حل کیا ہوا تیار رہے۔ چار ماشہ پارہ ہتیلی پر ڈال کے تلسی کا عرق تھوڑا تھوڑا ملا کے اونگلی سے خوب رگڑیں پندرہ[۱۵] بیس[۲۰] منٹ میں پارہ کی گولی بن جائیگی اوسی وقت گولی منہ میں رکھ کے اوپر سے دودھ پی لیں۔ فائدہ پارہ کی گولی ہتھیلی کی گرمی ہی سے مذکورہ قاعدہ کے بموجب تیار ہوتی ہے۔ کھرل وغیرہ میں حل کرنے کی زحمت نہ کریں محنت بیکار جائیگی۔ دوا نہایت مجرب اور اکسیر ہے۔ تاہم ہوشیار طبیب سے اپنے مزاج کے موافق رائے لینا مناسب ہے ورنہ مولف کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

معجون مقوی باہ

روغن بادام شیریں ۴ تولہ روغن بن ۱۲ تولہ روغن بیدانجیر تین تولہ روغن گاؤ ستره[۱۷] تولہ روغن بلسان چھ تولہ روغن نارجیل دو تولہ عسل خالص دو سیر سب کو ملا کے آگ پر پکائیں یہانتک کہ مخلوط ہو کے قوام پر آجائے اسکے بعد عاقرقرحا ۴ تولہ تخم اوٹنگن[۴] ۴ تولہ تخم پیاز ۴ تولہ مغز چلغوزہ ۴ تولہ دارچینی ۴ تولہ انیسون سات تولہ بلیلہ سات تولہ اسپند ۳ تولہ رائی سفید ۳ تولہ زیرہ سیاہ ایک تولہ مغز تخم ارنڈ ۲ تولہ مرچ سیاہ ۲ تولہ پاپھڑ ۲ تولہ زیرہ ناگیسر ۲ تولہ ایرسا ۲ تولہ زراوند مدحرج ۲ تولہ مصطگی رومی ۲ تولہ نرکچور ۲ تولہ لونگ ۲ تولہ۔ ۲ تولہ خشخاش سیاہ نو ماشہ حب بلسان ۹ ماشہ مغز بنولہ ۹ ماشہ فرفیون ۹ ماشہ تخم کرفس ۹ کمرکس ۹ ماشہ پیکر قوام میں ملالیں خوراک دو تولہ ہمراہ نخود آب بوقت صبح۔

حلوہ جات مقوی

مغز تخم خربزہ ۴ تولہ مغز تخم جرجیر ۴ تولہ مغز چلغوزہ ۴ تولہ مغز بادام شیریں ۴ تولہ مغز فندق

۴ تولہ مغز آخروٹ ۴ تولہ تودری سرخ ۲ تولہ تودری سفید ۲ تولہ تخم خشخاش سفید ۲ تولہ حب الصنوبر ۲ تولہ بوزیدان ۲ تولہ جوز جندم ۲ تولہ حب فلفل ۲ تولہ زعفران ۲ تولہ شہد خالص دو سیر قند سفید نصف سیر دُھلی ہوئی تلی کا تیل بیس تولہ روغن گاؤ اٹھارہ تولہ آرد باقلا آرد نخود ہر ایک ستّرہ تولہ قند کو شہد کے ہمراہ قوام بنا کے باقی دوائیں گھی اور تیل میں بھون کے حلوہ بنائیں خوراک ۳ تولہ ہمراہ شیر۔

دیگر مقوی:۔ زعفران۔ جائفل۔ جاوتری ہر ایک اکیس ماشہ دارچینی۔ الائچی خورد لونگ ہر ایک ساڑھے تین تولہ۔ فلفل دراز۔ سونٹھ ہر ایک ساڑھے چار تولہ۔ بیج کتارہ تخم تالمکھانہ موصلی سیاہ۔ مجیٹھ۔ صمغ ڈھاک۔ مغز تخم اوٹنگن ہر ایک دس تولہ۔ مغز ناریل۔ مغز چلغوزہ۔ مغز آخروٹ۔ مغز پستہ۔ مغز بادام ہر ایک بیس تولہ آرد موچرس آرد سنگھاڑہ آرد ماش مقشر صمغ ببول آرد تخم کونچ نشاستہ گندم شہد ہر ایک آدھ سیر روغن ایک سیر شیر گاؤ نبات سفید ہر ایک پانچ سیر ورق نقرہ ورق طلا دو دو تولہ سب دوائیں پیس چھان کے مصری اور روغن میں بدستور حلوہ بنائیں ہر صبح و شام حسب مقدار عمر و قوت جسمانی دو سے چار تولہ تک کھائیں نہایت مقوی ہے کمر۔ گردہ۔ دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ سیلان سلس البول اور سستی کے لئے نافع ہے۔ بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ چہرہ کی رنگت کو نکھارتا ہے تازگی اور بشاشت پیدا ہوتی ہے سرخی دوڑ جاتی ہے طبیعت میں فرحت و بشاشت ہوتی ہے

دیگر:۔ الائچی خورد و کلاں۔ کلیجن۔ چھریلہ۔ بیخ زرنب۔ بیخ راسن۔ بیخ انار دشتی۔ تخم تیز تیزک۔ کلونجی۔ کباب چینی۔ ثعلب مصری۔ جائفل۔ تخم گندنا۔ تخم ترب۔ تخم ریحان بہمن سفید و سرخ۔ شقاقل مصری۔ بوزیدان۔ چینیا گوند۔ ہر ایک دو تولہ مغز چلغوزہ مغز تخم کنار دشتی مروارید ناسفتہ۔ ورق نقرہ ہر ایک نو ماشہ باریک پیس کے برتن میں رکھیں۔ شب کے وقت ۱½ تولہ سے ۲ تولہ تک موسم سرما میں بھینس کے دودھ کے ساتھ نیم گرم اور موسم گرما میں ہمراہ شیر تازہ کھائیں۔ تیل۔ ترشی اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔ عجیب و غریب ہے۔

دیگر:۔ تخم جرجیر۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید ہر ایک تین تولہ۔ عود غرقی۔ عاقرقرحا۔ زنجبیل۔ سنوا۔ دارچینی۔ قرنفل۔ تیز پات۔ زیرہ گلاب۔ کلیجن۔ کبابہ۔ مصطگی۔ صمغ عربی۔ کلونجی۔ تخم گندنا ہر ایک دو تولہ۔ زعفران۔ یاقوت سرخ۔ اسگند ناگوری۔ ورق نقرہ ورق طلا ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک کر کے تمام ادویہ کے وزن سے دو چند شہد خالص ملا کر معجون

بنائیں خوراک ۹ ماشہ رات کو وقت خواب اگر کسی روز قبض ہو تو معجون کے ہمراہ ڈیڑھ تولہ روغن بادام شیریں نوش کریں۔ موسم گرما میں یہ معجون صبح کے وقت شیر گاؤ تازہ کے ساتھ استعمال کریں۔

ریاض حسن کے اثمار شباب کی نگہداشت

ضماد اور طلاء مردار سنگ۔ کتیرا خشک۔ مازو سبز۔ مصطگی رومی۔ بکری کی مینگنی اجوائن خراسانی۔ تمام چیزوں کو باریک پیس چھان کے دھنیے کی سبز پتیوں کا عرق نکالیں تین پہر تک کھرل کریں رات کے وقت ضماد کریں علی الصباح ۲ ماشہ بنفشہ کشمیری کے جوشاندہ نیم گرم سے دھو ڈالیں۔

دیگر:۔ اگر منہ بند کلی شباب کی سوزشوں سے گلگوں پیرہن ہو جائے تو اس غازہ رنگین کو دو روز متواتر اثمار شباب پر ضماد کریں تمام عمر تازگی و کرختگی میں فرق نہ آئیگا۔

دیگر:۔ گل ارمنی۔ سفیدآب۔ مصطگی۔ مورتگی۔ جوز السرو سب کو شیر میش آٹھ گنے میں پکائیں جب مغلظ ہو جائے تو قدرے جرس کا سفوف ڈال کے لیپ کریں۔

لاجواب خضاب

روغنی خضاب روغن زیتون تیس تولہ۔ مازو سبز پندرہ تولہ شیشے کے برتن میں ڈال کے مضبوطی سے منہ بند کر دیں اور گھوڑے کی لید میں چالیس روز تک دفن رکھیں اسکے نکال کے نچوڑ لیں تفل پھینکدیں روغن مذکور میں تھوڑا سرکہ اور مازو سبز پندرہ عدد روغن زیتون میں بریاں کئے ہوئے کوٹ کوب ملادیں مردار سنگ چار تولہ۔ پھٹکری دو تولہ۔ وسمہ چار تولہ سب کو پیس چھان کر اس روغن اور سرکہ میں آگ پر سب کو اسقدر جوش دیں کہ مائیت جاتی رہے روغن رہ جائے۔ ضرورت کے وقت شب کو بالوں کی جڑ میں لگا کے اوپر سے ارنڈ کے پتے باندھ دیں صبح کو بیسن لگا دھوئیں ایک سال تک برابر بال سیاہ رہینگے۔ خضاب یا تو برش سے لگانا چاہیئے یا

ہاتھوں پر ہرن کا چمڑہ یا دستانہ باندھ کے لگائیں۔

دیگو:۔ تیزاب فاروقی۔شورہ قلمی ڈیڑھ تولہ پھٹکری سفید چھ ماشہ کسیس ایک تولہ سب کو نیم کوب کرکے قرع دعنیق میں نرم آگ پر چرکائیں اور قرع کا منہ گل حکمت کرکے پختہ کردیں جب سرخ بخار نکلیں تو بند کر دیں جب تیل نکل آئے تو ورق نقرہ کو تیزاب فاروقی میں اسقدر پیسیں کہ حل ہو جائے بالوں کو لیموں کے عرق اور گرم پانی سے دھو کر کنگھی سے خضاب کریں۔

روغن ناریل:۔جس سے چھ ماہ تک بال سیاہ رہیں۔ناریل میں کسی لوہے کے آلے سے کہ جس کا سر تیز ہو سوراخ کرکے اوس کا مغز یعنی گری نکال کے اوسی کا مغز ساڑھے پانچ تولہ کی مقدار میں پھل کر مع تین تولہ آملہ اور برادۂ آہن سات ماشہ بورہ ارمنی دو ماشہ خوب باریک کرکے اُسی ناریل میں بھر کر سوراخ کو مضبوط کریں اور ناریل کو گل حکمت کرکے ایک گھنٹہ آگ پر رکھیں بعدہ جو روغن اُس میں سے نکلے استعمال میں لائیں بہت مفید ہے۔

سفوف برائے جریان

سنگھاڑہ خشک چھ ماشہ بازو بے سبز چھ ماشہ مغز تخم ہندی دو تولہ۔ صمغ عربی۔ دو تولہ۔ ثعلب مصری ایک تولہ سبوس اسبغول دو تولہ۔ یہ کل شکر سفید بقدر ضرورت ملا کے رکھ لیا جائے خوراک چھ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ ایکبار ہر روز صبح پھانکیں۔

سیلان جوہر حیات

پوست درخت انبہ تازہ چار دام خام آب نیم باؤ میں تر کر کے رات کو رکھدیں۔ صبح کو مل کے صاف کرکے ایک ماشہ ملاف عرق اُس میں ملا کر پئیں اسی طرح اس مقدار کو تین چار روز تک استعمال کریں ضرور فائدہ ہوگا۔

نسخہ ملذذ

عاقرقرحا ۳ ماشہ سونٹھ ۳ ماشہ دارچینی ۳ ماشہ سہاگہ ۳ ماشہ۔ مشک ۲ رتی بایک پیکہ عطر ناگیسر ایک ماشہ شہد ۲ تولہ ملا کے مالش کریں

نسخہ قوت باہ

صمغ عربی ۲ تولہ کتیرا ۲ ماشہ اذخر سفید کوفی ۳ ماشہ ملائیں کلاں ۳ ماشہ سلیخہ ۳ ماشہ دارچینی ۳ ماشہ تگر ۳ ماشہ مصطگی رومی ۳ ماشہ کاکنج ۳ ماشہ بیخ عشق پیچاں چار ماشہ مروارید ناسفتہ پانچ ماشہ بیخ مرجان پانچ ماشہ بادیان۔ دمی ایکتولہ بہمن سفید ایکتولہ کوٹ پیس کے سفوف بنائیں شہد خالص سات تولہ ملا کے بر روزہ وقت صبح پانچ کھائیں ضعف دفع ہوگا پٹھوں میں قوت آجائیگی۔

نسخہ برائے سرعت انزال

جفت بلوط چھ تولہ تخم فرنج مشک چھ تولہ بہمن ذکر چھ تولہ بہیندو پستان ہر ایک چھ تولہ ایرسا چھ تولہ۔ سمندر سوکھ چھ تولہ۔ گیرو چھ تولہ۔ کیری انبہ خورد برابر عود چھ تولہ گوند ناگوری چھ تولہ۔ موچرس چھ تولہ کنجد مقشر چھ تولہ۔ سنبل الطیب چھ تولہ۔ گل سرخ چھ تولہ۔ جدوار تین تولہ زعفران ایکتولہ شہد خالص سہ چند کباب چینی تین تولہ بسباسہ تین تولہ۔ سریالی ۳ تولہ پہلے زعفران کو گلاب یا پانی میں خوب کھرل کریں اور قوام میں ملادیں ترید اکبرآبادی ۳ تولہ ملا کر ہر روز چھ ماشہ وقت صبح کھائیں ترشی اور مباشرت سے ایک ماہ پرہیز کریں۔

نسخہ برائے لجی ولاغری

بکری کے گردہ کی چربی ۲ تولہ بط کی چربی ۲ تولہ مغز ساق گاو ۲ تولہ۔ روغن گل چار تولہ۔ روغن بابونہ پانچ تولہ زفت رومی ۲ ماشہ مصطگی رومی چھ ماشہ ان اشیاء کو نیم گرم کرکے

کم سے کم سات روز تک مالش کریں جب محسوس ہو کہ رگیں نرم ہو گئیں آبنہ ہلدی برادہ دندان فیل مالکنگنی نارجیل کتھ ہر ایک چھ ماشہ پیس کر پوٹلی بنائیں اور رات کو گرم کرکے کم ازکم ایک ہفتہ تک سینکیں۔ دوران علاج میں سر دپانی نہ ڈالیں۔ ٹھنڈے پانی سے غسل ترش اشیا اور مباشرت سے پرہیز کریں۔ قبض کا رہنا مضر ہوتا ہے حتی الامکان اس کا مداوا جاری رکھیں۔

ضماد دیگر

جندبیدستر ۶ ماشہ۔ عاقرقرحا ۶ ماشہ فرفیون ۶ ماشہ موبزکوہی ۴ ماشہ دارچینی ۴ ماشہ لونگ اکتالیس عدد مغز بیدانجیر ۲ تولہ جاوتری دو تولہ شہد میں کھرل کرکے رات کے وقت ضماد کریں صبح کو نیم گرم بھینس کے دودھ سے دھوئیں۔

روغن برائے کجی

دال گھونگچی سفید ایک تولہ افیون ایک تولہ۔ دھتورہ ۳ تولہ بیخ کنیر سفید ۳ تولہ بیخ سوسن ۳ تولہ تخم سویہ ۳ تولہ تخم پیاز ۳ تولہ انزروت تین تولہ زعفران تین تولہ برادہ عاج ۳ تولہ۔ بیر اکسیں ۳ تولہ ہینگ ۳ تولہ چربی شیر تین تولہ مالکنگنی پندرہ تولہ سب کو جوکوب کرکے تیل نکالیں اور روزانہ صبح و شام قبل غذا مالش کریں بعد مالش روئی کا پھل ارنڈ کے پتے یا بنگلہ پان پر رکھ کر باندھ لیں۔

تشریح رحم و استقرار حمل

رحم ایک مثلث نما عضو ہے جو علف نازک کے زیرناف اندرونی حصہ میں مثانہ اور امعاء مستقیم کے درمیان واقع ہے اور اسکے چوڑے گوشہ کو سر بزرگ اور پتلے کو رم کا چھوٹا سرا کہتے ہیں۔ چوڑا سرا اوپر اور پتلا نیچے ہوتا ہے۔ دونوں سروں کے درمیان کو وسعت رحم کہتے ہیں۔ یہ عضو اپنی جگہ پر رباطات کے ذریعہ سے قائم رہتا ہے۔ سر بند کلی یا غنچہ کی

نا شگفتہ تین انچ طویل دو انچ وسیع ایک انچ دبیز ہوتا ہے اور اوسط وزن تین تولہ ہوتا ہے۔ استقرار حمل کے بعد جبقدر جنین بڑھتا ہے اس کا حجم بھی بڑھنے لگتا ہے۔ اندرونی حصہ یا جوف بھی مثلث یا سہ گوشہ ہوتا ہے۔ دو سوراخوں اور معابد اور رگوں کے ذریعہ سے جن میں لعاب ہوتا ہے حریم حسن سے مربوط ہوتا ہے۔ اس عضو کی ساخت میں تین پیرہن ہیں ایک لعاب دار دوسری عضلاتی تیسری آبدار استقرار حمل سے لیکے مدت حمل۔ وضع حمل اور بعد وضع حمل رحم کی ساخت اور صورت میں عجیب طرح کے تغیر رونما ہوتے ہیں۔ استقرار حمل کے بعد جنین مشکل ہونے پر رحم اپنی اصلی حالت کی نسبت زیادہ نرم اور کشادہ ہوتا ہے اور اوس کی شرائین موٹی ہو جاتی ہیں۔ جو پیرہن ساخت میں ہوتی ہیں وہ ڈھیلی ہوتی جاتی ہیں اور ایک دوسری سے منفصل بھی ہو جاتی ہیں۔ اندرونی سطح کو اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو اوس کی صورت روئی کے گالے کے مثل ہو جاتی ہے۔ تھوڑے دنوں میں لیئی کی طرح لسدار ایک چیز ہوتی ہے جس کا رنگ مائل بہ سفیدی ہوتا ہے اُس سے ڈھک جاتی ہے۔ چنانچہ یہ چیز اور شرائین سے کچھ لسدار چیز ٹپکتی رہتی ہے جس سے جلد اور مضبوطی وانجماد کی صورت میں جھلی کی طرح رحم کے اندرونی جوف میں استر بن جاتا ہے پھر وہی جھلی تھوڑے دنوں میں بڑھ کے رحم کے منہ پر سے گذر کر اسکو بند کر دیتی ہے اسکے بعد بھی ایک لعابدار مادہ سے اس مقصد کی تکمیل ہوتی رہتی ہے۔

رحم کی گردن کے جوف بند ہو جانے سے جوف رحم اور رکم ہو جاتا ہے رحم کی ساخت بھی بدل جاتی ہے اور اسکے ریشے بخوبی نمایاں ہو جاتے ہیں اوس کا حجم بہت (دبازت) زیادہ ہو جاتا ہے۔ دیواریں ابتدائی تین ماہ تک تو موٹی رہتی ہیں بعد اسکے نویں ماہ تک بتدریج پتلی ہونے لگتی ہیں اور وضع حمل کے بعد ہی رحم سکڑ جاتا ہے دیواریں اوس کی جنین کے سر کے برابر گوشت کے مضغہ کی طرح بن جاتی ہیں۔ اوسکی شریانوں کی دوڑ دونوں جانب بل کھاتی ہوئی برابر اور بہت لانبی ہوتی ہے خصوصاً وہ شاخیں جو پھول کی طرف دور گئی ہیں بہت زیادہ دراز ہوتی ہیں اور جس مقام میں کہ وہ شاخیں رحم کی جڑ کے ساتھ ملی ہوتی ہیں وہاں شریانوں کی بہت سی لانبی اور چھوٹی شاخیں داخل ہوتی ہیں کیونکہ وہاں خون زیادہ مقدار میں پہونچتا ہے۔ اور رحم کی رگیں بھی شریاں کی نسبت بہت زیادہ اور دراز ہوتی ہیں اون سے ایک طرح کا اوبھا

ہوا جال رحم کی دیواروں میں ہوتا ہے - ان شاخوں کی دوڑ مثل شریان کی شاخوں کے نہیں ہے - رحم کی شکل مدت حمل میں بدل جاتی ہے - یعنی بہ نسبت زیریں حصہ کے بالائی حصہ زیادہ دبیز ہوتا ہے اور اوس کی جو نالیاں رحم سے متعلق ہیں وہ نویں مہینے اصلی حالت کی نسبت رحم کے پہلو کے نیچے رہتی ہیں اور آخر پانچویں ماہ تک رحم کی گردن کی درازی کم ہو جاتی ہے بلکہ جسقدر رحم کشادہ ہوتا جاتا ہے اوسکی جڑ کوکھ کے جوف کے اندر سے باہر کی طرف نکلتی آتی ہے یہاں تک کہ پیٹ کی دیواروں کے چھونے سے جنین کے مکمل ہونے کا سامان رہتا ہے اوس وقت چھوٹی آنتیں اوپر اور پیٹھ کی طرف پھیلی ہوئی رہتی ہیں -

حمل کے پہلے مہینہ میں رحم کچھ بڑا اور نرم تر ہوتا ہے اوسکی رگیں شریانیں کسیقدر بڑھ جاتی ہیں خصوصاً عنق الرحم کو تحقیق کرنے سے اپنی اصلی حالت کی نسبت زیادہ بڑا اور نرم محسوس ہوتا ہے - اور رحم کا منہ جو غیر حمل میں عریض رہتا ہے وہ انڈے کی طرح گول ہو جاتا ہے - دوسرے مہینہ کے تمام ہونے تک پیٹ کچھ چپٹا ہو جاتا ہے - رحم کے منہ کے لبوں کی وضع گول ہو جاتی ہے - اوسکی گردن کی نالی بند ہو جاتی ہے - اور مہینوں کی نسبت اس مہینہ میں رحم کی گردن کے منہ کو اونگلی سے بآسانی تحقیق کر سکتے ہیں - اور تیسرے مہینہ میں رحم کوکھ کی ہڈی کے کنارے کے اوپر چڑھ جاتا ہے - اور پیڑو کے اوپر پیٹ کچھ پھولا ہوا ہوتا ہے - ان دنوں رحم کے منہ تک انگلی بدقت پہونچ سکتی ہے - رخ بدل جاتا ہے - منہ سرین کی ہڈی کی جوف کے اوپر کی طرف مائل معلوم ہوتا ہے - اور اوسکی جڑ سامنے کی طرف پیٹ کی دیوار کی طرف چلی جاتی ہے ان دونوں چوڑے رباطوں کے چھوٹے ہو جانے سے رحم کے ڈھب کا بدلنا ناگزیر ہوتا ہے - چوتھے مہینہ میں زہدان کی جڑ دو یا تین اونگلی کے اندازہ پر ریڑھ کی ہڈی کے اوپر اونچی ہو جاتی ہے - نویں مہینہ میں ریڑھ کی ہڈی اور ناف کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اوسکے نصف حصہ تک رحم کی جڑ پہونچ جاتی ہے - ہاتھ سے بخوبی محسوس ہو سکتی ہے پیٹ کا بڑھ جانا بھی صریح نظر آتا ہے رحم کا منہ بہت اوپر پچھلی جانب رہتا ہے اسلئے رحم کی گردن جو عنق الرحم میں رہتی ہے اور بھی چھوٹی ہو جاتی ہے چھٹے مہینہ میں رحم کی جڑ ناف کے اندر یعنی جانب پہونچ جاتی ہے اور ناف کی

چناوٹ گھٹکر مسطح ہوجاتی ہے۔ ان دنوں جنین کبھی کبھی پیٹ حرکت کرتا ہے اور عنق الرحم میں رحم کی گردن گھٹ کے آدھی رہ جاتی ہے۔

ساتویں مہینہ میں رحم کی جڑ ناف کے اوپر ایک انچ تک چڑھ جاتی ہے اور ناف کی بالکل چناوٹ باقی نہیں رہتی بلکہ کبھی کبھی باہر کی طرف بتدریج نکل آتی ہے اور جنین کی حرکت کا بخوبی احساس ہوتا ہے۔ رحم کی گردن کوکھ کی ہڈی کے بوفندکے اندر اوپر کی طرف آتے ہوئے اور بھی گھٹ جاتی ہے۔ رحم کے نیچے کسی حصہ کی وضع ان دنوں کڑی اور بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اوپر اونگلی سے دبانے پر جنین کا جو عضو ولادت کے وقت پہلے خارج ہونے والا ہوتا ہے وہ محسوس ہوتا ہے خصوصاً اگر وہ جنین کا سر ہو جیسا کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے تو اونگلی سے چھونے پر ایک گیند کے مثل احساس ہوتا ہے۔ اگر اونگلی سے ٹھیلا جائے تو پہلے اوپر کی طرف چڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر اونگلی اوسی جگہ رکھی رہے تو پھر اوس سے ٹکراتا ہے۔

آٹھویں مہینہ ریڑھ اور ناف کی ہڈی کے درمیان جسقدر فاصلہ ہوتا ہے اُسکے نصف حصہ تک رحم کی جڑ بڑھ جاتی ہے پیٹ بہت بڑا اور نکلا ہوا ہوتا ہے اس میں گردن رحم کی درازی چوتھیائی انچ کے قریب رہ جاتی ہے۔ رحم کا منہ اسقدر اوپر کو چلا جاتا ہے کہ اونگلی کی رسائی دشوار ہوجاتی ہے۔ اور ولادت کے خارج ہونے والے اعضا بخوبی معلوم ہوتے ہیں۔

نویں مہینے میں رحم کی جڑ سامنے کو نکل آتی ہے رحم کی گردن بالکل نہیں رہتی۔ حاملہ کو تنفس میں کسی قدر بعض اوقات زحمت ہوتی ہے۔ وضع حمل کا زمانہ قریب ہونے کے سبب سے جنین کے اعضا بڑے اور پھیل جاتے ہیں جس سے رحم کے نیچے کا حصہ گول ہوجاتا ہے۔ بعد وضع حمل رحم سکڑنے لگتا ہے۔ لیکن رحم کی دیواریں کئی روز تک موٹی رہتی ہیں۔ بتدریج پتلی ہونی شروع ہوتی ہے۔ شرائین بھی سمٹنے لگتے ہیں۔ اور رحم کا جسم جو مدت حمل میں اسفنج کے مانند رہتا ہے کچھ مضبوط اور ٹھوس ہوتا جاتا ہے لیکن پھر بڑھاپے تک حالت بکر کی طرح سختی نہیں آتی نہ اپنی اصل دہنے پر آتا ہے گو رحم کا منہ مثل سابق ہوجاتا ہے۔ مگر استقرار حمل سے پہلے کی نسبت لب بیڈول اور ناہموار اور طولانی نیز کچھ دبیز ہوجاتے ہیں۔ وضع حمل کے بعد پہلے ہفتہ میں رحم

کوکھ کی ہڈی کے اوپر چڑھ جاتا ہے ۔ اور رحم اوس کا اسقدر نرم ہو جاتا ہے کہ اونگلی کا سرا اوس میں فوراً گڑ جاتا ہے ۔ دوسرے ہفتہ تک کوکھ کی ہڈی کے جوف میں نیچے کی طرف چلا آتا ہے ۔ اور منہ بند ہو جاتا ہے ۔ وضع حمل ہوتے ہی رحم منقبض ہو کے سخت گیند کے مانند ہو جاتا ہے ۔ نصف گھنٹے تک اوسی وضع پر رہتا ہے پھر ڈھیلا شروع ہوتا ہے کئی گھنٹے تک نرم اور کچھ بڑا رہتا ہے ۔ پھر بتدریج چھوٹا ہوتا ہوا مثل باکرہ کے رحم کے ہو جاتا ہے ۔

گلگوں پیرہنی کی عام شناخت

کاہلی اور تکان کا احساس گرانی اور سستی ۔ بالائے ناف اور کمر میں میٹھا میٹھا درد ۔ حریم حسن پر خارش اور خفیف ورم کا نظر آنا ۔ نبض میں حرارت سی معلوم ہونا اگر بیٹھی ہو تو جلدی سے اوٹھ نہ سکے ۔ آنکھیں چار نہ کر سکے ۔ اکثر بوجہ فطری حیا کے سامنے آنے سے بھی اظہار حجاب ہو ۔

حریم حسن کی خونچکانی

بلوغ کے بعد صنف نازک کے قیام صحت کے واسطے فطرت نے فائدہ مقرر کیا ہے کہ خون زائد یا فاسد جوش و خروش سے خارج ہو جائے ۔ چنانچہ اوسکی دو قسمیں اہل فن نے بیان کی ہیں ۔ ایک وہ جس کی اصلاح پر طبیعت قادر ہو اسکے تین قدرتی مصارف ہیں ۔ پہلا حصہ غذائے جنین بنتا ہے ۔ دوسرا حصہ جمع ہو کے خالی چھاتی کو بھر دیتا ہے ۔ تیسرا حصہ اثمار جوانی میں پہونچ کے شیرین جاتا ہے ۔ دوسری قسم وہ ہے جسکو طبیعت نہیں سنوار سکتی وہ جمع رہتا ہے اور بوقت ولادت کے وقت خارج ہوتا ہے ۔ اسکو نفاس کہتے ہیں ۔ نفاس اولاد نرینہ کے واسطے تیس روز اور لڑکی کے واسطے چالیس روز سے زیادہ نہیں رہتا ۔ گرم ممالک میں خون حیض جلد پیدا ہوتا ہے اور سرد ملکوں میں تاخیر کے ساتھ اطبا کے نزدیک دس سے پندرہ برس

تک گلگوں پیرہنی شروع ہو جاتی ہے۔ شرمناویں سال۔ بعض طبیبوں کا قول ہے اٹھتالیس ۴۸ سے ساٹھ سال تک گلگوں قبائی کا دور رہتا ہے بعض کہتے ہیں پنتیس ۳۵ سال تک جاری رہنے کے بعد بند ہو جاتا ہے۔

دور بہار۔ جس وقت پیکر ناز آغوش شباب میں نا پیدا ہوتا ہے اوسی وقت سے ریاض حسن میں بہار کا دورہ دورہ ہوتا ہے اور ہر ماہ اس کا سلسلہ رہتا ہے رحم کی لعاب دار جھلی جس سے یہ رطوبت خارج ہوتی ہے جس وقت تک کام کی رہتی ہے گلگوں پیرہنی صنف نازک کے لئے لازمی ہے۔ بہت گرم خشک غذا استعمال کرنے والی مستورات کو چھ سات روز تک اس سے سابقہ رہتا ہے۔ توانا و تندرست جوان کو تین دن سے پانچ دن تک۔ سن رسیدہ کو کمی کے ساتھ یعنی ایک دو دن سادہ زندگی بسر کرنے والی عورات کو کم مقدار اور صاف رنگ کا خون آتا ہے اوسط وزن پانچ چھٹانک ہوتا ہے خون صاف اور کم آئے تو صحت کی علامت ہے فربہ اور کاہل کے خون زیادہ خارج ہوتا ہے اور کچھ مقدار منجمد بھی ہو جاتی ہے لیکن صاف رنگت کا رقیق جمنے نہیں پاتا۔ کیونکہ اعلیٰ خون میں عطوف مادہ زیادہ ہوتا ہے اسلئے وہ منجمد نہیں ہوتا اکثر خون میں شوریت بلغمی جسم کے سبب سے ہوتی ہے وہ زیادہ خون جاری ہونے کا بھی سبب بن جاتی ہے اور انجماد کا بھی۔

جس ماہواری میں کسی قسم کی تکلیف، یا جلن وغیرہ نہیں ہوتی تو سمجھنا چاہیئے کہ تندرستی کی دلیل ہے۔ سرخ رنگ کا خون جس کا داغ بغیر صابن کے دور ہو جائے اچھا ہوتا ہے اس میں بدبو نہیں ہوتی۔ لیکن بعض نسوانی امراض میں یہ خون بند ہو جاتا ہے مثلاً تپ دق۔ سل وغیرہ اور بواسیر میں بکثرت خون نکل جانے کی وجہ سے یہ خون نہیں بنتا۔ اس زمانہ میں زیادہ گرمی اور سردی سے نو تعہ پہ معمول سے زیادہ پھرنا کھانا پینا مسافت طے کرنا مضر ہے۔

گلگوں قبائی کی بیماریاں انکا علاج

اگر کسی وجہ سے سوزش ہو تو یہ نسخہ استعمال کیا جائے بہت مفید ہے۔ مغز تخم تربز ۹ ماشہ گلقند آفتابی ۲ تولہ میں کے صبح و شام پلا دیں۔ دو تین روز میں شکایت رفع

ہو جائے گی ۔

گل چرہنی کا سدباب ہو تو یہ نسخے پلائیں

نسخہ :- زیرہ کرمانی ۴ ماشہ افسنتین رومی ۵ ماشہ پوست بیخ قسن الحمار ۳ ماشہ تخم خربزہ چھ ماشہ پوست فلوس خیار شنبر دو تولہ مغز خیار شنبر ۷ ماشہ سب آدھ سیر پانی میں جوش دیکے گلقند آفتابی ۲ تولہ ملا کے نیم گرم پلائیں ۔

دیگر :- تخم بادیان ۔ تخم شبت دسویا ، تخم زردک ۔ تخم ترب ۔ تخم منقی ۔ تخم ترہ تیزک ہر ایک چار ماشہ ۔ کلونجی ۔ بادبھرنگ ۔ خاکسی ہر ایک ۶ ماشہ قند سیاہ ۳ تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دیکے پلائیں ۔ اگر سردی کے سبب سے جاری نہ ہوتا ہو تو مندرجہ ذیل آبزن میں آدھ گھنٹے تک بٹھائیں ۔

آبزن :- مرزنجوش ۔ بیخ ۔ کرکا ۔ پودینہ نہری ۔ اکلیل الملک ۔ اذخر ۔ قسط ۔ شونیز ۔ برنجاسف ۔ برگ سداب ۔ برنجاسف ۔ کرفس ۔ زیرہ رومی ہر ایک ۲ تولہ بیس سیر پانی میں جوش دیں کئی جوش آنے کے بعد ٹب میں ڈال کے استعمال کریں ۔

دیگر :- زیرہ کرمانی ۔ افسنتین رومی ۔ تخم خربزہ ہر ایک ۹ ماشہ اُشق ۴ ماشہ آدھ سیر پانی میں جوش دیکے بقدر ضرورت قند سیاہ حل کرکے پلا دیں ۔ اگر بسبب ورم رحم کے ہو تو زیر ناف درد اور خارش محسوس ہوگی اس وقت ذیل کا نسخہ مجرب ہے ۔

نسخہ :- بادیان ۔ تخم کرفس ۔ تخم گاجر ۔ تخم ترب ۔ خارخسک خرد ۔ تخم خربزہ ۔ حب السودا ہر ایک ۲ ماشہ ۔ تخم کشوث ۔ پانچ ماشہ آدھ سیر پانی میں کوٹ کے ڈالیں اور جوش دیکر قند سیاہ چار تولہ حل کرکے پلا دیں ایک خوراک صبح ایک شام کو دیں ۔ غذا لطیف اور زود ہضم ہونی چاہیئے اگر قلت خون کے سبب سے ہو تو مقوی غذائیں کھلائیں اور نسخہ حب دستو ۔ پلاتے رہیں ۔

دیگر :- پرسیاؤشاں ۔ شونیز ۔ مشکطرامشیع ۔ تخم خیارین ۔ حب قرطم ۔ اجوائن کرکی ۔ ہر ایک ۶ ماشہ سفوف کرکے عرق بادیان ۵ تولہ سے کھلائیں ۔

گلگوں پیرہنی میں اذیت کا مداوا

اصل السوس مقشر۔ برگ کوخشک۔ خطمی۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ۔ سنبل الطیب ہر ایک چھ ماشہ سفوف بنا کے تین حصوں میں منقسم کریں۔ اور صبح دوپہر اور شام کو پھکائیں اور پرسے شربت خشخاش ۲ تولہ میں عرق نیلوفر دس تولہ ملا کے دیا کریں۔

دیگر:۔ تخم کشوث۔ شونیز۔ خارخسک کلاں۔ بیج کاسنی۔ تخم خربزہ ہر ایک سات ماشہ تین پاؤ پانی میں خوب جوش دیں چھان کے فلوس خیار شنبر ۴ تولہ حل کر کے نیم گرم نوش کریں

گلگوں قبائی کی کثرت اور اس کی تدبیر

بہت زیادہ اولاد پیدا ہونے۔ بار بار اسقاط حمل سے یا رحم میں بکثرت خون جمع ہونے۔ یا رحم میں آنول کا ٹکڑا اٹک جانے سے یا بکثرت مباشرت کے سبب سے یہ شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔

نسخہ:۔ شیرہ بیخ انجبار ۴ ماشہ۔ شیرہ مغز تخم کاہو مقشر۔ شیرہ مغز تخم ترنبز ہر ایک سات ماشہ شیرہ عناب پانچ عدد۔ لعاب تخم خطمی دس ماشہ۔ آب بارتنگ بیس تولہ سب کو ملا کے زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ گھس کے پلائیں۔

دیگر:۔ برادہ صندل سفید عرق گلاب میں گھس کے اس سے چار گونہ دیسی شکر ڈال کر شربت بنائیں یہ شربت ۲ تولہ عرق نیلوفر ایک پاؤ میں حل کر یا زہر مہرہ خطائی ۴ رتی گھس کے پلائیں۔

دیگر:۔ تخم نیل ایک تولہ کہربا شمعی ۶ ماشہ اس کی تین خوراکیں سفوف کی صورت میں بنالیں شربت صندل میں ایک پڑیہ حل کر کے استعمال کریں۔

دیگر:۔ فوفل۔ طباشیر کبود۔ پوست انار ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک کر کے شربت حب الآس ۴ تولہ عرق بید مشک دو تولہ میں ملا کے نوش فرمائیں۔

انگریزی نسخہ:۔ کیلنگ ایسڈ پانچ گرین۔ ایسڈ سلف ریر ڈیلیک ڈل بیندرہ قطرہ

عرق بید مشک ایک اونس ہیں خوراک ہر چار گھنٹے کے بعد۔

گلگوں پیرہنی کی تعدیل (باقاعدہ اجرا)

نسخہ: ناگیسر ۳ تولہ۔ ریش پیپل ۳ تولہ۔ زعفران ایک تولہ مشک ماشہ اسگندنا گوری۔ ۲ تولہ۔ شہد میں کھرل کر کے چار چار ماشہ کی گولیاں بنائیں علی الصباح ایک گولی ہمراہ شیر گاؤ تازہ دیں اگر عورت فربہ اندام بلغمی مزاج ہو تو عرق کیوڑہ یا گلاب کے ساتھ دیں۔

دیگر: گل سرخ۔ برگ شاہترہ۔ پوست بیخ بیٹھا۔ ناگرموتھا۔ نیلکنٹھی۔ گل بنفشہ کشمیری اہل پوست مسور۔ ریش پیپل۔ برگ تلسی جنگلی۔ چرائتہ۔ بلی لوٹن۔ نرلی۔ موصلی سیاہ ہر ایک دس تولہ چوب چینی۔ بیج فشار کھار ہر ایک پندرہ تولہ۔ برگ حنا۔ خاکسی۔ پرسیا وشان ہر ایک بیس تولہ۔ کاہو۔ برگ نیب ہر ایک تیس تولہ تمام دواؤں کو کوٹ کے تین گنے پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح کو ہموزن ادویہ عرق کشید کرائیں۔ پانچ چھ روز تک عرق کو پڑا رہنے دیں اسکے بعد تین تولہ صبح اور تین تولہ شام نوش کریں۔ ایام گل پیرہنی میں غسل۔ مباشرت آگ روشن کرنا۔ غذا او رمشیات کا استعمال سخت مضر ہے۔ اوچھلنا کودنا۔ بھاری چیزوں کا اٹھانا سواری میں جھٹکے وغیرہ کھانا بھی ممنوع ہے۔

سیلان الرحم

اگر سیلان الرحم یا جریان الرحم کی شکایت ہو تو ذیل کے نسخے مفید ثابت ہونگے۔

پوست بیخ فالسہ ایک تولہ مٹی کے کورے برتن میں شب کو بھگو دیں صبح کو مصری ملا کے دس روز تک پئیں۔

دیگر: گل شوم۔ مازو سبز۔ موصلی سفید۔ موچرس۔ طباشیر کبود۔ بیچبند۔ گل بستہ گوند پستہ سب ہم وزن سفوف کر کے ۹ ماشہ پھانک کے عرق گاؤزبان دس تولہ نوش کریں۔

نفاس

اُس خون کا نام ہے جو ایام حمل میں جمع ہوتا رہتا ہے اور بعد وضع حمل خارج ہوتا ہے بعض رگیں وضع حمل کے بعد آنول (مشیمہ) کے جدا ہونے سے کھل جاتی ہیں اور اُن سے کچھ عرصہ تک خون جاری رہتا ہے۔ دراصل وہ رطوبت نفاس ہوتی ہے جس وقت یہ رطوبت خارج ہو چکتی ہے رحم اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ یہ رطوبت بہ نسبت خون حیض کے رقیق ہوتی ہے۔ اور اس میں جمنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس کا رنگ وضع حمل کے بعد چار پانچ روز تک سرخ رہتا ہے۔ بعد اسکے زرد مثل پیپ کے پھر زردی مائل آخر میں زرد رنگ گوں پھر دو چار روز گوشت کے دھوون کی شکل میں آکر بند ہو جاتا ہے۔ لڑکے میں تیس روز اور لڑکی میں چالیس روز تک آتا ہے اور بعض عورتوں کو مقدار کثیر میں اگر دس پندرہ روز میں بند ہو جاتا ہے اس رطوبت میں مچھلی کے دھوون کی سی بو ہوتی ہے اگر خون کسی وجہ سے بند ہو جائے یا قطرہ قطرہ ٹپکے تو گدہی کا دودھ نیم گرم کر کے حریم حسن کو دھوتیں اور رنجیر یا گدہے کے سم کی دھونی دیں اور خبازی کے جوشاندہ سے بھپارہ دیں اور تھوڑا پلائیں اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو پوست خشخاش پانی میں بھگو کے تھوڑا سا پلائیں یا یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:- چوہے کی مینگنی ایک تولہ اسگند ناگوری ۲ تولہ پیپل ۴ ماشہ اشق ایک تولہ ہموزن قند سیاہ ملا کر گولیاں بنائیں خوراک ۹ ماشہ ہمراہ آب گرم۔

دیگر:- ہینگ بریاں ۲ ماشہ۔ کستوری ۲ رتی۔ سونٹھ ۲ تولہ تین خوراک بنائیں گرم گرم دودھ میں ایک پڑیا حل کر کے دیں بجائے شکر کے شہد داخل کریں۔

دیگر:- برگ سداب ۴ ماشہ گنگروبل ۲ ماشہ فرفیون نصف رتی آدھ سیر پانی میں جوش دیکر قند سیاہ یا شہد حل کر کے پلائیں۔

عقر یعنی استقرار حمل نہ ہونا

عقر کبھی مرد ہوتا ہے کبھی عورت بعض لوگ اسکو نظر انداز کر دیتے ہیں اور محض عورت کا

علاج کئے جاتے ہیں عقر کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ سات دانہ گندم۔ یا باقلا یا جو کے
علیحدہ علیحدہ مٹی کے کورے برتن میں رکھ لیں ایک برتن میں مرد دوسرے میں عورت
سات روز تک پیشاب کریں جس کے پیشاب سے دانے نہ اگیں وہ عقر ہے جب یہ
معلوم ہو جائے کہ مرد عقر ہے یا عورت تو اس کا سبب معلوم کر کے اوسکا علاج کرنا چاہیئے
اور علاج جب ہی مفید ہوگا کہ عقر مجازی ہو اگر عقر حقیقی ہوگا تو اس کا علاج حکیم مطلق
کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ مرد کے عقر ہونے کے اسباب یہ ہیں کہ جوہر حیات کے
مزاج میں خرابی پیدا ہو گئی ہو یا آلہ عشرت اسقدر چھوٹا ہو کہ جوہر حیات رحم تک نہ
ہو پہنچ سکے یا بسبب خلاف وضع فطری اعمال سے آلہ عیش میں کجی اور جوہر حیات
میں خرابی آگئی ہو۔ مثلاً انثیین کی رگیں یا کانوں کے نیچے کی رگیں جنکو دواجین کہتے
ہیں کٹ گئی ہوں جوہر حیات کے خراب ہو جانے کی پہچان یہ ہے کہ رنگ زرد رقیق
اور کم مقدار ہیں بو دار ہو جائے۔ اور پیمانہ میں چھلکنے کے وقت جلن محسوس ہو۔
اس حالت میں مغلظ ادویہ مثل تالمکھانہ۔ موصلی سفید۔ سنگھاڑہ۔ تخم بھنڈی۔
ناگبھنی۔ مفید ہے۔ اگر قضیب میں کجی ہو تو بطخ وغیرہ کی چربی مغزیات نعابدار
اشیاء اور روغن کی مالش کریں کجی دور ہو جائیگی۔

اگر عورت عقر ہو

عورت کے عقر ہونے کے اسباب یہ ہیں:۔ گگوں یعنی میں خرابی ہو جسکی نشانی یہ ہے
کہ خون دیر میں اور کم آئے رنگ سرخ اور رقیق اور ہونٹ آستان حریم حسن کم اور دیر
میں نمو پائیں اگر مزاج بارد ہو گرم دواؤں سے علاج کریں اگر مادہ بلغم ہو اول ایارجات
اور حقنوں سے نکالیں اوس کے بعد مزاج کی اصلاح کریں۔ اگر خون زائد غلیظ سیاہ
اور عانہ پر بال زائد ہوں شربت بنفشہ۔ شربت نیلوفر۔ شربت خشخاش شربت
سیب۔ شربت صندل۔ شربت لیموں دوسری دواؤں کے ہمراہ پلائیں۔ چوزہ مرغ
گوشت بز یا بزغالہ کھلائیں۔ زردی بیضہ مرغ اور مرغی اور بط کی چربی روغن بنفشہ
میں ملا کے فرزجہ کریں، اگر خون میں قلت اور حریم حسن خشک ہے تو ترتیب کے لئے

چکنی غذا اور فاکہہ جات یا تازہ دودھ۔ شربت بنفشہ یا نیلوفر پلائیں اور روغن تخم چیر چیرا روغن بنفشہ یا بط کی چربی مثانہ اور حریم حسن پر طلا کریں۔ اگر ہر وقت حریم حسن سے رطوبت جاری رہے تو ایارجات کا کھلانا اور استفراغ کرانا ادویہ مجففہ اور کباب کھلانا مفید ہے۔ اگر عورت زائد موٹی ہو تو دبلا کرنے کے لئے فصد کرائیں۔ مسہل بھی دیں۔ غذا کم دیں۔ اطریفل صغیر کھلائیں نافع ہے۔ اگر حبس طمث (حیض بند ہونا) ہو گیا ہو تو ادویہ مدر طمث ہمراہ شربت بزوری کے استعمال کرائیں۔ اگر بہنگام وصل حریم حسن سے آواز پیدا ہو تو جو دوائیں کاسر ریاح ہیں۔ مثل انیسون وغیرہ کے کھلانا مفید ہے۔ استقرار حمل کے لئے ذیل کی ادویہ کرتی ہیں عاقر قرحا اسنہ نقوع کے طور پر پلائیں بول فیل وقت مباشرت پلائیں ۵ درہم حیوانی زہر کے ساتھ کھلائیں۔

عقیمہ کرنا

بعض اوقات اولاد بکثرت پیدا ہونے سے مستورات ضعیف ہو جاتی ہیں اور صحت وسلامتی کے لئے ان کو عقیمہ ہونے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ ہم یہ نسخے اسی شرط سے لکھتے ہیں کہ ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ مثلاً ناجائز تعلقات کی صورت میں اولاد پیدا ہونے کے اندیشہ سے بچنے کے لئے یا عیاشی کی غرض سے یا منشا فطرت کے خلاف دشمنی میں قطع نسل کرنے کے لئے اگر ان نسخوں کا استعمال کیا جائیگا تو ناجائز فائدہ اٹھانے والوں پر گناہ کا بار ہوگا۔

نسخہ:۔ ہاتھی کی لید بخور کے ایک تولہ شہد میں ملا کے تین روز تک پلائیں لیکن بعد فراغ گلگوں قبائی۔ نیز ہاتھی کی لید سے حمول کرنا عورت کو بانجھ کرتا ہے۔

دیگر:۔ نوسادر اور پھٹکری پانی میں پیس کے بعد گلگوں قبائی حریم حسن میں رکھیں۔

دیگر:۔ ہر روز علی الصباح بغیر بات کئے ہوئے ایک لونگ چالیس روز تک نگلیں۔

دیگر:۔ اسپند کوٹ کے اور خاکستر کوڑی ہموزن بعد گلگوں قبائی پھانکیں۔

دیگو:۔ اگر سر قضیب روغن تیرپ اور نمک سے چرب کرکے مباشرت کی جائے رحم نطفہ کو قبول نہ کرے گا۔

دیگو:۔ کالی زیری۔ تخم ہلیلہ کابلی۔ ناگیسر نرکچور کالا دانہ کا نقل ہر ایک پانچ درم کوٹ کے سات گولیاں بنائیں حالت گلگوئی میں عورت سات روز تک ایک گولی روز استعمال کرے۔

دیگو:۔ اگر عورت چنبیلی کی ایک کلی نگل لے تو سال بھر تک حمل نہ قرار پائیگا۔ اور دو نگلے تو دو سال تک۔

دیگو:۔ عورت مواصلت کے وقت اپنی ران بلند نہ کرے اور پیمانۂ عیش چھلکنے کے وقت حریم حسن سے خروج اختیار کرے نیز اسکی کوشش کرے کہ محبوب بیک وقت سیراب راحت نہ ہو اور بعد نزول جوہر حیات عورت کھڑی ہو کے چھینکے۔

دیگو:۔ یہ ٹوٹکا بالخصوص مانع حمل ہے لڑکے کا دانت جو پہلا گرے لیکن زمین پر نہ گرنے پائے لیکے اتوار کے روز چاندی میں منڈھوا کے عورت اپنے بازو پر باندھے۔

دیگو:۔ عورت مینڈک کی ہڈی ہر وقت اپنے پاس رکھے۔

علامات حمل

جس روز بعد مواصلت محبوب مطلوب کے چہرۂ رنگین پر آثار افسردگی پائے جائیں۔ رونگٹے کھڑے ہوں۔ مباشرت سے طبیعت سیر ہو جائے۔ درد محسوس ہو اعضا میں سستی پائی جائے۔ طبیعت مالش کرے۔ استفراغ ہو جائے۔ کلیجہ پر جلن معلوم ہو۔ بھوک بند ہو جائے۔ بعد مباشرت پیمانۂ عیش خشک نکلے۔ دہن رحم سخت ہو جائے ترش چیزوں کی طرف طبیعت راغب ہو کچھ دنوں بعد گلگوں پیرہنی بند ہو جائے یا کمی کے ساتھ آئے۔ نبض میں تواتر اور قارورہ گندلا ہو۔ اگر برتن میں بول رکھا جائے تو اوپر جھلی سی دکھائی دے۔ اثمار شباب بڑھ جائیں۔ اور ان کے دبانے سے درد محسوس ہو۔ چوتھے مہینے طبیعت قائم ہو جاتی ہے۔ اور متلی وغیرہ کی شکایت نہیں رہتی۔ پانچویں ماہ اثمار شباب میں شیر آجائے۔ ساتویں ماہ جنین محسوس ہو تو سمجھ لینا

چاہیے کہ حمل ہے ورنہ نہیں ہے۔ دوسری سہل الاصول تدبیر یہ ہے کہ صبح کو نہار منہ لہسن کا جوا چھل کے عورت کے منہ میں رکھے اور دو گھنٹے کیلئے سو رہے اُسکے بعد جاگے اور اُسکے منہ سے بو نہ آئے تو حاملہ ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جنکو ہوشیار دائیاں خوب جانتی ہیں۔ خاص کر بڑی بوڑھیاں بعض اس درجہ تجربہ کار ہوتی ہیں کہ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد ہی اون کو احساس ہو جاتا ہے اور حمل کا اندازہ کر لیتی ہیں۔ ہمنے جو کچھ علامتیں لکھی ہیں وہ ایسی عام اور آسان ہیں جنکے لئے کسی تجربہ کی ضرورت نہیں اور تصدیق پورے طور پر ہو جاتی ہے۔

استقرار حمل کی توجیہ و تصریح

صحیح المزاج زن و شوہر یا مرد و عورت سرشار وصل ہوتے ہیں تو جوہر حیات بغیر کسی فساد کے رحم میں داخل ہو جاتا ہے مرد کا جوہر حیات عاقدہ اور عورت کا منعقدہ باہم مل کے ایک قسم کا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مرد کا پیمانۂ عیش عورت کے ساغر عیش تک پہونچے بلکہ حریم ناز کے اندر ہی داخل ہو جائے تو وہ جراثیم (باریک کیڑے) جو جوہر حیات میں موجود ہوتے ہیں اور تولید کا باعث بنتے ہیں خود بخود رحم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جدید تحقیقات میں تو اسقدر زور دیا جاتا ہے کہ اگر کسی ذریعہ سے حریم ناز میں جوہر حیات پہونچا دیا جائے تو حمل قرار پا جائیگا مگر اصولاً یہ بات قابل اعتراض ہے اسلئے کہ استقرار حمل جانبین کے جوہر حیات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ نہ صرف مرد کے جوہر حیات سے اگر ایسا ہوتا ہو پیکر حسن کے ساغر تمنا چھلکنے کی ضرورت نہ ہوتی اور ایک نوخیز کمسن عورت سے مباشرت کرتا جسکے رحم کی لعاب دار جھلی خراب نہ ہوتی ہو حمل قرار پا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا البتہ ایک صورت مشروط ممکن تھی کہ جوہر حیات تازہ رحم میں پچکاری کے ذریعہ سے داخل کی جائے لیکن وہی کہ اوس کا بھی ساغر عیش چھلک رہا ہو اور کیڑے بھی زندہ ہوں۔

استقرار حمل کے ایک ہفتہ بعد رحم میں چار نقطے پیدا ہو جاتے ہیں ایک دل

کی جگہ دوسرا دماغ تیسرا جگر چوتھا طحال غرضکہ اربع عناصر کی یہ تبدیل ہیئت ابتدائیں صورت نمایاں ہوتی ہے چوتھا نقطہ باقی رہتا ہے وہ ان تینوں کی حفاظت کرتا ہے اور حرارت پہونچاتا رہتا ہے۔ رگوں سے مل کے تینوں کے جگر کو غذا پہونچاتا ہے۔ دوسری حالت چار دن میں مکمل ہوتی ہے جبکہ وہ سرخ نقطے ہوکے خون حیض جنین کی ناف میں پہونچاتے ہیں۔ تیسری حالت چھ روز تک رہتی ہے جس میں جنین کی شکل گول پیر کی طرح ہوجاتی ہے چوتھی حالت بارہ دن میں تمام ہوتی ہے جب مضغہ ہوتا ہے اور بعض بدن کے حصہ بھی علٰحدہ ہوجاتے ہیں اور پانچویں روز تک یہ حالت رہتی ہے اس درمیان میں سب اعضا مکمل ہوجاتے ہیں۔ اور عورت و مرد کا نشان قرار پاتا ہے بعد اس کے چھٹی حالت پیش آتی ہے جبکہ اعضاء میں اور سوراخ پیدا ہوتے ہیں بہ نسبت مادہ کے یہ تمام تبدیلیاں نر میں بہت جلد تکمیل پاتی ہیں یعنی لڑکا تیس دن سے چالیس دن تک بنتا ہے۔ اور لڑکی چالیس دن سے پچاس دن تک جتنے دنوں میں جنین کی بناوٹ ہوتی ہے اس سے دوگنے دنوں میں حرکت کرتا ہے اور تین گنے دنوں میں پیدا ہوتا ہے مثلاً پانچ ہفتہ میں بنتا ہے تو دس ہفتہ میں حرکت کریگا اور پندرہ دن میں پیدا ہوگا تیس ہفتوں کے بعد بچہ عام طور سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے اگر قوی ہوتا ہے تو جھلیوں کو پھاڑ کر نکل آتا ہے اور اگر کمزور ہوتا ہے تو جھلیوں کو نہیں پھاڑ سکتا اور رحم کے اندر مرجاتا ہے اور زندہ رہنا مشکل ہے یا اگر آٹھویں مہینہ پیدا ہو تو بھی جھلیاں پھاڑنے کی کوشش میں مرجاتا ہے۔ اور اگر پورے نو ماہ کا ہوجاتا ہے تو اس میں جھلیاں پھاڑنے کی قوت آجاتی ہے۔

لڑکے اور لڑکی کی شناخت

مرد کے جوہر حیات کا رنگ سفید اور عورت کا زرد ہوتا ہے اگر مباشرت کے وقت مرد کے جوہر حیات کا غلبہ ہوتا ہے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ لڑکا حمل میں ہوتا ہے تو عورت کا چہرہ صاف اور خوشنما ہوجاتا ہے۔ متلی اور قے کی شکایت بھی رفع ہوجاتی ہے بد ذائقہ چیزیں کھانے کی خواہش نہیں رہتی نفیس غذا کی طرف رغبت ہوتی ہے داہنی کوکھ داہنا

ثمر شباب داہنی آنکھ بڑی معلوم ہوتی ہے۔ اگر دودھ نکالیں تو داہنی طرف کا دودھ گاڑھا ہوتا ہے اگر اوس میں جونک چھوڑدیں تو نسدا د ہونے کی وجہ سے نکل نہیں سکتی یا شیشہ پر ڈالیں تو نہ بہیگا۔ اگر عورت اوٹھتی ہے تو داہنے بازوں پر زور دیکے اور داہنا ہاتھ ٹیک کے اوٹھتی ہے غم و غصہ طبیعت سے فرد ہوجاتا ہے۔ کسی قسم کا خوف نہیں رہتا شکل مردانہ دار ہو جاتی ہے وضع حمل کے وقت کمر سے درد شروع ہو کے پیٹ میں آئیگا۔

اگر حمل میں لڑکی ہے تو وقت وضع حمل درد ناف اور رحم نازک کے درمیان سے اوٹھکر پیٹ میں آئیگا رنگ میلا ہو جائیگا۔ پیشاب سفیدی مائل ثمر شباب نمایاں بڑھا ہوا اور اوپر کا حصہ سیاہی مائل ہوجائیگا۔ جنین کی حرکت بائیں جانب سے محسوس ہوگی۔ حاملہ کو اوٹھنا بیٹھنا ناگوار معلوم ہوگا بری چیزوں کی طرف توجہ ہوگی۔ بائیں طرف زور دیکے اوٹھیگی۔ اگر نبض میں داہنی طرف متواتر ہو تو لڑکا ورنہ لڑکی ہوگی اگر حاملہ کا دودھ سفید کپڑے پر ڈالیں اور سرخی مائل داغ پڑے تو لڑکا اگر زرد پڑے تو لڑکی ہوگی۔

اولاد پر والدین کے خیالات کا اثر

یہ بات مسلم ہے کہ ماں باپ کے خیالات کا اثر بچہ پر پڑتا ہے بلکہ ماں کا اثر بہ نسبت باپ کے زیادہ پڑتا ہے۔ کیونکہ نو ماہ تک اوسکے پیٹ میں پلتا ہے اور اوسکے خون سے اوسکی پرورش ہوتی ہے جبکہ اولاد عورت کے جسم کا جزو ہوتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اوسکے خیالات اور تاثرات سے متاثر نہ ہو۔ ولادت کے وقت سب سے زیادہ اثر مرتب ہوتا ہے۔

عام طور پر تجربہ کیا گیا ہے کہ جس قسم اور شکل و صورت کی عورتیں ولادت کے وقت موجود ہوتی ہیں ویسی ہی شکل و شباہت کی اولاد پیدا ہوتی ہے لوگ ملتی جلتی صورت دیکھ کے کہتے ہیں کہ فلاں عزیز پر بچہ پڑا ہے اس کا خاص سبب یہی ہے کہ اس موقع پر تمام اعزہ موجود ہوتے ہیں۔ اکثر اس قسم کی ولادتیں ہوئی ہیں کہ بچہ کے والدین خوبصورت ہیں لیکن بہیم قبول صورت پیدا ہوتا ہے یا ایک یوروپین لیڈی کے یہاں ایک مرتبہ سیاہ فام بدصورت لڑکا پیدا ہوا حالانکہ یوروپین گورے رنگ کا باپ اور نہایت حسین یوروپین لیڈی اوسکی ماں تھی اس عجیب و غریب ولادت پر سب کو حیرت ہوئی اور بعد تحقیقات کے پتہ چلا کہ

زچہ کے روبرو ایک حبشی کی تصویر تھی اوس کا اثر ولادت کے وقت قبول کر لیا۔
لہذا خوبصورت ذکی الطبع بہادر اولاد پیدا کرنے کے لیے انسان کو ذرا شفقت سے کام لینا چاہیئے۔ یوں تو خدا کی قدرت میں کسی کو کوئی دخل نہیں نہ یہ اپنے بس کی بات ہے۔ مگر اوسی کی دی ہوئی عقل وحکمت کے بموجب انسان کو بہتری کی تدبیر کرنی چاہیئے۔ کتنے لوگ ہیں جو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اور کتنے ہیں جن کے ہاں سوائے لڑکیوں کے لڑکا نہیں ہوتا اکثر ایسے بھی ہیں کہ برابر لڑکے ہوتے چلے جاتے ہیں اور اونھیں ارمان ہوتا ہے کہ ایک لڑکی بھی کم سے کم ہو جاتی ۔ ان تمناؤں میں عجیب عجیب تدبیریں کی جاتی ہیں گنڈے ۔ تعویذ ۔ دعا دوا سب ہی کچھ کی جاتی ہے ۔ مگر مشیت سے کوئی زور نہیں چلتا اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ دولت وثروت سب کچھ ہے مگر اولاد نہیں اوسکے واسطے وہ ناک رگڑتے ہیں ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کو تیار ہیں اور ایسے بھی ہیں کہ نان شبینہ کو محتاج ہیں ۔ مگر اللہ تعالیٰ اولاد پر اولاد دئے جاتا ہے ۔ مصرع
؎ ورنہ ستانی لبستم میرصد کے مصداق بنے ہوئے ہیں ۔
انسان کی فطرت ہے کہ اولاد کی ذات سے تمام امیدیں وابستہ رہتی ہیں جو لڑکے بڑے ناز ونعم سے پرورش پاتے ہیں بڑھ کے نالائق نکل جاتے ہیں اور بچارے ہر وقت جینے کی دعاؤں کے اون کے حق میں بددعا نکلتی ہے ۔ جی جل جاتا ہے تو بیتاب ہو کر کہتے ہیں کہ خدا ایسی نالائق اولاد کو دنیا سے اوٹھا لے یا اونہیں زمین کا پیوند کردے کہ جیتے جی کی کوفت اور اذیت سے بچیں ۔ لڑکا ہو یا لڑکی اگر والدین کی اطاعت سے منحرف ہو جائے تو اوس سے جانور اچھے کہ پرورش کی جاتی ہے تو وفاداری کرتے ہیں ۔
اس میں کوئی کلام نہیں کہ اولاد کے معاملہ میں قضا وقدر سے سابقہ ہوتا ہے اور کوئی دم مارنے کی طاقت نہیں رکھتا تاہم دنیا عالم اسباب ہے ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اسباب نیک کو کام میں لائے ورنہ کفران نعمت کا مرتکب ہوگا ۔ جو کاہل اور کندۂ ناتراش جاہل بیکاری اور حرامخوری کو توکل سے تعبیر کرتے ہیں وہ سخت گناہ کرتے ہیں گو اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اوسکو اسباب وآلات کی ضرورت نہیں چنانچہ تخلیق عالم میں کون سے آلات واسباب موجود تھے ۔ اگر ایسے مادہ اور اسباب پر مجبور سمجھیں تو

حد درجہ کا کفر ہے البتہ عبد و معبود میں یہی فرق ہے کہ بندہ اسباب کا محتاج ہے اور وہ قادر مطلق ہے

بیکاری و توکل دور است از مروت
بر دوش خلق منگن زنہار بار خود را

اولاد نیک سے توقعات

انسان کو لازم ہے کہ اپنی فلاح و بہبود کی کوشش میں مصروف رہے اور خدا کی مہربانیوں پر نظر رکھے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے اوس کی محنت کو باکار بنائے۔ نیک ہدایت اور اولاد کی تربیت وتعلیم کی توفیق عطا فرمائے۔ اولاد سے یہ توقع رکھنا بالکل فطرت کے مطابق ہے کہ پیری وضعیفی میں والدین کی اطاعت ودستگیری کرے اون کے بعد اُن کی جانشین ہو اور اس دارالمکافات میں یہ اوسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ والدین نے بھی اولاد کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہو۔ ایام حمل سے عالم شباب تک ان کی پرورش تربیت وتعلیم میں کوئی دقیقہ امکانی اوٹھا نہ رکھا ہو۔ ایام حمل میں پر فضا سرسبز وشاداب مقام پر حاملہ رکھی جائے رنج وفکر سے حتی الامکان بچائی جائے۔ تازہ ہوا کھلائی جائے

ایام حمل میں نگہداشت

وضع حمل کے وقت تک عورت کو دلکش اور پر فضا مقام پر رکھنا خیالات پر عمدہ اثر رکھتا ہے۔

جن لوگوں میں اسقدر استطاعت نہیں کہ وہ امیرانہ زندگی بسر کرسکیں اون کے لئے خس پوش مکان بھی صفائی اور ستھرے پن سے بہتر وقت گذارنے کے امکانات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ رئیسوں اور بادشاہوں ہی کے لائق اولاد ہو بلکہ اکثر غریبوں کے جھونپڑے سے حکما، علماء، صناع و فلاسفر معمولی حالت وطبقہ سے دنیا کی بلندیوں تک پہونچے ہیں۔

وضع حمل کے وقت کی ہدایتیں

ولادت کے وقت چاہیئے کہ عورت کو نہایت خوشنما صاف ستھرے کمرہ میں رکھیں بدصورت۔ بداخلاق عورتیں قریب نہ ہوں اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو کسی تدبیر سے اون کو اس جگہ سے ہٹا دینا چاہیئے۔ یہ طریقہ نہایت مذموم اور شرمناک ہے کہ قبل از وقت تمام میں اس خبر کو مشتہر کر دیا جائے ایسے موقعہ پر دو ایک تجربہ کار سِن رسیدہ

عورتوں کا صلاح و مشورہ اور ضرورت کے لحاظ سے ہونا ضروری ہے اسکے بعد خوش جمال سلیقہ مند عورتیں ہوں۔ بہادروں اور دانشمندوں کی تصویریں کمروں میں آویزاں کی جائیں اگر زچہ کی توجہ اور نظر اون پر رہے تو بہت بہتر ہے ورنہ اون کی موجودگی ہی کافی ہے۔ حمل کے زمانہ میں مسہل ہولناک آواز ثقیل اور گرم اشیا سے پرہیز کرنا چاہئے زیادہ حرکت کرنا بھی مضر ہے تندرستی کی غرض سے ہموار زمین پر تھوڑی دیر ٹہلنا مضائقہ نہیں۔ جس قسم کی اولاد پسند ہو اوسی قسم کے خیالات عورت کے دماغ میں پہونچانے چاہئیں اگر تعلیم یافتہ ہو تو اوسی قسم کے افسانے اور مشاہیر کی سوانح یا حالات پڑھنے۔ میلا رہنا سخت بستر پر سونا۔ شکم سیر ہو کے کھانا دن کو سونا رات کو زیادہ جاگنا جناتوں وغیرہ کے ہولناک قصے سننا منشی اشیاء کا استعمال مضر ہے۔ چاول کی کھیر کھلانے سے اولاد گوری ہوتی ہے۔ سرخ رنگ کے لئے گھی کا استعمال مفید ہے۔ شادی بیاہ کے متعلق اپنے خاندان میں افضل ہے۔ اگر دوسرے خاندان والے سے تعلقات قائم کئے جائیں تو حسب نسب کا لحاظ نہایت اہم ہے کیونکہ خاندانی اثرات یقیناً اولاد کے اخلاق و عادات کا جزو ہوتے ہیں۔

لڑکا لڑکی پیدا کرنیکی تدبیر

انسان کا کوشش کرنا کام ہے اوس میں کامیابی عطا کرنا حکیم مطلق کے اختیارات سے ہے حکما اور اطبا نے اوس کلیہ کے بموجب کہ دنیا میں کوئی مرض ایسا نہیں ہے جس کی دوا نہو بہت غور و خوض سے بر ممکن صورت بتائی ہے اور اسپر دعوی اسی لئے نہیں کیا کہ ہمارے نزدیک یہ تدبیر کارگر ہونیوالی ہے آئندہ تمہاری قسمت اور خدا کی مرضی۔

جس روز لنگوں پیرہنی سے فرصت ہو اگر اوسی روز مباشرت کی جائے تو اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور دوسرے دن کے عمل میں لڑکی اسی طرح تیسرے دن کے واسطے پھر لڑکا چنانچہ طاق دنوں میں بیٹا اور جفت دنوں میں بیٹی پیدا ہونے کے کثیر تجربے میں بعض ادویہ بھی اسکے لئے مفید ہیں۔

نسخہ:۔ ریش برگد چھ ماشہ سفوف کرکے انسان یا بھینس کے دودھ کے ساتھ پھانک لے اور گھنٹہ بھر کے بعد دولت وصل سے مالا مال ہو۔

دیگر۔ برگ عشق پیچاں نو ماشہ ہمراہ شیرگاؤ عورت استعمال کرے تو لڑکا ہوگا۔
دیگر۔ مغز تخم کرنجوہ دو چند شیر مادیہ اسپ میں گھول کے مرد آلۂ عیش پر ضماد کرکے ہم بستر ہو لڑکا ہوگا۔
قدرتی صورت یہ ہے کہ اگر مرد اپنی محبوبہ سے پہلے سرشار وصل ہو جائے تو لڑکی ہوگی۔
نسخہ:۔ بادیان ۹ ماشہ بیخ انجرہ ۹ ماشہ ہمراہ شیرگاؤ تین ماہ تک استعمال کرے اور چاند کی جفت تاریخ میں شریک حیات کے ہمراہ مصروف استراحت ہو تو لڑکی ہوگی۔
دیگر۔ ایام حمل میں ہر تیسرے دن چھ ماشہ موصلی صبح کو پھانک لیا کرے، تو ضرور لڑکی ہوگی۔

معین حمل تدابیر

برادۂ عاج کوٹ چھان کے نبات سفید ہموزن ملا کے رکھ چھوڑیں جب روز عورت گلگوں پیرہنی سے سیر ہو دسی دن سے نو ماشہ سات روز تک پھانکے اور اوسکے بعد اپنے رفیق حیات کو اذن مواصلت دے جس روز میں حاملہ ہو جائیگی۔
دیگر۔ حمل کے واسطے کاکنگل کوٹ چھان کے برابر سے شکر ملا کے بعد فراغ گل پیرہنی ایک کفدست کی مقدار میں تین روز تک کھائے۔ غذا شیر برنج بعد طہارت مباشرت۔
دیگر۔ اسگندکوٹ کے قبل گل پیرہنی ایک درم سے دس درم تک کھائے غذا شیر برنج اور بعد طہارت مواصلت محبوب۔
حب معین حمل :۔ مرکی۔ نوسادر۔ ہموزن پیس کے بقدر چار چار انول گولیاں بنا لی جائیں عورت گل پیرہنی کے زمانہ میں ایک۔ گولی روز کھائے بعد ہ پیا کی قربت حاصل کرے
دیگر۔ بیخ پیاباقسہ تیمدرم پانی میں پیس کے ہمراہ شیرگاؤ مرد کھائے اور عورت کو تین روز تک کھلائے اوسکے بعد مواصلت کا حظ اوٹھائے

اسقاط حمل

ضرب پہونچنا۔ اوچھلنا۔ کودنا۔ کسی شے سے خوف زدہ ہو جانا۔ حمام میں دیر تک

رہتا غصہ بہت کرنا۔ بجلی یا توپ کی سخت آواز سننے سے حمل بہت جلد ضائع ہو جاتا ہے
ایسی غذا جو کبھی نہ استعمال کی جاتی ہو کھانا یا معدہ کا غذا سے خالی ہونا۔ کثرت جماع۔
جنین کا کسی سبب سے ضعیف ہو جانا علامت یہ ہے کہ کوکھ یا کمر میں درد ہو گا۔ دودھ نکلیگا
شدید درد ہو کے خون جاری ہو جائیگا۔ علاج یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل دیا جائے۔
سرد مکان میں بودوباش اختیار کی جائے۔ گرم جگہ پر نہ رکھا جائے۔

اسقاط روکنے کی تدبیر

نسخہ۔ مغز تخم کنار دشتی ۵ تولہ کہربا ۳ تولہ جاوتری ۲ تولہ مروارید ناسفتہ ۱ تولہ گل گاؤزبان ۳ تولہ مرکی ۲ تولہ سب کو باریک کرکے چار چار ماشہ کی گولیاں بنائیں تازہ گائے کے دودھ کے ہمراہ ہر روز صبح کو ایک گولی کھائیں۔

آثار وضع حمل

استقرار حمل سے اڑتالیس ویں ہفتہ (۲۷۳) روز کے بعد رحم کا بڑھنا موقوف ہو جاتا ہے اور رحم اُس وقت چاہتا ہے کہ جنین کو خارج کرکے خود بدستور ہو جائے۔ اُس وقت عورت کے اُنثیین رحم کی گردن کو دباتے ہیں جس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور اُس سے رطوبت بھی خارج ہونے لگتی ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ اجابت معمول سے زیادہ ہوتی ہے۔ چہرہ کا سفید ہو جانا پسینہ کم آنا۔ رطوبت کا اخراج خاص علامات ہیں۔

دردزہ

اول جنین کا سر رحم سے نکلتا ہے دوسرے کوکھ میں حاملہ کی اسقدر وسعت ہو جاتی ہے کہ جنین کا سر اُس میں بآسانی سما جاتا ہے اور گدی پیڑو کی محراب سے نکل آتی ہے۔ حاملہ کے رحم میں جنین کو خارج کرنے کی پوری قوت آجاتی ہے۔ حاملہ معمولی دردزہ میں معمولی اوقات سے زیادہ جھنا نہیں رہتی غیر معمولی دردمیں اول دردزہ کے ساتھ حاملہ

سے اعضاء میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے دوسرے اول رحم سے بجائے سر کے ہاتھ پاؤں یا آنول یا نال نکلتی ہے۔ تیسرے رطوبت نہیں جاری ہوتی۔ یا سیلان رحم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ چوتھے درد زہ کا زمانہ معمول سے زیادہ ہو جاتا ہے کبھی کثرت رنج محنت شاقہ یا جنین کے کسی عضو کے دب جانے سے۔ دردزہ میں شدت ہو جاتی ہے

عسر ولادت کے بیان میں

رحم کی خرابی سے مثلاً رحم کثیف یا منقبض ہو یا شحم زیادہ فربہ ہو۔ یا فم رحم چھوٹا ہو یا دردزہ کسی صدمہ کی وجہ سے ہو یا سن زائد ہونے کے سبب سے۔۔۔۔ رطوبت کم جاری ہو یا کسی بیماری کے سبب سے حاملہ کمزور ہو دردزہ کے وقت حاملہ کو خوشبو سنگھانا سخت مضر ہے۔ اگر دردزہ کو چار روز ہو جائیں تو یقینی طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ جنین مرگیا۔ اگر اس سے پہلے بھی معلوم ہو جائے تو نکالنے کی تدبیریں کرنی چاہئیں۔ جنین کے مرنے کی علامت یہ ہے کہ اوس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی اور حاملہ کے پہلو سرد ہو جاتے ہیں۔ سانس پیٹ میں نہیں سماتی برابر آتی رہتی ہے۔ اگر یقین ہو جائے کہ جنین ہلاک ہو گیا تو پوست مار سرگین کبوتر۔ جدا جدا یا ملا کے کھائیں۔ یا جاوشیر۔ جند بیدستر اور قند سفید۔ آب زہرہ گاؤ برابر ملا کے کھائیں۔ وزن ۳ ماشہ ہمراہ آب یا قطرانی عود سداب شحم حنظل آپس میں ملا کے ۳۰ ماشہ گرم پانی میں دیں اور کچھ دیر تک نکچھکنی سنگھائیں۔ جب چھینک آنے لگے منہ بند کر دیں تاکہ زور اندر کی طرف ہو۔ تخم حنظل اور قسط وسداب خشک ہر ایک تین درم کوٹ چھان کے بیل کی پتی۔ ملا کر ناف پر طلا کریں۔

تسہیل ولادت کے بیان میں

چار مثقال املتاس کے چھلکے پانی میں جوش دے کے تھوڑی شکر ملائیں اور

پلا دیں عسرِ ولادت کے واسطے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اور گھوڑے کے سم کی دھونی نافع ہے۔ سانپ کی کینچلی کا دھواں مردہ و زندہ بچے دونوں کو جلد نکالتا ہے گاجر کے چھلکوں کا بخور بھی تسہیل ولادت کرتا ہے اور گل بابونہ ۹ ماشہ ایکپاؤ پانی میں جوش دے کے شہد بقدر ضرورت ملائیں نافع ہے۔ اگر سنگ مقناطیس بائیں مٹھی میں دیں یا بسد اپنے گھٹنے پر باندھیں یا پوست خیار شنبر ڈیڑھ تولہ کوٹ کے پانی میں جوش دیں اور شربت بنفشہ یا نخود آب ملا کر پلائیں یا دار چینی کھلائیں۔ دعن بنفشہ روغن زیتون روغن چنبیلی کا پیٹ اور پیٹھ پر ملنا بھی مفید ہے۔ اگر عورت کے فربہ ہونے یا رحم کے چھوٹے ہونے یا قوت دافعہ کے ضعیف ہونے سے یا راستوں کی تنگی کی وجہ سے عسر ولادت ہو تو روغن بنفشہ۔ روغن زنبق روغن زیتون مرغ اور بطکی چربی مغز ساق ہموزن شکم اور پشت زنچہ پر مالش کریں۔ کرنجوہ چمڑہ میں رکھ کے بائیں پنڈلی پر باندھیں ہینگ کھلانا مفید ہے۔ آدمی کے سر بالوں کی دھونی دینا عسر ولادت کے لئے مفید ہے۔ سر کے بالوں کی خاک گلاب میں ملا کے سر پر رکھنا با لخاصیت نافع ہے۔ سرخ کپڑہ میں نمک باندھ کے بائیں جانب ٹیکائیں مفید ہے۔ بارہ سنگھے کا سینگ باندھنا مفید ہے۔ سرپھوکہ کی جڑ عورت کی کمر میں باندھنا تسہیل کے لئے مفید ہے زندہ سانپ کے دانت عورت کے گلے میں لٹکانا نافع ہے۔

فرزجہ۔۔ اندرائن کی جڑ پیس کے ہمراہ روغن زرد فرزجہ کریں۔

بعد ولادت مسکن درد تدبیریں

پوست جزیرہ خشک دو دام ہمراہ عرق بادیان پئیں۔ پرانا کھوپرہ کھانا بھی مفید ہے

دیگر۔ معجون پرشعت ایک رتی آب ہینی میں پینا مفید ہے اور شربت انار بھی نافع ہے۔

دیگر۔ پوست بیخ بادیان پوست بیخ کرفس پوست بیخ کاسنی ڈیڑھ تولہ بادیان

کرفس۔ کاسنی ایک ایک تولہ مویز منقی دو تولہ انجیر زرد بیس عدد پوست بیخ کبر و ماشہ بیخ اذخر۔ سنبل الطیب آسارون سلیخہ سات سات ماشہ شکر سفید تین پاؤ بدستور شربت اصول بنائیں۔

دیگر۔ روغن بید انجیر تین تولہ عرق بادیان ۱۰ تولہ نیم گرم پیپرمنٹ (پودینہ کا ست) چار قطرے ملا کے پلادیں اُسی روز درد موقوف ہو جائیگا۔

دیگر۔ کورے برتن کا ایک ٹکڑا آگ پر رکھکر اوس پر سات چھوٹے بتاشے رکھ کے جب گرم ہو کے کھلنے لگیں چھری کی نوک سے اوٹھا کے رکھ لیں درد کے واسطے بالخاصیت عجیب ہے۔

حفظ صحت اطفال

وضع حمل کے بعد بچہ کا رونا نہایت ضروری ہے کیونکہ رونے سے بچہ کے پھیپھڑے کھل جاتے ہیں تازی اور صاف ہوا اون میں داخل ہوتی ہے اور رگوں پٹھوں میں خون سرایت کرتا ہے تمام اعضاء رئیسہ اپنا اپنا کام کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں اسلئے نہایت ضروری ہے کہ بچہ جس جگہ ہو وہاں کی ہوا نجاست کثیف ابخرات اور گندگی سے پاک ہو ورنہ زہریلی ہوا بچہ اور زچہ میں بہت جلد اپنا اثر پہونچا دیتی ہے زیادہ آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا بھی ہوا کو خراب کرتا ہے۔ کیونکہ بار بار سانس لینے سے ہوا خراب ہوتی ہے اور تازہ ہوا جلد جلد وہاں نہیں پہونچتی بچہ پیشاب پائخانہ کو جائے تو جسم کو فوراً کپڑے سے صاف کر دینا چاہئے اور پوتڑے ہر دفعہ نئے استعمال ہوں تو بہت بہتر ہے ورنہ صابن سے دہو کے دہوپ میں خشک کر لئے جائیں گرمیوں میں بچہ کو نہلانے کے لئے تازہ یا نیم گرم پانی بہتر ہوتا ہے اگر بچہ کم طاقت یا دبلا ہو تو تھوڑا سا شہد چٹادیں تاکہ تنقیہ ہو جائے

عالم نسواں

ہم ابتدا میں مختلف ممالک کی عورتوں کے متعلق کچھ علامتیں اور عادات

واطوار کے بارہ میں، لکھ آئے ہیں لیکن وہ جو کچھ بھی ہے قدیم زمانہ کی مناسبت سے ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے واسطے موجودہ زمانہ میں پھر کسی قدر تفصیل کے ساتھ بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا نے ترقی کے مدارج طے کرنے کے بعد جہاں اور چیزوں میں نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے وہاں معاشرت کے ہر جزو میں کچھ نہ کچھ تغیر ضرور ہوا ہے۔ اور وہ دلیلوں نیز مشاہدوں سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

لیکن قبل اس کے کہ صنف نازک کی اقسام اور ممالک عالم کی عورات کے اخلاق و عادات پر تبصرہ کریں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمنے اس جزو کو کیوں اختیار کیا اور عام تعلیم نے آزادی کے ساتھ بہت کچھ لوگوں کو واقف کار بنا دیا ہے پھر اس اعادہ کی کیا ضرورت تھی۔ پہلی دلیل عریاں اور فحش تصویروں کے نہ دینے کی یہ ہے کہ ان تصاویر سے بجز اس کے کہ کتاب کو بجائے زینت سے دیکھنے کے نفرت سے دیکھا جائے۔ لطیف لٹریچر کو گندہ بنایا جائے اور کوئی فائدہ نہیں۔ مواصلت کے وہ متعدد طریقے جن کی بنا پر کوک شاستر کی عوام میں شہرت ہے ہرگز اختیار کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ نہ کوئی نیک نفس انسان اُن شیطانی افعال کے ارتکاب سے اپنی اور اپنے شریک زندگی کی صحت کو خراب کرنا پسند کرتا ہے۔

مغربی ممالک کی آزاد خیالی نے دور ترقی میں جس قدر عبرتناک اور حیا سوز مثالیں ہمارے سامنے پیش کی ہیں کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اُن قدیم تصویروں کی تجدید سے مطمئن دماغوں میں ہیجان پیدا کیا جائے نیز عریاں اور فحش تصاویر ہم آزادی سے شائع کرنے میں ملک و قوم اور حکومت کے گناہگار بھی ٹھہرتے ہیں پھر ایسی صورت ... کیوں نہ اختیار کریں جس میں حکومت تو حکومت اخلاقی جرم بھی نہ عائد ہوتا ہو۔

آپ ممالک مغرب سے پرائیویٹ (عریاں، تصاویر بخوشی طلب کر سکتے ہیں اور اگر اس نادیدنی منظر کا دیکھنا آپ کے لئے ناگزیر ہے تو شوق سے دیکھئے ہم سے مشورہ لیجئے گا تو ہم صاف کہدیں گے کہ یہ مخرب اخلاق صنعت ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ امراء کے ایوانوں کی زینت قرار دی جائے۔

اس خیال کے تحت میں ہمکو اپنی کتاب تصویروں سے معرا رکھنی چاہیئے تھی۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا۔ ساتھ ہی اس کے یہ ضرورت محسوس کی کہ ملک کا موجودہ مذاق بہت پست ہو رہا ہے بجائے اس کے کہ ہماری اخلاقی جرات قابل تحسین قرار پاتی ہم مورد مطاعن ٹھرائے جاتے کہ وہ بھی اس موضوع پر کوئی کتاب ہو سکتی ہے جس میں برائے نام بھی تصویر نہیں۔

ہم نے اس اعتراض کو رفع کرنے کی غرض سے تصویروں کا دینا جزو لاینفک خیال کیا لیکن اپنی غایت بھی فوت نہ ہونے دی یعنی تصویروں کا وہ انتخاب کیا جس کے ذریعہ سے مشاہدہ اور تجربہ کا پورا حق ادا ہو جائے۔ دنیا عالم مثال ہے اور اس دور میں تمثیل اسقدر ضروری فن قرار دے لیا گیا ہے کہ بغیر اس کے کوئی متمدن ملک ترقی یافتہ ممالک کی صف میں اُس وقت تک نہیں آسکتا جبتک علوم وفنون مدونہ و رائجہ میں ہمسری نہ کرتا ہو۔ ہندوستانی دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں برابری کا دعوٰی تو نہیں کر سکتے لیکن اُن پر یہ اعتراض بھی وارد نہیں ہو سکتا کہ وہ راہ ترقی پر قدم زن ہونے سے اعراض کرتے ہیں۔

ہمارا موجودہ انتخاب تصاویر اس لحاظ سے بھی قابل قدر ہے کہ اب اس زمانہ میں ذرائع آمد و رفت کی کثرت اور تجارت و تعلیم وغیرہ کی جہت سے غیر ممالک میں آنے جانے کی ضرورت روز افزوں ہے لہذا ملک میں اُن تجربوں کی ضرورت ہے کہ جن سے واقف ہونے کے بعد دوسرے ملکوں میں اُس پر خندہ زنی نہ کی جا سکے اور فریبوں سے بچنے کی اُس میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔

اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اردو زبان جس قدر لطیف و عام ہے اُسی قدر تعلیم یافتہ گروہ کے دل میں اس کی کوئی وقعت نہیں یہ ایراد کے قابل بات نہیں تھی بشرطیکہ بجائے اردو کے دوسری مشرقی زبانوں میں دستگاہ حاصل کی ہوتی۔ بدقسمتی سے تعلیمی حالت یہ ہو رہی ہے کہ مغربی علوم کی طرف رجحان ہے اُسی میں کمالات پیدا کئے جاتے ہیں اور وہی قابل عمل بھی سمجھے

جاتے ہیں۔
ایسے گروہ اور افراد کے واسطے لازم ہوا کہ اس طرح کی تماثیل پیش کی جائیں جنہیں وہ کم سے کم دیکھنا گوارہ کریں۔ وہ اسالیب اختیار کئے جائیں جنکی طرف اُن کی توجہ منعطف کرائی جا سکے۔ کسی چیز کو کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ تا وقتیکہ ضرورت زمانہ کے موافق اپنا جادۂ عمل نہ بنایا جائے۔
بہتر طریقہ تصاویر کے دینے کا تو یہی تھا کہ تصویر کے بعد اُس پر تبصرہ کیا جاتا لیکن اس مناسبت کے خیال سے طباعت کی دشواریاں اور کتاب پر زیادہ خرچ پڑنے سے غریب ملک پر زیادہ بار ڈالنا اچھا نہ معلوم ہوا اسلئے اس کا کوئی اہتمام نہ کیا جا سکا۔ تصویریں حسب ضرورت جہاں موقعہ ملا لگا دی گئیں اور تبصرہ ایک ہی جگہ پر کر دیا گیا۔ اپنے موافق حال ناظرین کو سمجھ لینا چاہیئے۔
تصویر کی صورت میں مشاہدہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فانوس خیال شمع کو در مرقع کو آغوش میں لئے ہوئے اپنی گردش جاری رکھے اور انھیں نقوش میں جدید صورتیں پیش ہوتی رہیں۔ ولولہ انگیز تقریر یا جاذب نظر توجہ تصویر بیک نگاہ انسان کے جذبات میں ہیجان پیدا کر دے اُن کا بدیہی تاثر ہے اور اس حقیقت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ جو لوگ فطرت کا غائر مطالعہ کرنے کے خوگر ہیں وہی ان تصاویر سے نتائج اخذ کر سکیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ تصویروں کا انتخاب یقیناً اس جذبہ کا حامل اور کیفیت کا ذمہ دار ہے کہ کہ ہر شخص اپنے مفید مطلب مقصد کو پہونچ جائیگا۔ یہ اور بات ہے کہ خیالات کی رفعت دیتی اُن میں امتیازی شان باقی رکھے جو پیشتر سے موجود ہے۔

چین کی عورت

جسم کی خوبصورتی اور تناسب اعضا کے لحاظ سے چینی عورت کے مقابلہ میں تمام دنیا کی عورتیں اگر پیش کی جائیں تو نہیں آسکتیں میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ دنیا میں اور کسی ملک کی عورت چینی عورت کی طرح حسین جسم کی مالک نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک کلیہ بیان کر رہا ہوں کہ عام طور پر اعضا کا تناسب جسقدر چینی عورت میں ہوتا ہے دوسرے ممالک کی عورتوں میں یہ عمومیت نہیں پائی جاتی۔ اور چہرہ کی ساخت خط و

خال کی بد نمائی میں بھی چینی عورت فرد کہی جا سکتی ہے اس میں بھی وہی توازن اور تناسب ہے جو جسم کی خوبی میں بیان کیا گیا۔ کیونکہ بالعموم چینی عورتوں کا ناک نقشہ خوبصورتی کا حامل نہیں ہوتا۔

جاپانی عورت

جس طرح اعضاء کے تناسب میں چینی عورت کے مقابل دوسرا درجہ رکھتی ہے اسی طرح چہرہ کی خوبی میں اُس سے بڑھ جاتی ہے۔ ان دونوں ہمسایہ ممالک کی عورتیں عادات واطوار کے لحاظ سے خاص تبائن رکھتی ہیں۔ چینی عورت پاک صاف نہیں رہتی اور اس کا لباس بھی اگرچہ جاپانیوں سے ملتا جلتا ہوتا ہے مگر بجائے نقش ونگار کے ایک رنگ کا کپڑا پہننا زیادہ پسند کرتی ہے اور اُس میں بھی نیلا گہرا رنگ زیادہ مرغوب ہوتا ہے۔ چینی عورت صناع۔ وفادار۔ سلیقہ شعار ہونے کے ساتھ نازک اندام ہوتی ہے۔ جاپانی عورت مضبوط۔ محنتی اور بجائے صنائع کے امورِ خانہ داری میں اپنا وقت زیادہ صرف کرتی ہے قد وقامت میں بھی چینی عورتوں سے نسبتاً قوی ہوتی ہے وفاداری میں اُس کا درجہ کم نہیں ہوتا البتہ دونوں ملکوں کی عورتوں کے رنگ میں فرق ہوتا ہے چینی صبیح ہوتی ہے تو جاپانی زرد رنگ والی اور اس میں سرخی کی جھلک رنگ کو اور چمکا دیتی ہے۔

حبشی عورت

افریقہ کی سیاہ رنگت والی حبشن بھی اپنی بدصورتی سیاہ فامی کے مقابلہ میں باطنی اوصاف اسقدر زیادہ رکھتی ہے کہ مشکل سے کسی ملک کی عورت میں پائے جا سکتے ہیں اُسکے موٹے بھدے ہونٹھ۔ بڑا مخروطی چہرہ۔ بھیڑی کی طرح کے گھومے ہوئے چھلے دار بال نہایت گہرا اور چمکدار سیاہ رنگ۔ آنکھوں اور سفید دانتوں کی موجودگی میں بجائے خوبصورتی کے ایک قسم کی ہیبت کا حامل ہوتا ہے۔ سیاہ رنگ انسان اُن تمام حصص ارضی پر رہتے ہیں جو خط استوا کے نیچے اور اُس کے قریب ہوتے ہیں آب وہوا کا تغیر رنگ کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ حبشی عورت ان تمام خرابیوں کے ہوتے ہوئے زن وشوئی کے لئے اسقدر مناسبت رکھتی ہے کہ باید وشاید۔ وہ وفاداری کی پتلی ہوتی ہے۔ نہایت جفاکش۔ متحمل۔ بردبار۔ قوی تن۔ لیکن افسوس ہے کہ کالی رنگت نے

اوس کے تمام اوصاف کو گھیر لیا کیونکہ آنکھیں جس چیز کو پسند کرتی ہیں اُسے دل بھی پسند کرتا ہے۔ حبشیوں میں وفاداری اور غلامی کی زندگی عام چلی آتی ہے جس طرح ان کا رنگ بے طرح سیاہ ہوتا ہے اُسی طرح جو صفت اُس میں ہے وہی زیادتی نظر آتی ہے۔ ان میں نہایت قوی مرد اور عورتیں ہوتی ہیں خواجہ سرا ہی اسی قوم کی یادگار ہیں۔ لکھنؤ میں اور دہلی میں یا جہاں کہیں بادشاہت رہی ہے حبشی نامور ضرور گذرے ہیں اور ان کی عجیب و غریب حکایتیں کثرت سے مشہور ہیں یحییٰ علی خاں اور داراب علی خاں وغیرہ خواجہ سرا حبشی تھے۔ تو شیدی عنبر اور شیدی لندھور و شیدی غلام علی وغیرہ اپنی شخصیتوں و خصوصیتوں کے سبب سے بہت مشہور ہیں۔ ایک لطیفہ اس وقت میرے ذہن میں آیا فیضانِ طبع ناظرین کے لئے درج کرتا ہوں۔ میں نے ریاست اخبار دہلی اور دوسرے اخباروں میں بھی ایک دوشیزہ اسالہ یوروپین کی تصویر دیکھی جسکے متعلق لکھا تھا کہ اس کا وزن پانچسو پونڈ ہے۔ یہ سینما میں کام کرتی ہے اور گانے میں بڑی مہارت رکھتی ہے اوس کا نام لکھنے کے بجائے پیشانی پر درج ہے" ہڈیوں اور گوشت کا پہاڑ" میرا ذہن اُسی وقت شیدی لندھور کی طرف منتقل ہوا جنکے مختصر حالات خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی نے نیرنگ خیال میں لکھے ہیں اُن کی جسامت۔ خوراک تن و توش کو ملحوظ رکھ کے اگر دیکھا جائے تو اس زمانہ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو ان سے زیادہ مندرجہ بالا تصویر والی دوشیزہ کے لئے مناسب پیش کیا جا سکے لیکن افسوس ہے دوشیزہ مذکور نے آنے میں بہت زیادہ دیر کی اور اب شاید اون کا جوڑہ ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ رہا انتظام قدرت کو ڈائی ہیکل انسان ممکن ہے دنیا کے کسی گوشہ میں وقت کا منتظر ہو۔

مصری عورت

صاف ستھری رہتی ہے۔ خط و خال کی خوبیوں کے ساتھ ناز و انداز زیادہ دلکش ہوتے ہیں۔ عیش و عشرت کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ کامل زیادہ ہوتی ہے۔ ماں بننے کی صلاحیت کم ہوتی ہے اور اگر ماں بن جاتی ہے تو بچے کی نگہداشت نہایت سلیقہ سے کرتی ہے آرائش و زیبائش حسن کی نمائش اُس کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے۔ نرم دل ہوتی ہے تعلیم و تربیت

کی بھی شائق ہوتی ہے لیکن وفاداری عام طور پر شعار نہیں۔ حسن خلق و صلح کے ساتھ
عشق و محبت میں بہت دل لگتا ہے وہ نقاب ڈالے ہوئے بھی نظر بازی اور کبک
خرامی و عشوہ و انداز سے باز نہیں رہتی۔

ترکی عورت

حسین و جمیل ہوتی ہے اعضا کا تناسب کوئی قابل ذکر نہیں ہوتا
چھریرہ جسم شاذ و نادر ہوتا ہے زن و شوئی کی زیادہ حریص
نہیں ہوتی۔ اپنی بڑائی کو پسند کرتی ہے ملک و قوم اور شوہر سے پوری
محبت رکھتی ہے۔ نہایت بردبار مستقل مزاج ہوتی ہے۔ اکثر دوہرا جسم ہوتا
ہے۔ چال ڈھال میں رعنائی ہوتی ہے لیکن بناوٹی نہیں۔ رنگت سرخ و سفید
آنکھیں سیاہ اقل بھوری اکثر ہوتی ہیں۔ خط و خال نہایت موزوں ہوتے
ہیں آرائش و زیبائش سے زیادہ سادگی کو پسند کرتی ہے قیمتی لباس کی بہت
شائق ہوتی ہے۔ زیور سے ذوق کم رکھتی ہے مکان کی زیب و زینت کا
اہتمام پسند کرتی ہے۔

رومی عورت

خط و خال میں کوئی دلاویزی نہیں ہوتی۔ رنگت نہایت
شوخ اور سرخ ہوتی ہے۔ بھدا پن۔ چہرہ کا بڑا ہونا عام
ہے۔ دانت بہت کم خوبصورت ہوتے ہیں ہونٹ بھی زیادہ باریک نہیں ہوتے
زن و شوئی کی بہت شائق رہتی ہے۔ صاف ستھری۔ زرق برق پوشاک پہننے
اور آراستہ و پیراستہ مکانوں میں رہنا پسند کرتی ہے۔ جفاکش نہیں ہوتی۔ مرد
کو اپنے قابو میں رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ صنعت و حرفت سے بھی ذوق ہوتا
ہے۔ شرم و حیا سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ معاشقہ میں دلیر ہوتی ہے۔

اطالوی عورت

تقریباً رومی عورت کے صفات کی حامل ہوتی ہے۔
لیکن خط و خال اسکے پسندیدہ نہیں ہوتے آنکھیں
بالکل نیلی گہری رنگت کی ہوتی ہیں لحیم شحیم پستہ قد زیادہ ہوتی ہے۔ صفائی اور
آرائش اسکے بھی پسند کی چیزیں ہیں۔ علوم و فنون کی شائق ہوتی ہے خصوصاً تصویر
کشی کا عام ذوق ہے اور اس فن خاص میں اطالوی مردوں سے اطالوی عورتیں
کسی طرح کم کا پایہ نہیں رکھتیں۔ مناظر کے نقشے کھینچنے میں وہ اپنا بہت زیادہ وقت

بڑی دلچسپی سے صرف کرتی ہے۔ اگرچہ جفاکش نہیں ہوتی بہت مستقل مزاج اور ایک حد تک وفادار بھی ہوتی ہے۔ تحصیل علوم و فنون میں اپنا وقت زیادہ صرف کرتی ہے۔

پرتگالی عورت

نہایت تیز مزاج مغلوب الغضب حسین و طرحدار ہوتی ہے ضدی اسقدر مزاج میں ہوتی ہے کہ کسی بات کی پروا نہیں کرتی۔ عیش و سرور کی مجالس میں شرکت۔ سیر تماشے کا شوق غالب رہتا ہے شوہر کی پرستار ہوتی ہے۔ اطاعت و انقیاد شوہر اُس کا شیوہ ہے۔ غور و خوض میں زیادہ وقت صرف کرتی ہے۔ چست و چالاک ہوتی ہے۔ صنعت و حرفت کے بجائے تجارت کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ ہر کام سوچ سمجھ کے کرنیکی عادی ہوتی ہے اسلئے جس کام کو اختیار کرتی ہے تکمیل کو پہونچانے کی انتہائی سعی کرتی ہے۔

ٹیونس کی عورت

قوی الجثہ۔ انتقام گیر۔ وفادار اور عقلمند ہوتی ہے۔ عیش و نشاط کی صحبتوں میں ہر وقت رہنا پسند کرتی ہے تجارت۔ صنعت اور حرفت وغیرہ سے اُسے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی نہ علوم و فنون کی طرف توجہ کرتی ہے۔ خانہ داری کا سلیقہ اچھا ہوتا ہے۔ صورت شکل میں کافی دلآویزی ہوتی ہے خصوصاً آنکھ ناک نہایت حسین ہوتی ہے۔ لطیفہ گوئی۔ بذلہ سنجی کو پسند کرتی ہے۔ ہر وقت خوش و خرم رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ کسی معاملہ پر غور و خوض نہیں کرتی زیادہ تر ہر معاملہ میں بے پروائی کرتی ہے۔ وفادار ہوتی ہے لیکن شوہر کی اطاعت و خدمت میں ہی بے پروائی کا عنصر ہوتا ہے۔ رنگت میں صباحت کے ساتھ سرخی زیادہ پائی جاتی ہے۔

الجیریا کی عورت

نہایت چست و چالاک۔ شوخ و شنگ۔ شیریں گفتار۔ سلیقہ شعار۔ نیکدل اور پاکباز ہوتی ہے محنت سے گھبراتی نہیں مصیبتوں پر بخوشی صبر کرتی ہے۔ افسردہ اور مغموم رہنا پسند نہیں کرتی۔ سیر و تماشے سے زیادہ رغبت نہیں ہوتی۔ قدرتی مناظر ذوق و شوق سے دیکھتی ہے قوی کی مضبوط اور دل کی بہادر ہوتی ہے۔

اسکندریہ کی عورت خوبرو۔ خوشخو۔ علوم و فنون کی شائق سیر و سیاحت کی طرف مائل۔ خوش مزاج اور نیک کردار ہوتی ہے۔ حسن کی نمائش اپنی آرائش و زیبائش میں جسقدر زیادہ وقت صرف کر سکے خوشی سے کرتی ہے شوہر کے ساتھ مساویانہ برتاؤ پسند کرتی ہے۔ نام و نمود کی دلدادہ ہوتی ہے۔ مزاج میں تحمل اور عزم مستقل رکھتی ہے۔ جو کہدیتی ہے حتی الامکان اوسکو بدلنا نہیں چاہتی۔ عالی ظرف لیکن تنک مزاج ہوتی ہے۔

جرمن عورت نہایت دلیر مستقل مزاج۔ شائق علوم و فنون۔ حسن میں کوئی اعلیٰ درجہ نہیں رکھتی۔ جنگجو۔ مصروف اور مستعد ہوتی ہے۔ نہ خود فریب کرتی ہے نہ کسی کے فریب کو برداشت کرتی ہے۔ اعلیٰ خیال۔ منکسر مزاج عالی ہمت۔ فیاض اور قدردان کمال ہوتی ہے۔ علم کا اسقدر جرمنی میں چرچا اس بات کی دلیل ہے کہ ملکی زبان کے علاوہ غیر ملکی زبانیں بھی وہاں بڑے شوق اور محنت سے حاصل کی جاتی ہیں۔ صنعت و حرفت میں بھی طاق ہوتی ہے۔ زن و شوئی سے خاص طور پر رغبت نہیں ہوتی۔ شوہر کی اطاعت بڑوں کا ادب۔ ملک کی ہمدردی اُسکے کھلے ہوئے اوصاف ہیں۔

بلجیم کی عورت بڑی طرحدار۔ نہایت شوخ و طرار۔ قدرتی مناظر کی دلدادہ عیش و عشرت کی شیدائی اور خط و خال کے ساتھ اعضا کا تناسب بھی پسندیدہ ہوتا ہے۔ نہایت صادق القول اور باوقار ہوتی ہے طبعاً نازک خلقتاً کمزور ہوتی ہے۔ آرائش و زیبائش سے کافی شوق رکھتی ہے۔ ہر وقت بنی ٹھنی رہتی ہے اور معشوقیت کی حامل ہوتی ہے۔ مصیبت پر صبر بمشکل کر سکتی ہے۔ کم خوراک کم سخن۔ خوش خلق ہوتی ہے۔

جنیوا کی عورت نہایت بیباک۔ سادہ مزاج خوشامد پسند اور حسین و جمیل ہوتی ہے۔ آزادی کے ساتھ سادگی کی بھی دلدادہ ہوتی ہے۔ معاشقہ میں کوئی تکلف نہیں ہوتا۔ زن و شوئی سے عام طور پر رغبت رکھتی ہے گل اندام۔ سیمبر اور سرو قد ہوتی ہے۔ دانت جسقدر خوبصورت ہوتے ہیں اوسی قدر آنکھوں میں ایک طرح کی شوخی ٹپکتی ہے۔ چہرہ نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔

خط وخال نہ قابل تعریف نہ لائق مذمت ہوتے ہیں اوسط درجہ دیا جا سکتا ہے۔ کینہ کیش اور ناعاقبت اندیش ہوتی ہے۔

روس کی عورت تندخو۔ جنگجو۔ حیلہ ساز۔ آوارہ مزاج۔ خوبصورت۔ بہادر ملکی معاملات میں دلچسپی لینے والی۔ آناد خیال۔ عشق باز مردوں کے دوش بدوش چلنے والی۔ وفادار۔ ہوشمند۔ جاسوسی کی شائق۔ فتنہ و فساد میں حصہ لینے والی۔ دل کی سخی۔ چالاک۔ بننے سنورنے سے شوق رکھنے والی سیر تماشے کو پسند کرنے والی۔ علم و عمل ضبط و استقلال۔ قوی الجثہ۔ خوش خوراک و خوش پوشاک ہوتی ہے۔

انگلستان کی عورت صاف ستھری۔ سلیقہ شعار۔ محبت والی۔ آرائش خانہ و زینت جمال کی شائق۔ عام طور پر نازک اندام متناسب اعضاء متوسط۔ سیر تماشے کی شائق۔ متانت و سنجیدگی کی حامل۔ خوشخو۔ شائق مواصلت۔ نیک کردار ہوتی ہے۔ خط وخال میں کوئی نمایاں دلکشی نہیں ہوتی۔ ہر وقت بنی سنوری رہتی ہے۔ چاہتی ہے کہ اس کے حسن کی پرستش کی جائے۔ جلسوں۔ تماشا گاہوں اور مناظر سے بڑی دلچسپی لیتی ہے۔ خانہ داری کے کاموں میں حسب ضرورت حصہ لیتی ہے۔ حسن انتظام اور آرائش کا اعلیٰ سلیقہ ہوتا ہے۔ صبر و ضبط پر بہت قادر ہوتی ہے۔ مزاج عموماً گرم ہوتا ہے۔ غصہ بہت کم آتا ہے اور آتا ہے تو قیامت کا۔ بڑا زبردست ایثار کرنے میں حد کی دلیر ہوتی ہے۔ مردوں کے کاموں میں حصہ لینا چاہتی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب کے حصول کی کوشش میں جرارت و استقلال سے کام لیتی ہے اکثر نام و نمود کے لئے ایسے امور کا اس سے وقوع ہوتا ہے کہ انسان متحیر رہ جاتا ہے۔ عصبیت دوسرے ممالک کی عورتوں کے مقابل میں زیادہ ہوتی ہے۔ مشکل سے اسکے دل پر کوئی قابو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر اسے خود محبت ہو جائے تو بڑی جانباز اور وفادار ثابت ہوتی ہے۔

فرانس کی عورت وضع قطع میں دلکشی پیدا کرنا آرائش و زیبائش و زینت کی فراوانی۔ دلچسپی کے مشاغل نکالنا۔ عیش و عشرت میں خاص طور پر شغف۔ خط و خال نظر نواز۔ طرز تراش جاذب توجہ۔ اس کی

خصوصیات ہیں۔ اُس کی زندگی کا زیادہ حصہ حصول راحت و قبول محبت میں گذرتا ہے۔ نازک اندام ہوتی ہے۔ نسوانی حیا کا عنصر کم ہوتا ہے۔ وہ بڑی دلیری سے جلسوں اور مجمعوں میں اپنے تیر نگاہ و عشوہ و انداز سے لوگوں کو مسحور کرنے کی سعی کرتی ہے۔ مکان کی آرائش اور لباس وغیرہ میں بیدریغ روپیہ صرف کرتی ہے۔ مزاج نہایت عاشقانہ ہوتا ہے۔ خودداری زیادہ نہیں ہوتی۔ وفا کا عنصر بھی کم ہوتا ہے۔ اپنے سامنے کسی دوسری عورت کو ممتاز نہیں دیکھ سکتی۔ مزاج میں اعتدال ہوتا ہے۔ رشک و حسد عام طور پر پایا جاتا ہے۔ جدت پسندی شعار ہوتا ہے۔ اپنی شہرت کے اشتیاق پیدا نہیں کرتی لیکن طالب نام و نمود ہوتی ہے۔ علوم و فنون کی طرف توجہ کرتی ہے۔ امور خانہ داری میں بڑا ملکہ ہوتا ہے۔ بچوں کی پرداخت و پرورش میں انہماک سے کام لیتی ہے۔ حسن سیرت و حسن صورت دونوں میں تصنع کو زیادہ دخل ہوتا ہے۔ ملکی اور قومی معاملات میں حصہ لینا چاہتی ہے لیکن مشاغل کثیرہ کی مصروفیت کے سبب سے وقت بہت کم ملتا ہے۔ صفائی۔ خوشبو۔ سبزہ زاروں۔ تماشاگاہوں۔ ناچ گانے کے جلسوں میں شریک ہونا پسند کرتی ہے۔ مذہبیت میں زیادہ شغف سے کام نہیں لیتی۔ ایجاد و اختراع کا مادہ کم ہوتا ہے۔ مگر قدردان ہوتی ہے۔ شوہر کی اطاعت کرتی ہے لیکن آزادی و خودداری کے ساتھ۔

امریکہ کی عورت

یہ مختلف ممالک مغرب کے عادات و اطوار سے مماثل ہوتی ہے۔ خط و خال۔ وضع قطع میں بھی کوئی خاص بات اس میں نہیں ہوتی۔ سنجیدہ اور متین ہوتی ہے۔ مذہبیت یورپین ممالک کے تقابل میں اس کا بہترین شغل ہوتا ہے ملک کے نفع و نقصان کی شریک رہتی ہے ہمدردی بنی نوع انسان بالعموم اور فلاح و بہبود ملک بالخصوص اُس کا شعار ہوتا ہے۔ علمی مجالس میں زیادہ شریک رہتی ہے۔ قومی جلسوں میں خوشی سے حصہ لیتی ہے۔ شوہر سے سچی محبت کرنے والی۔ نیک اطوار۔ شیریں گفتار خوش سلیقہ اور بڑی طبیعت دار ہوتی ہے۔ ایجاد و اختراع سے اسے خاص دلچسپی ہوتی ہے وہ بڑی سی بڑی متمول ہونے پر بھی ذرہ برابر غرور نہیں کرتی۔ انکسار و ملاطفت اُس کا خاص حصہ ہوتا ہے۔ تجارت۔ صنعت و حرفت وغیرہ

مشاغل اُسکے پسندیدہ کام ہوتے ہیں۔فیاض داد و دہش بہت کرتی ہے۔ ہر معاشرتی اور اقتصادی کام میں مصروف رہنا اُس میں ترقی کی راہیں پیدا کرنا ہر وقت دلچسپی کا سبب ہوتی ہیں۔جذبات محبت میں از خود رفتگی اور آشفتہ سری بہت کم ہوتی ہے۔تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ ہو کے وہ نہایت سلیقہ شعار اور رنیکدل بیوی ثابت ہوتی ہے۔مزاج میں تحمل ہوتا ہے۔صبر و قناعت سے بھی کام لیتی ہے۔خیالات بہت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ہنگامۂ و فساد سے گریز کرتی ہے۔مل جُل کے رہنا پسند کرتی ہے۔شوخ و شنگ کم ہوتی ہے۔متانت سے زیادہ رہتی ہے۔

اسپین۔سویڈن۔ناروے۔ڈنمارک۔سائبریا وغیرہ ممالک مغرب کے مشہور مقامات کی عورتوں کے حالات قابل اطمینان نہ مل سکے اسلئے صرف نام گنانے کو ذکر کرتے اچھا نہ معلوم ہوا۔

ہمنے جو کچھ مختلف ممالک عالم کے طبقۂ نسوان کے بارہ میں مجمل اور مختصر لکھا ہے ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ یہ بہت کم ہے۔اسقدر متمدن اور آبادیوں والے ملکوں ہیں طبائع وامزجہ و معاشرت وغیرہ میں جتنا بھی اختلاف ہوگا وہ پوشیدہ نہیں ہر ملک کے واسطے صرف چند سطریں لکھدینا کیونکر کافی سمجھی جا سکتی ہیں جبکہ اگر محض ایک عورت کے حالات پر تبصرہ کیا جائے اور ایک ایک حرف جانچ پرتال کے ساتھ لکھا جائے تو بھی اسقدر اختصار نا کافی ہے۔لیکن ہمنے جو کچھ لکھا ہے اول تو وہ عام حالت کے واسطے ہے اور ایسے اخلاق و عادات وہی ہیں جو قدر مشترک کے تحت میں ضرور آتے ہیں۔دوسرے ہم اپنی کتاب میں جو تصویریں پیش کر رہے ہیں اُن کی طرف اشارہ ہمارا عین مقصد ہے ۔اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے یہ خیالات مغربی اور مشرقی اہل الرائے سے لئے ہیں متعدد ضخیم کتابوں کا عطر کھینچ کے یا دریا کو کوزہ میں بند کر کے ایک خاکہ پیش کر دیا۔اور اس معاملہ میں زیادہ کاوش ہمنے اس واسطے اور بھی نہیں کی کہ مغربی ممالک میں ہماری اردو زبان کی کتاب کیونکر باریاب و شرف قبولیت حاصل کر سکتی ہے جسقدر معلومات ہندوستانیو کے لئے ضروری ہے اُس کا ایک جزو اندیشۂ طوالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھدیا۔اگر

کسی کو اس تلاش سے دلچسپی نہ ہو تو وہ بے تکلف ان چند اوراق کو پلٹ کے آگے بڑھ جائے۔ البتہ ذیل میں ہم ہندوستان کے مختلف صوبوں کے بعض مشہور شہروں کی عورات کے عادات و خصائل لکھتے ہیں اور افسوس کے ساتھ اس کا بھی اعتراف ہے کہ زیادہ تفصیل سے معذور ہیں۔ بقول شاعر سے

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد　　　خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

یہ ایسا فطرت کا نہ ٹلنے والا قانون ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں چنانچہ جسقدر علامات خط و خال۔ وضع قطع۔ عادات و اطوار کے بارہ میں لکھا جائیگا یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ ایک عورت میں تمام باتیں مکمل طور پر پائی جائیں۔ البتہ کمی زیادتی ضرور ہوگی۔ جب زیادہ علامتیں پائی جائیں تو اُس پر صحت کا اطلاق مسلم سمجھنا چاہیئے موٹی سی بات ہے کہ حقیقی بھائی بہنوں میں جب نمایاں فرق ہر شخص عام طور پر دیکھ سکتا ہے تو ملک کے لاکھوں افراد میں کیونکر ہم آہنگی ہو سکتی ہے۔ کسی ایک مسئلہ پر ایک بڑی تعداد کا متفق ہو جانا ممکن ہے لیکن سب کو کسی پر اتفاق ہونا ناممکن محض ہے بقول میر انیس مصرع اللہ رے اتفاق کل کا نہ ہوا۔ ہندوستانی حصص ملک کی جنس لطیف کا ذکر کرنے سے پہلے ایشیا کے بعض ممالک قابل ذکر کی عورتوں کا مختصر حال لکھدینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

قاف اور ماورائے قاف کی عورات

۔ نہایت حسین و جمیل، رجامہ زیب۔ خوشرو، خوشخو، نازک اندام متناسب الاعضا۔ دلکش خدوخال کی مالک ہوتی ہے۔ ان حسین عورتوں کی شہرت عامہ کی وجہ سے قدیم زمانہ میں پریوں کے افسانے انھیں کی طرف منسوب کئے گئے ہیں اُن کا لباس بھی اُن کی دلآویز صورت کی طرح پسندیدہ ہوتا ہے۔ وفاداری ملنساری۔ محبت کی قدردانی۔ حسن سلوک وغیرہ اُس کا شعار ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ کردستان کی خوبرو شوخ و شنگ عورتیں لعبتان چین و مہوشان فرنگ کو مات کرتی ہیں یہ قوم دنیا کی حسین ترین قوموں میں شمار ہوتی ہے۔

انھیں کے دوش بدوش یہودی ہیں جو ایران و افریقہ کے بعض حصص کے سوا بغداد اور بیت المقدس میں زیادہ آباد ہیں۔ یہودی عورت خوش جمالی میں اپنی

آپ نظیر ہوتی ہے۔ جن اقطاع ملک واقصائے عالم میں آباد ہیں وہاں کے باشندوں سے حسن کی بدولت جزاج تحسین لئے بغیر نہیں رہتی۔ وفادار بھی ہوتی ہے۔ سرداری کا سلیقہ۔ معاشرت کے اصولوں سے اچھی طرح واقف کار۔ صنعت کاری اور تجارت کے اصولوں سے بھی خبردار ہوتی ہے۔ زمانہ اور ملک کی مناسبت سے علوم مروجہ میں دوسری قوموں سے پیچھے نہیں رہتی۔ سب کچھ ہے لیکن رنگت میں صباحت کا غلبہ سرخی اور ملاحت کو نمایاں نہیں ہونے دیتی۔

ارمنی عورت

عیش دوست عشرت پسند۔ عاشق مزاج۔ حیلہ ساز۔ شوخ و طرار ہوتی ہے۔ آوارہ مزاجی۔ آزادی اور بے شرمی اس میں زیادہ ہوتی ہے۔ وفا کا عنصر بہت کم پایا جاتا ہے۔ سیر تماشہ عام مشغلہ ہوتا ہے۔ خوش خوراک نفیس پوشاک والی ہوتی ہے۔ ناز و انداز میں بہت زیادہ حصہ لیتی ہے اور درجہ کی حسین ہوتی ہے۔ اعضا متناسب کچھ زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتا۔ رنگت میں سرخی زیادہ جھلکتی ہے۔ علم دوست کم ہوتی۔ صنعت وحرفت کی طرف بھی خاص رغبت نہیں ہوتی۔ لہو ولعب عیش وطرب کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ اپنی قوم اور ملک کی ہمدرد وبہی خواہ ہوتی ہے۔ نفسانی خواہشوں کے مقابلہ میں عفت وعصمت کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتی بدچلنی آوارگی زیادہ تر پائی جاتی ہے۔

عرب کی عورات

بڑی دلیر۔ نہایت وفادار۔ طرحدار۔ سادگی پسند۔ علم دوست۔ محبت کیش۔ متناسب الاعضاء۔ قوی الجثہ صبر آزما۔ اطاعت شعار۔ خدمتگذار۔ جفاکش۔ ایماندار۔ بامروت۔ صاحب خلق اور سلیقہ شعار ہوتی ہے۔ ممالک عرب میں تقریباً ہر جگہ اور ملک کے لحاظ سے کچھ تبائین واختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً شامی۔ یمنی۔ مدنی۔ مکی۔ عراقی عورات وغیرہ عورات میں مندرجہ بالا اوصاف وعلامات مشترک نظر آتے ہیں حسن دلآویز کے جلوے بدویت اور صحرائی زندگی سے لیکے متمدن اور شہری ایوانوں میں بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔ اگر دشت نجد وملک یمن وعراق عرب میں لیلیٰ ومجنوں۔ وامق وعذرا۔ شیریں فرہاد کی داستانیں ذرہ ذرہ دہراتا ہے تو دشت ایمن اور طور سینا کی برق تجلی نے نعمات وفیوض جمال سے مالا مال کر دیا ہے۔

ایرانی عورت

حسن و جمال کی نظر نوازیاں۔ حسن و عشق کی تازہ سازیاں اس خطۂ زمین میں بکثرت نظر آتی ہیں اس کا ہر تنکا پر وکش برق طور ہے۔ عجمی عورت کے محاسن بیان کرنے کے واسطے دفتروں کی ضرورت ہے۔ وہ نشیلی اور بڑی بڑی آنکھیں۔ وہ پھول سے رخسار۔ وہ خط و خال کی دلآویزی وہ رنگ و رخ کی چمک۔ وہ جمال جہاں آرائی حیا باریاں۔ وہ جسم کا عجیب و غریب تناسب۔ نازک ناک نقشہ۔ خوبصورتی کی تیاری۔ شباب کی قیامت خیز ہنگامہ آرائیاں کس کس بات کی تعریف کی جائے۔ جس طرح ایران کی حدبندی حسن کی معجز نمائیوں سے ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ ملک حسن کا تاجدار۔ یا بالفاظ دیگر حسن کی دیوی بستان ہے۔ کردستان ماوراے قفقاز۔ ارمن۔ یمن۔ بغداد وغیرہ معادن و مخازن حسن ہیں لیکن اندرون ملک ایران میں وہ امتیازی شان ہے جو فلک انتخاب پر نیر تاباں و ماہ درخشاں ثابت ہوتا ہے۔ اس کا ہر شہر محشرستان جمال۔ اس کا ہر قصر جلوہ زار حسن اس کا ذرہ ذرہ انا لیلیٰ گویاں ہے۔

ایرانی عورت انتقام گیر۔ وفاپرور۔ رعنا و زیبا۔ نازک اندام۔ زاہد فریب اور گلوسوز و جاذب نگاہ حسن کی مالک ہوتی ہے۔ دلآویزی و دلفریبی کی کوئی حد نہیں۔ سرو قد و خوشخرام ہوتی ہے۔ شیریں کلامی میں جواب نہیں رکھتی عیش و راحت کو دل سے عزیز رکھتی ہے قیمتی ملبوس۔ زر و جواہر پہننا۔ غذائے لطیف کا استعمال پسند کرتی ہے۔ رقابت و رشک کا اس میں بڑا مادہ ہوتا ہے۔ اسے مطلق گوارہ نہیں کہ جو اسے چاہتا ہے وہ کسی دوسری طرف نگاہ اوٹھا کے بھی دیکھے۔ وہ شوقین مزاج۔ عشق سے رغبت رکھنے والی۔ شوہر پرست۔ پروانہ وار فدا رہنے والی شرم و حیا کی پتلی۔ عصمت و عفت کی دیوی۔ طبعاً غیر مضر لیکن انتقام لینے میں نہایت سخت ہوتی ہے۔ اسکے عادات و اطوار مطبوع و مقبول خلائق اور حسن سلوک پسندیدہ ہوتا ہے۔ بیجا ضد جور و ظلم ناروا سے مجتنب رہتی ہے نزاکت صورتی و معنوی کے سبب سے صبر و استقامت کی قوت اوس میں کم ہوتی ہے۔ ہر وقت خوش و خرم رہنا اُس کی عادت میں داخل ہے تو مذہب کی وہ سختی سے پابند ہوتی ہے۔ حصول علوم و فنون کی طرف قابل ذکر رغبت نہیں ہوتی۔

چاہنے والے کی قدر کرتی ہے۔

تبت کی عورت نہایت قوی چینی اور جاپانی دونوں ملکوں کی عورتوں کے خط وخال کا مجموعہ رنگت سرخی مائل زرد۔ نہایت محنتی جفاکش۔ سادہ زندگی بسر کرنے والی۔ تھوڑے پر اکتفا کرنے کی خوگر۔ عورتوں کی کمی کے سبب سے کئی شوہروں کی بیوی ہر ایک کو رضامند رکھنے والی بہت بہادر۔ تندمزاج۔ ایماندار۔ صفائی اور ستھرے پن سے رہنے کی عادی بلکہ میں گندگی۔ لباس بدقطع۔ زیور کم اور بدنما پہنتی ہے۔ حسین بہت کم ہوتی ہے آرائش وزینت سے بے تعلق۔ سلیقہ ندارد وحشت و بربریت زیادہ ہوتی ہے۔

نیپال کی عورت یہ بھی تبت کی عورتوں کے مماثل ہوتی ہے لیکن پہاڑی ہونے کے باوجود اس میں صوری ومعنوی دونوں طرح کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ صفائی کو پسند کرتی ہے۔ بہت گندی نہیں رہتی۔ لباس اگرچہ ویسا ہی ہوتا ہے لیکن بیش قیمت تکلفات کرتی ہے۔ زر وجواہر عطر وخوشبو سے ذوق رکھتی ہے۔ صورت میں بھی کافی دلآویزی ہوتی ہے جفاکش یہ بھی ہوتی ہے۔ وفاداری بھی اس کا شیوہ ہوتا ہے۔ راستبازی شوہر کی اطاعت گذار ہوتی ہے۔ دلیر اور قوی ہوتی ہے۔ آوارہ مزاج۔ بدچلن آزادی پسند اور عصمت کی طرف سے بے پرواہ ہوتی ہے۔ رقابت کا مادہ کم ہوتا ہے۔ خواہش نفس کی حریص ہوتی ہے۔

بھوٹان کی عورت نہایت سنگدل۔ بے شرم۔ آوارہ شریر النفس جلد غصہ ور اور کینہ کیش ہوتی ہے خط وخال پہاڑیوں کے سے رنگت جاپانیوں سے ملتی ہوئی ر وحشت چہرہ سے برستی ہے۔ نہایت نفس پرست شوہر کی فدائی۔ جری۔ ضدی۔ اور انتقام گیر ہوتی ہے۔ تن وشوئی کی زیادتی کو پسند کرتی ہے۔ قوی الجثہ اور پستہ قد ہوتی ہے۔

بلوچستان کی عورت تیز طرار۔ شوخ وشنگ۔ جفاکش۔ شوہر دوست اور خوش مزاج ہوتی ہے۔ مردوں کے دوش بدوش کام کرنے میں جی لگتا ہے۔ تجارت میں بہت ہاتھ بٹاتی ہے۔ طبیعت

پسند کرتی ہے۔ گھر کی آرائش۔ لباس کی درستی اپنی زینت بچوں کی دیکھ بھال اور گھر کے تمام انتظامات اُسکے دلچسپ مشاغل ہوتے ہیں۔ وہ ہمہ صفت موصوف ہوتی ہے۔

ہندوستانی عورتوں کے حالات لکھنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اسقدر کثیر واقعات کو دریا در کوزہ کیونکر بنایا جا سکتا ہے نہ کوئی دلچسپی کی صورت پیدا کی جا سکتی ہے البتہ اگر اس تصنیف نے مقبولیت حاصل کی تو دوسرا حصہ یقیناً ایسے مضامین اور معلومات دلاویز سے مالا مال ہوگا کہ ناظرین کو مباحثہ داد دینی پڑیگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس صوبہ یا ملک کی عورت کا ذکر کیا جائیگا اُس میں تعمیم و اکثریت کو دخل ہے کہ سب پر اطلاق کیا جائے۔ اس واسطے کہ ہر ایک دمقام میں اچھے بُرے دونوں ہوتے ہیں البتہ کہیں اچھوں کی زیادتی ہوتی ہے کہیں بروں کی۔

گو دیگر ممالک کے مقابلہ میں ہندوستان کے مختلف حصوں کا ذکر ایک طرح کی بادی النظر میں زیادتی معلوم ہوتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان ہی کے واسطے یہ کتاب لکھی جا رہی ہے اور ہندوستان ہی مستحق ہیں کہ اُن کے مذاق کا لحاظ رکھا جائے اور خاصکر وہ باتیں بیان کی جائیں جن کا وہ تجربہ کر سکتے ہوں۔ ارادہ تو یہ تھا کہ نہایت تفصیل سے اس مبحث پر ہندوستانی عورات کے بارہ میں لکھا جاتا لیکن خود حالات مجبور کئے ہوئے ہیں۔

سندھ۔ پشاور پنجاب کی عورتیں جسقدر اندرون ملک سے زیادہ قریب ہوتی گئی ہیں اُن میں حسن و جمال کی کمی اُسی طرح کمی ہوتی جاتی ہے جس طرح جفاکشی میں لیکن ان مقامات کی عورتیں کشمیر کے بعد خوبصورتی اور رعنائی و زیبائی میں بہت اچھا درجہ رکھتی ہیں ایسی کمزور نہیں ہوتیں جیسی ممالک متحدہ یا ممالک مغربی و شمالی کی عورتیں۔ اکثریت کی خوش جمال ہوتی ہے۔ خندہ رو۔ خندہ پیشانی عشوہ و انداز میں بناوٹ کم سادگی میں لاکھوں بناو۔ حوصلہ مند۔ فیاض۔ دلیر اور رحم دل ہوتی ہیں۔ پاس ناموس و حفظ حرمت کا بڑا خیال رہتا ہے۔ شوہروں کے ساتھ معاشقہ کرتی ہیں زیور دلفریب استعمال کرتی ہیں لباس بھی اچھا ہوتا ہے کم خرچ اور بالا نشین البتہ قومیت کے لحاظ سے پوشاک میں ایک قسم کی مغائرت دیتا ہے ان کا اثر ہوتا ہے۔ پھر بھی اختلاف قومیت و معاشرت کو دیکھتے ہوئے۔

شلوار اور قمیص ہندو اور مسلم فرقے رکھنے والی قومیت کو بھی ہم آہنگ دکھاتی ہے۔

حیدرآباد کی عورت

غیور۔ سنگدل۔ شوہر پرست۔ خوش جمالی بدرجۂ اوسط عیش و عشرت کی خوگر۔ لباس اور آرائش مکانات میں زیادہ دلچسپی لینے والی۔ رنگت عام طور پر سالونی اور خاص طور پر نہایت سرخ و سفید۔ خط و خال دلفریب وضع قطع میں کوئی خاص دلکشی نہیں ہوتی۔ نہ کوئی خاص وطنی اور ملکی لباس ہے۔ کوئی کسی وضع کو پسند کرتا ہے کوئی کسی کو اس کا سبب زیادہ تر غیر مقامیوں کی کثرت اختلاط ہے۔ مجموعی طور پر اُسکے حسن کی نہ شہرت ہے نہ کوئی بدصورتی کا الزام لگاتا ہے۔

گجرات و راجپوتانہ کی عورتیں

ان صوبوں یا اقطاع ہند کی عورتیں عام طور پر حسین و خوبرو ہوتی ہیں اعضا کا تناسب ناک نقشے کی درستی۔ لباس کی وضع قدیم و جدید کا اشتراک۔ خوبصورت جسموں پر تنگ اور پُر تکلف لباس بہت زیادہ کھلتا ہے۔ خوش مزاج۔ بلند حوصلہ۔ شیریں گفتار۔ لہجہ میں کسیقدر کرختگی۔ ناز و انداز میں دلربائی۔ وفاشعاری صداقت پسند۔ دل کی مضبوط مزاج میں غصہ۔ غیرت و حمیت کی کمی۔ آوارگی و بدچلنی شاذونادر۔ ذکی الحس۔ عقلمند اور ذی شعور ہوتی ہیں۔ وفاداری اور بیوفائی کچھ بین بین نظر آتی ہے۔ غیرت کی کمی نے ایک حدتک اس صفت سے محروم کر دیا ہے۔

ممالک مغربی و شمالی کی عورت

حسین و خوبرو غیرت دار۔ جذبۂ نفس کی زیادتی۔ مرد کی فدائی۔ رحمدلی فیلمن ہمدرد ملک و قوم۔ ہمسایوں پر احسان کرنے میں دلیر۔ دل کی کمزور۔ نازک اور تندرست ہوتی ہے۔ لہجہ میں نرمی گفتگو میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔ شرم و حیا ہوتی ہے لیکن جذبات کے ہیجان میں طبیعت پر قابو نہیں رکھ سکتی اور بغیر خوف رسوائی ایسے افعال کی مرتکب ٹونے ٹوٹکے جادو دعا تعویذ اس قسم کے مزخرفات میں پڑنا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ عقلمند ہوتی ہے۔

ممالک متوسط کی عورت

ہوشیار۔ سگھڑ۔ اوسط درجہ کی حسین خط و خال میں نفاست کی کمی۔ بڑے ڈیل ڈول والی۔ لب و لہجہ میں سختی مزاج میں درشتی۔ عادات غیر پسندیدہ علم و ہنر کی طرف توجہ نہیں۔ خندہ روئی و شادمانی کوئی خرد

ہیما جذئت مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے۔ مطلب آشنا قابو پرست اور آزاد طبیعت ہوتی ہے۔ حسن و جمال میں اوسط درجہ ہے۔ بظاہر نسوانی نزاکتوں اور خط و خال کی خوبیوں کی مالک ہوتی اور حقیقت میں بڑی بہادر تند خوئی اور جنگجوئی کی حامل ہوتی ہے۔ قدیم اعراب کی طرح بادیہ نشینی اور صحرائی زندگی کو پسند کرتی ہے۔

افغانستان کی عورت

خوش رو۔ خوش جمال۔ قوی الجثہ۔ زود رنج۔ تنک مزاج اور غصہ ور ہوتی ہے۔ تندرستی نہایت عمدہ خط و خال دلفریب رنگت صبیح و ملیح محنت و تندہی کو کاہلی و عیش پر ترجیح دیتی ہے۔ علوم و فنون سے رغبت نہیں ہوتی۔ تندرستی قابل رشک تکلفات سے بے تعلق۔ پاک باطن۔ نیک طینت امور خانہ داری سے انہماک رکھتی ہے۔ ملکی و قومی معاملات سے کوئی غرض نہیں رکھتی۔ مذہب کی طرف رغبت شوہر سے خاص طور پر مانوس رہتی ہے۔ بچوں کی پرورش کا بہت خیال رکھتی ہے۔ سادہ زندگی عام طور پر بسر کرتی ہے۔

بلخ کی عورت

نہایت خوش مزاج۔ زندہ دل۔ متوسط درجہ کی خوبصورت صاحب فہم و ذکا۔ حوصلہ مند و ذی شعور ہوتی ہے علم و فن سے کوئی رغبت نہیں رکھتی۔ کھانے پینے کی شوقین شوہر کی فدائی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی طباع۔ اختراع و ایجاد سے بے بہرہ۔ آرائش و زینت سے بے پروا۔ حیادار اور متعصب مذہب ہوتی ہے۔

بخارا کی عورت

نہایت قوی۔ بڑی بہادر۔ خوش جمال اور رحمدل ہوتی ہے۔ قدیم روایات کے قیام کی حامی۔ حسن صورت۔ حسن سیرت میں مشہور۔ خط و خال زیادہ دلفریب نہیں ہوتے رنگت سرخ و سفید جسیم و شحیم سنجیدہ و متین ہوتی ہے۔ گھر کے کاموں سے پوری دلچسپی لیتی ہے۔ اولاد کی پرورش و تربیت میں زیادہ وقت صرف کرتی ہے۔ شوہر سے محبت رکھتی ہے۔ سیر و تفریح کو پسند نہیں کرتی۔ لباس و غذا متوسط درجہ کی استعمال کرتی ہے۔

کاشغر کی عورت

ملک ارمن اور کاشغر کی عورتیں تقریباً ایک عادات وخصائل کی حامل ہوتی ہیں لیکن بعض باتوں میں اختلاف ہے۔ کاشغر کی عورت ملکی محبت میں سرشار رہتی ہے۔ اپنے وطن کو سب سے زیادہ دوست رکھتی ہے۔ گھر اور باہر کے تمام کام تنہا انجام دیتی ہے حقیقی معنوں میں شوہر کی پرستش کرتی ہے۔ مسافر غیر ملکی سیاح وہاں پہونچ جاتے ہیں تو خوبروئی اور حسن سے متاثر ہو کے رہ جاتے ہیں۔ بعض ہمیشہ کے لئے اور بعض کچھ دنوں کی واپسی کا وعدہ کرکے چلے جاتے ہیں تو وقت موعودہ تک وفا کی پتلی کاشغر کی عورت ان کا انتظار کرتی ہے نہ آنے پر وہ تمام وعدوں اور قیود سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہے۔ قبول صورت۔ حیادار۔ نیک طینت اور پاک باطن ہوتی ہے۔ سادہ زندگی کو اختیار کرتی ہے۔ طمانیت و استقلال سے اپنے جادہ پر قائم رہتی ہے وطن سے نکلنا مرجانے پر بھی گوارا نہیں کرتی۔

کشمیر کی عورت

نہایت طرحدار۔ خوبرو۔ متناسب الاعضا۔ دلفریب۔ خط وخال والی۔ رنگت سرخ وسفید۔ تندرست۔ مرد سے بہت زیادہ رغبت رکھنے والی۔ لہو ولعب سے محترز۔ صنعت وحرفت کی شائق زیب وزینت۔ زیور ولباس کی درستی سے دلچسپی رکھنے والی۔ وطن دوست۔ فیاض۔ سلیقہ شعار اور ہوشمند ہوتی ہے بقول شاعر مصرع

حسن کشمیر ہے مشہور میان آفاق

اس جنت ارضی کی صنف نازک درحقیقت انسانی لباس میں حور ہے عشق ومحبت کا جذبۂ صادق رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات اپنے شوہر کی خوشنودی اور رضامندی کے لئے وطن عزیز کو خیرباد کہنے پر بھی آمادہ ہوجاتی ہے۔ معاشری وقانونی مجبوریوں کو اپنے نفس وخواہش کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں سمجھتی۔ بغیر اندیشۂ انجام اعزا واقربا کو چھوڑ کے اپنے پرستار کے ساتھ ہوجاتی ہے۔ وہ اس خیال کو دل میں کبھی نہیں آنے دیتی کہ نتیجہ میں کیا روزبد دیکھنا نصیب ہوگا۔ کشمیر کی عورت ایک ایسی عورت ہوتی ہے جو حقیقی معنوں میں عورت کہی جاسکتی ہے سوائے خانگی امور کے وہ کسی خارجی بات سے غرض نہیں رکھتی۔ اپنے گھر کی ملکہ بنی بیٹھی رہنا

نام سے موسوم کر دی گئی ہیں۔ یہاں کے باشندے بالکل وحشی انسان کی صورت سے ڈرنیوالے تھے نہ کوئی مکان تھا نہ لباس عریاں اور خانہ بدوشی اُن کی آزادی و وحشت کا پتہ دیتی تھی اُن میں سیاہ فام۔ گندم گوں اور سرخ و سفید ہر طرح کی عورت ہوتی ہے۔ اُن میں نہ تمدن ہے نہ شرم و حیا وہ نہایت بے تکلفی سے جس سے چاہا ملتی جلتی ہے دو دو چار چار بچے ہو جانے کے بعد کسی ایک کے ساتھ زندگی گذار دینے کا قصد کرتی ہے۔ قدرتی پیداوار کوہ و صحرا کی پھل پھلاری اُنکی پسندیدہ خوراک اور پہاڑیوں کے غار اُنکے سکونتی مکان تھے۔ چند روز سے عمارت وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ریلوے لائن بھی اس جہت سے قائم کر دی گئی ہے کہ وہاں کے جنگلوں کی پیداوار اندرون ملک میں بآسانی آسکے اور معادن سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھایا جائے۔ کچھ کاشت وغیرہ کا سلسلہ بھی شروع کرا دیا گیا ہے۔ یہ وحشی باشندے جنہوں نے نہ صرف تنہا بلکہ پشتہا پشت سے آزادی کی فضا میں پرورش پائی ہے قدرتی طور پر نڈر سنگدل اور خلاف انسانیت کاموں کے اہل ہیں۔ عورت ابھی تک تو ستر پوشی کی حامی نہیں لیکن رفتہ رفتہ تمدن خود سکھا دیگا۔

اہلِ ہوش کیلئے زریں مشورے ناعاقبت اندیشوں کیلئے مجذوب کی بڑ

انسان میں اگر ملکوتی صفات ہیں تو اس سے بعض امور ایسے سرزد ہوتے ہیں کہ بہائم و وحوش بھی پسند نہ کریں یہ کچھ آج ہی پر موقوف نہیں بلکہ صدیوں پہلے سے دنیا میں محاسن و معائب دوبدوش سے جاتے ہیں۔ عقل و ادراک کے باوجود ذمائم کا ترک بھی اسی طرح ناممکن معلوم ہوا جس طرح خوبیوں کو تمام تر اختیار کر لینا۔ اب ہم مختصر الفاظ میں وہ پرانا سبق پھر سناتے ہیں جسکی اخلاق سوزی پر انگشت بدنداں ہو جاتی ہے اس مختصر کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور تینوں حصوں کے بارہ میں سرخیوں کے ماتحت عرض کیا جاتا ہے امید کہ ناظرین خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کریں گے۔

مرد عورت کے مشترک ذمائم

آوارگی۔ عیاشی۔ بدچلنی۔ نفس پرستی وغیرہ ایسے امور ہیں جنسے مرد و عورت دونوں کو اپنی زندگیاں خراب کرتے دیکھا گیا ہے۔ آوارگی اور بدچلنی بجائے خود نہایت زبردست عیوب ہیں لیکن زنا کا درجہ اس میں امتیازی ہے گناہ تو ہر طرح ہے مگر زنا کا گناہ آوارگی سے کہیں زیادہ ہے اسلئے کہ حق العباد کا دخل ہے۔ یہی طرح عصمت فروشی کے بجائے شوہردار عورت غیر مرد سے تعلقات پیدا کرے تو وہ پیشہ ور طوائف کے مقابلہ میں بہت زیادہ گناہگار ہوگی۔ نہایت افسوس معلوم ہوتا ہے کہ بعض مراسم ہندوستان میں

ایسے ہیں جنکی وجہ سے مرد اور عورت اس قسم کے انسانیت سوز کام چھپا چرا کے اور علانیہ بھی کرتے ہیں۔ کاش وہ اپنے جذبات پر قابو کر کے اپنے مذہب اور رسم و رواج کے موافق جائز طریقہ پر آزادی پوری کر لیں کوشش کریں لیکن اس بارہ میں کچھ لکھنا اسلئے فضول ہے کہ دفتر کے دفتر سیاہ کئے جا چکے اور کوئی آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھتا نفس کا بھوت یا شباب کا جن ہوش و حواس کھو دیتا ہے۔ علاوہ خدا و رسول کے احکام کے اور قوم کی خلاف کے خود اپنی ذات کے واسطے اسقدر مصیبتیں بعض اوقات پیدا ہو جاتی ہیں کہ موت پر قوت کو ترجیح دی جاتی ہے چوری چھپے کا کام حسب دلخواہ نہیں ہو سکتا اور کبھی نفس پورے طور پر مطمئن و محظوظ نہیں کیا جا سکتا۔ واقعات و اتفاقات مہلک عوارض کا سبب بن جاتے ہیں بجائے تفریح و خوشنودی کے محبوب کے سوہان روح کا باعث بن جاتا ہے۔ کون ہے جو برائی میں بھلائی کو دیکھ سکا ہو۔ اگر کسی نے اہتمام کیا اور خلق خدا کی نظر سے مخفی ہو کے سیاہ کاری کا ارتکاب کیا تو خود اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے۔ ان ہی بے اعتدالیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عین عالم شباب میں اکثر اوقات کس مپرسی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سوائے کف افسوس ملنے کے چارہ کار نہیں رہتا۔

مردوں کے مخصوص عیوب

نعوذ باللہ من ذالک مجھے کسقدر افسوس ہوتا ہے جب میں غور کرتا ہوں کہ بنی آدم "اعضائے یکدیگرند" واقعی بالکل درست ہے لیکن افسوس ہے اُن لوگوں کی حالت پر جو ہنوز گہوارہ طفلی سے نکل کے راہ شباب میں گام فرسا ہوتے ہیں اور اپنی ناعاقبت اندیشیوں میں مبتلا ہو کے زندگی میں گھن لگانا شروع کر دیتے ہیں وہ جوہر حیات جس کا ایک ایک قطرہ بے بہا چیز ہے کسقدر بیدردی سے اُس کا مصرف کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات کی سرزنش ہونی چاہیے نہ انحطاط قوت پذیری سے ہاتھ بڑھایا جاتا ہے۔ کاش وہ ٹھنڈے دل سے تنہائی میں اپنی مذموم حرکت پر غور کریں کہ اُن کی کیا ہیئت کذائی ہوتی ہوگی وہ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود کیونکر نفس کے غلام اور شیطان کے تابع ہو جاتے ہیں۔ چند ہی روز میں اُنکو اپنی زشتکاری و بد اعمالی کا صلہ ملجاتا ہے وہ جو جوانی کے جوش میں تھے ایسی حرکتیں کرتے ہیں اُنھیں کو طبیبوں کے پاس اس غرض سے جانا پڑتا ہے کہ اپنے ہاتھوں اُنھوں نے جوہر حیات کو پانی کی طرح بہا دیا۔ اب وہ خود مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ نہ اُنکی صورت میں مردانگی ہے نہ جو لینے کے شرف سے مشرف کئے جانیکے مستحق ہیں مصرع برین عقل و دانش بباید گریست۔ اس ہتھکنڈے سے قطع نظر کی جاتی ہے تو مردوں میں امرد پرستی یا ایرانی مذاق پیدا ہو جاتا ہے۔ استغفراللہ یہ خلاف وضع فطری فعل جسقدر قابل نفرت و لعنت ہے دیکھا جاتا ہے کہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ شیطان لعین نے قوم لوط میں

حیات نہیں۔ وفادار ہوتی ہے۔ شوہر کو سب سے زیادہ چاہتی ہے۔ بچوں کی داشت و نگہداشت میں مصروف رہتی ہے۔ امور خانہ داری میں تندہی سے حصہ لیتی ہے۔ فضول خرچی نہیں کرتی نہ بخیل ہوتی ہے۔ ہر بات پر بگڑنا تیوریوں پر بل لانا اوسکی عادت میں نہیں۔ غصہ ور ہوتی ہے لیکن تنگ مزاج نہیں ہوتی۔ اپنی زینت و آرائش کو گھر کی آرائش پر ترجیح دیتی ہے کھانے پینے سے کوئی خاص شوق نہیں ہوتا۔ کفایت شعاری اوسکے مزاج میں داخل ہے مجموعی طور پر منتظم ہوتی ہے۔

ممالک متحدہ کی عورت نازک بدن۔ گل پیرہن۔ آرائش و زیبائش کی دلدادہ غنچہ دہن۔ خوشخو۔ خوشرو۔ سلیقہ شعار۔ نیک اطوار۔ گفتگو میں شیرینی۔ رنگت میں ملاحت۔ حاضر جواب۔ بذلہ سنج۔ شوہر کو رضامند رکھنے والی صبر و توکل سے کام لینے والی۔ وفادار۔ حسد شعار۔ صنعت و حرفت سے شوق رکھنے والی۔ ملنسار۔ خجستہ کردار۔ آرام طلب۔ عیش و عشرت کی شائق۔ لائق فائق دل کی پسندیدہ۔ سخی و جواد۔ بچوں کی پرورش و تعلیم کا خیال رکھنے والی۔ اشارہ کنایہ میں سمجھنے والی۔ اور مجموعی طور پر گھر کی مالک ہوتی ہے۔ گھر کا سارا کام بڑے ذوق و شوق سے انجام دیتی ہے۔ متواضع حلیم و منکسر مزاج ہوتی ہے۔ ضد کا شائبہ مزاج میں زیادہ ہوتا ہے جو بات کہہ دیتی ہے پھر نہیں ٹلتی۔ گفتگو میں شیریں اور لہجہ نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔

بہار کی عورت سانولے رنگ والی۔ بڑے بڑے بال۔ آنکھیں نہایت افسوں کار۔ ہوشمند و حیہ تنگ مزاج۔ شوریدہ سر۔ شوخ طبیعت۔ مزاج میں صفائی آرائش و زینت کو پسند کرنیوالی۔ شوہر پرست۔ وفادار۔ ذکی الطبع۔ سریع الحس۔ خوشخو۔ علم و عمل سے آراستہ صنعت و حرفت کی دلدادہ۔ رعنائی و خوش جمالی میں طاق۔ مکانوں کی آرائش عیش و عشرت کی طرف سے بے پرواہ۔ بچوں کی شائق۔ پرورش اطفال میں مصروف رہنا دلچسپ شغلہ تصور کرتی ہے۔

اڑلیسہ:۔ غیر مہذب۔ سانولی رنگت والی عورت۔ مزاج میں نہ صفائی نہ شرم و حیا۔ بردوں کی طرف مائل۔ صنعت و حرفت کی دلدادہ۔ فضول خرچ۔ بدتمیز۔ خط و خال میں کوئی زیبائش نہ تناسب اعضا میں خوبی۔ دل کی کنجوس۔ نشہ باز۔ بالکل بے پروا۔ پردہ وغیرہ سے غافل جلسوں سیرگاہوں سے کوئی ذوق نہ رکھنے والی۔ اولاد کی تمنائی۔ قلیل اولاد والی۔ بدسلیقہ کم حوصلہ۔ پست خیال اور ظرف کی ہلکی ہوتی ہے۔

بنگال ڈھاکہ مشرقی اور مغربی بنگال کی عورت

صبیح وملیح ۔ آواز میں حیا مت خیز نغمہ رفتار میں لوچ
بالوں کی خوبصورتی اور طول سے نا بلد ہے ۔ آنکھیں بڑی بڑی سرگیں وافسونکار لباس میں سادگی
لیکن دلکش ۔ بنی سنوری رہتی ہے ۔ مرد کی فدائی ہوتی ہے ۔ مستقل مزاج ہوشمند ۔ نازک اندام لیکن
جفاکش علم وصنعت سے ذوق رکھنے والی ۔ ملکی اور قومی تحریکوں میں حصہ لینے والی ۔ موسیقی کی دلدادہ
مزاج میں عشق کا زیادہ جزو ہر وقت کیف شباب سے مست رہنے والی ۔ شوہر کو رضامند اور خوشنود
رکھنے کی ساعی ۔ شہرت ونا موری حاصل کرنیکی شائق ۔ سلیقہ شعار ۔ خوش مزاج ۔ رحم دل اور بظاہر صاف
ستھری رہتی ہے ۔

آسام کی عورت

قوی ہیکل ۔ سیاہ فام ۔ خط وخال ناموزوں کریہ الصوت ۔ زشت خو بد باطن
آوارہ مزاج ۔ انتقام گیر ۔ سحر وساحری کی شائق سفلی کے عملیات میں
ہر وقت منہمک رہنے والی مردوں کو غلام بنا کے رکھنا پسند کرنیوالی بے غیرت ۔ آزادی پسند ۔ نڈر اور
بدسلیقہ ہوتی ہے دوسرے ملکوں کے لوگ اس سے خوش نہیں رہ سکتے ۔ وہ ہوس نفس امارہ میں
شدت سے مبتلا رہتی ہے آسام کے متعدد علاقے جادوگری ۔ ٹھیٹھ بندی اور شیطانی افعال
کے لئے مشہور ہیں ۔

مدراس ۔ سادہ مزاج ۔ سادگی پسند ۔ خوشرو ۔ نیکدل ۔ مزاج میں ستھرا پن ۔ شوہر کی اطاعت
گذار ۔ نازک اندام ۔ متناسب الاعضا اور بعض علاقوں کی عورت تو ہمہ صفت موصوف حسین
وجمیل ہوتی ہے ۔ شرم وحیا کم ہوتی ہے ۔ مزاج میں غصہ بہت کم ہوتا ہے ۔ مستقل مزاج اور
قول وقرار کی پختہ ہوتی ہے ۔

برہما ۔ بنگلور ۔ میسور ۔ کاٹھیاوار ۔ کچھ ۔ سیلون ۔ وغیرہ کی عورتوں کے متعلق مختلف المزاج ہونے
کی جہت سے کوئی کلیہ قائم کرنا دشوار ہے اسلئے کہ ان میں اکثریت اور گروہ کی حیثیت بہت کم نظر
آتی ہے ۔ ہر طرح کی عورت پائی جاتی ہے کسی میں کوئی نمایاں خوبی نظر سے گذرے تو اتفاق
سمجھنا چاہیئے اور قابل نفرت جزوی دکھائی دے تو درگذر مناسب ہے ۔

نیوگنی کی عورت

یہ ملک تقریباً چوتھائی صدی کی معلومات سے ہے اور ایک ایسی
نو آبادی ہے جس پر خاص توجہ کے باوجود کوئی نمایاں کامیابی نہیں
ہوئی ۔ بیس پچیس سال قبل ہی کسیقدر فاصلہ تک کے پہاڑیاں تھیں جو مجموعی طور پر نیوگنی کے

اس انسانیت کش واخلاق سوز رسم کی بنیاد رکھی تھی لیکن آج دیکھا جائے تو اسقدر کثرت پائی جاتی ہے
کہ بجز خدا سے پناہ مانگنے اور دعا کرنے کے کہ خداوند قادر و توانا اپنی قدرت کاملہ سے لوگوں کو نیکی کی توفیق
دے اور یہ ایرانی مذاق دنیا سے ناپید کردے۔ ایران میں خلاف وضع فطری اعمال کی اسقدر کثرت
اور شہرت ہوئی کہ خوش مذاق حضرات نے "ایرانی مذاق" اصطلاح بنالی۔ اس قبیح فعل کا ارتکاب انسان کو
مہلک امراض کا شکار بنا دیتا ہے فاعل و مفعول دونوں کیفر کردار کو پہونچتے ہیں۔ سوزاک، کمزوری
سینہ کی بیماریاں اور نامردی وغیرہ فاعل کے لئے تحفے ہیں تو مفعول علت المشائخ یا علت ابنہ میں
مبتلا ہو جاتا ہے کبھی تو چاہنے والے اپنی مقصد برآری و سیاہ کاری کے واسطے خوشامدیں کیا کرتے تھے
یا اس مجہول و معروف عارضہ کی وجہ سے انھیں دنیا بھر کی بے شرمیوں بے غیرتوں کا شکار بننا پڑتا ہے
تمام قوائے ظاہری و باطنی میں ضعف و اضمحلال ہی نہیں آتا بلکہ نسوانیت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے
ہزاروں نمونے ہندوستان میں موجود ہیں۔ معاذ اللہ۔

عورتوں کے خاص نقائص

شباب کی متوالی رنگین مزاج و ہوس کار عورت بے قابو ہوکے آوارگی اور حرام کاری پر آمادہ ہو جاتی ہے
لیکن یہ شوق زیادہ دنوں تک کا نہیں ہوتا آخر اس کا جی سیر ہو جاتا ہے ہوس بڑھ جاتی ہے لیکن اگر
اس بے اطمینانی کو مٹنے کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ ہر رنگی تجربہ بنا رہنا پسند نہیں کرتی اور جائز
و ناجائز طریقوں سے کسی ایک کی ہو رہتی ہے۔ بعض ہوس نفس کو پورا کرتے ہیں بڑے مبالغہ سے کام
لیتی ہے۔ کوئی اثر کوئی طاقت اسکے ارادوں کو نہیں روک سکتی وہ پوری آزادی اور نہایت فراخ
دلی سے اپنی سیاہ کار زندگی کو کامیاب بنانے میں منہمک رہتی ہے اسکو نہ طعنوں تشنوں کی پروا ہوتی
ہے نہ آئندہ کے آلام کا کوئی غم ہوتا ہے وہ سمجھتی ہے کہ بس یہی ایک زمانہ ہے جسے عالم کے عیش سے
لبریز ہونا چاہیئے پھر بھی اس بات کو ایسا نہ استحکام ہے نہ قیام انحطاط کے ساتھ جوش ہوس کم ہوتی جاتی ہے
اور جلد یا بدیر حسب قوت و جوش انجام میں اسی مرکز اعتدال پر آنا پڑتا ہے کچھ سرد مزاجی اور کچھ
سن کے تقاضے نیز چاہنے والوں کی قلت بھی اس کا سبب بن جاتی ہے عورت چاہتی ہے کہ اسکی
ہر وقت پوجا کی جائے وہ جسقدر خوشی اور مسرت سے اپنی تعریف خصوصاً حسن کے اوصاف سننا
پسند کرتی ہے دنیا میں کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب و مطلوب نہیں۔ مگر ہم یہی کہینگے کہ تمام باتیں
وقتی اور عارضی ہوتی ہیں ان سب کے لئے ایک دن خزاں کا آنا لازمی ہے آخر میں ہم عورت
کے اس خاص نقص یا شوق کا ذکر کرتے ہیں جو بدترین مرض اور متعدی ہے یعنی عورت کا عورت

تصویرِ عروس

مغربی رسم و رواج کا مرقع عشق و محبت کا مجموعہ وصل و فراق کی تصویریں۔ انتظار عشاق کا فوٹو۔ خیالات محبوب کا اسٹریچر امتحان محبت کے حیرت سوز و ساز راز و نیاز کا نمونہ، ناز و ادا کے بولتے ہوئے ریکارڈ اور متعدد رنگین تصاویر سے مزین فہرست مضامین ملاحظہ ہو۔

فہرست مضامین تصویرِ عروس

دیباچہ محبت۔ تدبیر تسخیر القلوب استقلال اور کامیابی، باغ حسرت سے گل چینی کشش قلبی جذبہ۔ انتخاب محبوب طالب کو مطلوب بنانے کی کوشش۔ شمع حسن کا پروانہ۔ دید جاناں پردہ ہوتی۔ منزل عشق کا بیقرار مسافر شکوہ بیوفائی۔ گل چینی کا حقدار مست شباب کی آرزو۔ آتش شوق پریشان مغربی کی امنگ۔ بلبلوں کی جنگ۔ امتحان عشق جشن خداداد قرار داد محبت۔ نقد دل کی بازی۔ در حسن پر محبت کی سکونت۔ بیکار حسن کی نازبرداری۔ شراب عشق کا متوالا سرکار حسن میں باریابی سرکار حسن۔ طرز معاشرت کی چلو نج مجسمہ حسرت کی پرستش۔ بناوٹ کا فلسفہ دورِ عروسی کا پہلا سال۔ انتخاب زن نیک بیوی۔ حق گوئی۔ معیار شوہریت، داستانِ عشق۔ وصل حبیب و محبوب۔ خلوت میں جلوت۔ فلسفہ محبت شتر غمزے اور خود پرستی کی خواہش۔ محبت کے فرائض توہم سے اجتناب۔ جبر یہ محبت۔ اقرار الفت۔ قیمت صرف ۸؎

دلہنوں کی کانفرنس (با تصویر)

سات نئی دلہنیں ایک جگہ جمع ہو کر اپنی مفصل آپ بیتی ایک ... میں یکے بعد دیگرے سناتے ہوئے اصلاح رسومات قبیحہ کا بیڑا اٹھاتی ہیں اور اپنے بھولے بھالے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے تعلیم نسواں پر زور دیتی ہیں ہر ایک دلہن کی عجیب و غریب سرگذشت ہے جو بجائے خود ایک حوکر دینے والی داستان ہے ہر داستان کا نتیجہ پہلی ... لفظ ... ہر ایک جگہ کدگدی ہے۔ دلہنوں کی یکجائی ہفت رنگ تصویر ہر ایک صورت کلیجہ سے لگا لینے کے قابل ہے قیمت ۱۲

عروس و نوشہ

زن و شوہر کے تعلقات پر نہایت مفید دلچسپ اور پُر از معلومات کتاب ہے جس کا مطالعہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد عورت و مرد ... کے لئے نہایت ضروری ہے اس کتاب میں جو راز بتائے گئے ہیں اس سے واقف ہو کر میاں بیوی عیش و راحت سے زندگی بسر کر سکیں گے اور شادی کا حقیقی لطف آجائیگا بیوی محبوبہ نظر آئیگی اور آپ کا گھر جنت کا نمونہ بن جائیگا کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں چھوٹتی اس کتاب میں ۱۰۰ عنوان ہیں۔ قیمت ۸؎

بزمِ عروس

یہ کتاب صنفی کتابوں میں اپنی آپ نظیر ہے معاشرت کی دشواریوں۔ مذموم رسموں سوسائٹی کی خرابیوں کو دور کرنے اور معاشرت کا بہترین لائحہ عمل بتایا گیا ہے علی الخصوص نوجوانوں اور نئی دلہنوں کے لئے بہترین تدبیریں بتائی گئی ہیں کہ اگر وہ اسپر عمل کریں تو اپنی آیندہ زندگی کو نہایت خوشگوار کامیاب بنا سکتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ؎ علاوہ محصول ڈاک